قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ: رِیَاضُ الْجَنَّۃِ الْمَسَاجِدُ۔

"سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے باغات مساجد ہیں"۔

(الجامع الصغیر مع التنویر: ج6 ص276 (4469))

بُشریٰ العابد بفضل المساجد

ترجمہ بنام

مسجد کے فضائل و احکام

تصنیف

شیخ الاسلام تاج العارفین محمد بن محمد بن عبد الرحمٰن البکری الصدیقی الشافعی المصری

(ت: ۹۵۲ھ)

ترجمہ، تخریج، تحقیق، تشریح

علامہ محمد اللہ بخش قادری تونسوی

امام و خطیب: جامع مسجد سید الکونین (۱۱۷) کے بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

پروگریسو بکس

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: رِیَاضُ الْجَنَّۃِ اَلْمَسَاجِدُ۔

"سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے باغات مساجد ہیں"۔

(الجامع الصغیر مع التنویر: ج6 ص276 (4469))

بُشْرَی الْعَابِدِ بِفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

ترجمہ بنام

مسجد کے فضائل و احکام

تصنیف

شیخ الاسلام تاج العارفین محمد بن محمد بن عبد الرحمٰن البکری الصدیقی الشافعی المصری

(ت: ۹۵۲ھ)

ترجمہ، تخریج، تحقیق، تشریح

علامہ محمد اللہ بخش قادری تونسوی

امام و خطیب: جامع مسجد سید الکونین (۱۱۷) کے بلاک جوہر ٹاؤن لاہور

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بُشریٰ العابد بفضل المساجد

ترجمہ بنام

مسجد کے فضائل و احکام

بار اول .... جنوری 2020ء
پرنٹرز .... آر، آر پرنٹرز، لاہور
ناشر .... چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول
میاں شہزاد رسول
قیمت .... =/ روپے

فہرست

عنوانات	صفحہ

☆☆☆☆☆

الانتساب

فقیر اپنی اس حقیر کاوش کو جامع مسجد سید الکونین' K بلاک (117) جوہر ٹاؤن' لاہور کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے اور صمیمِ قلب سے اللہ عزوجل کی بارگاہِ اقدس میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جائے امن اور اہلِ اسلام کیلئے باعثِ تسکینِ قلبی بنائے اور اس کی تعمیر اور ترقی کی راہوں میں آنے والی رکاوٹوں کو اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔

اور اس مسجد کو اس کے عظیم خادم محترم جناب حاجی محمد عبد الرشید فاروقی حفظہ اللہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور ان کی حیاتِ مبارکہ میں ہی اس کی تعمیر جدید میں ان کی مدد فرمائے اور قبلہ حاجی صاحب کو دارین کی ہر سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

ابو احمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی غفرلہ

خادم وخطیب جامع مسجد سیّد الکونین' K بلاک (117) جوہر ٹاؤن' لاہور

☆☆☆☆☆

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت، شہرت، عظمت اور ناموری کے لیے گوناگوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان وسکون نہیں پاتا، آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے: ءَ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کے دلوں کا اطمینان وسکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت، نوافل، خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال واعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے، البتہ سرورِ کونین ﷺ کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہنا ہے خواہ تدریسی، تقریری، تالیفی و تصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی ومحافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو، بہر حال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی ومصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہٖ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نثری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں معجم الکبیر للطبرانی، شرح قصیدہ بردہ خرپوتی، شرح بہارِ شریعت، شرح ریاض الصالحین، شرح سنن ابوداؤد، مسند ابوداؤد طیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الاوسط، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، جامع المسانید، الانتقاء جیسی ضخیم کتب کے تراجم وشروح شائع کی ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء ومشائخِ پاکستان وہند، مقاماتِ مظہری اور حدیقۃ الاولیاء، مقاماتِ طریقت شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمۂ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کتاب ''بشری العابد بفضل المساجد'' اُردو ترجمہ بنام ''مسجد کے فضائل و احکام'' جوایک مایہ ناز کتاب ہے، پیش کر رہے ہیں، کتاب کے ٹائٹل، جلد، بائنڈنگ اور سیٹنگ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ محترم ابو احمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی صاحب نے اس کتاب کو نہایت سلیس انداز میں مرتب کیا ہے تاکہ قارئین کو اس مایہ ناز کتاب کو سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہم اسے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کر رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جواد رسول

چوہدری شہزاد رسول

☆☆☆☆☆

عرضِ ناشر

انسان دنیا میں رہ کر اپنی عزت، شہرت، عظمت اور ناموری کے لیے گوناگوں کام کرتا ہے لیکن دل کی اتھاہ گہرائیوں میں حقیقی اور واقعی اطمینان وسکون نہیں پاتا، آخر وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب قرآنِ مجید کی یہ آیت مبارکہ ہے: **ءَ الا بذکر الله تطمئن القلوب** کے دلوں کا اطمینان وسکون ذکرِ الٰہی ہی میں مضمر ہے جس کے ذیل میں تلاوت، نوافل، خوش گفتاری اور تالیفِ قلوب وغیرہ جیسے بے شمار اعمال واعتقادات آتے ہیں جن سے آخرت سنورتی ہے اور جو مدعائے مسلم ہے، البتہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ انور میں سب سے پسندیدہ کام دینِ متین میں لگے رہنا ہے خواہ تدریسی، تقریری، تالیفی وتصنیفی شکل میں ہو یا تعلمی ومحافلِ علمیہ کے انعقاد کی صورت میں ہو، بہرحال ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنی آخرت سنوارنے کے لیے دنیا میں رہ کر کچھ تو ضرور کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی ومصطفائی میں حاضری کے موقع پر کائنات کے سامنے رسوائی اُٹھانا نہ پڑے۔

بفضلہ تعالیٰ ہم نے بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نشری سلسلے کا آغاز کر رکھا ہے اور مختصر عرصہ میں معجم الکبیر للطبرانی، شرح قصیدہ بردہ خرپوتی، شرح بہارِ شریعت، شرح ریاض الصالحین، شرح سنن ابوداؤد، مسند ابوداؤد طیالسی، صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، المعجم الاوسط، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، جامع المسانید، الانتقاء جیسی ضخیم کتب کے تراجم وشروح شائع کی ہیں جنہیں زبردست پذیرائی ملی ہے۔ پھر مزید برآں ہمارے ادارے کی مطبوعات میں مولانا محمد سعید نقشبندی رحمہ اللہ (سابق خطیب داتا صاحب) کے قلم سے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین اور مکتوباتِ امام ربانی کے تراجم بھی شامل ہیں، پروفیسر محمد اقبال مجددی کے قلم سے تذکرہ علماء ومشائخ پاکستان وہند، مقاماتِ مظہری اور حدیقۃ الاولیاء، مقاماتِ طریقت شامل ہیں اور مولانا محمد صدیق ہزاروی کا ترجمۂ احیاء العلوم (غزالی) بھی شامل ہے۔

اس وقت ہم بارگاہِ رسولِ انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں کتاب ''بشری العابد بفضل المساجد'' اُردو ترجمہ بنام ''مسجد کے فضائل و احکام'' جوایک مایہ ناز کتاب ہے، پیش کررہے ہیں، کتاب کے ٹائٹل، جلد، بائنڈنگ اور سیٹنگ پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ محترم ابواحمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی صاحب نے اس کتاب کونہایت سلیس انداز میں مرتب کیا ہے تاکہ قارئین کواس مایہ ناز کتاب کوسمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہم اسے نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ بہترین صورت میں پیش کررہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت سے نوازے اور ہمارے لیے ذریعۂ نجات بنائے۔

آپ لوگوں کی دعاؤں کے طلبگار:

چوہدری غلام رسول

چوہدری شہباز رسول

چوہدری جوادرسول

چوہدری شہزادرسول

☆☆☆☆☆

سرنامہ کلام

''فقیر راقم الحروف غفر اللہ لہٗ ذنوبہ'' ماہِ فروری 2018ء میں جب اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے دیارِ حرمین شریفین طیبین طاہرین میں حاضری کے لئے حاضر ہوا تو وطن واپسی کے آخری لمحات میں یہ رسالہ مبارکہ خریدنے کا شرف حاصل ہوا، اور اُدھر ہی اس کی خدمت کرنے کی نیت کرلی اور پھر وطن واپسی پر خدمت کا آغاز کر دیا۔ لیکن درمیان میں چھ ماہ تک یہ رسالہ مبارکہ مفقود ہوگیا۔ پھر اللہ عزوجل نے اپنے لامتناہی فضل سے عطا فرمادیا اور اب یہ رسالہ ترجمہ، تحقیق، فوائد اور تخریج کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ اس میں جو کچھ فوائد وخوبیاں ہیں وہ محض اللہ عزوجل کا فضل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا فیضِ خیر ہے، فقیر کا ذرہ بھی کمال نہیں ہے۔ ہاں اس میں جو خامیاں ہیں وہ ضرور میری کارستانیاں ہیں۔

اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے میری کوتاہیاں معاف فرمائے۔ آمین!

یاد رکھئے! ہم نے آغازِ کتاب میں اصل کتاب شروع ونے سے پہلے سو صفحات سے بھی زیادہ پر شدید جدوجہد اور نہایت محنتِ شاقہ کے ساتھ مسجد کے کچھ فضائل اور ان کے ضمن میں چند احکام ذکر کر دیئے ہیں جن کا ذکر حضرت مصنف رحمہ اللہ نے نہیں فرمایا تھا۔

ظاہر ہے کہ تمام فضائل اور احکام کا احاطہ مشکل ہے سو راقم الحروف نے ان بعض فضائل واحکام کے حوالہ سے متعدد کتب کا مطالعہ کیا جن میں سرفہرست امام محمد بن عبداللہ بن بہادر زرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) کی لاجواب و بے مثال تصنیف مبارک ''اعلام الساجد باحکام المساجد'' ہے۔ راقم نے اس کتاب سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کو ''وزارۃ اوقاف جمہوریہ مصر'' نے شائع کیا ہے۔ مگر جس طرح آج کل متقدمین اہل علم کی کتابوں کو تحقیقات کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ یہ کتاب ان

تحقیقات سے خالی نظر آتی ہے۔شاید اللہ عزوجل اپنے فضل وکرم سے اس کی تحقیق کے لئے بھی کسی فاضل کو توفیق عطا فرمائے گا۔

یادر کھئے! راقم نے یہ کتاب ''اعلام الساجد باحکام المساجد للزرکشی'' محقق العصر مفتی محمد خان قادری مہتمم وسرپرست اعلیٰ جامعہ اسلامیہ لاہور کی لائبریری سے عاریۃً حاصل کی ہے۔فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً!

اور یہ کتاب انہوں نے بھی کہیں سے حاصل کی ہے کیونکہ یہ فوٹو کاپی کی صورت میں ان کی لائبریری کی زینت بنی ہوئی ہے۔

نیز اس کے علاوہ متعدد تفاسیر مثلاً:

''روح البیان''، ''روح المعانی''، ''الجامع لاحکام القرآن للقرطبی''، ''الدر المنثور''، ''اللباب فی علوم الکتاب، التفسیر المنیر''، ''جامع البیان عن تاویل أی القرآن للطبری'' نیز متعدد کتب احادیث: مثلاً ''صحاح ستہ''، ''مسند امام احمد''، ''مجمع الزوائد''، ''معاجم الثلاثہ للطبرانی''، ''المستدرك للحاکم''، ''الجامع الصغیر مع فیض القدیر للمناوی''، ''الجامع الصغیر مع التنویر للصنعانی''، ''المصنف لابن ابی شیبہ'' اس کے علاوہ امام شعرانی رحمہ اللہ کی کتاب مبارک ''کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ'' اوران کے علاوہ متعدد کتب سے استفادہ کیا ہے جن کا ذکر کتاب کے اندرونی صفحات میں آپ ملاحظہ کریں گے۔نیز افادۂ عام کیلئے آخر میں مصادر ومراجع بھی مکمل لکھ دیئے ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ نے جن احادیث کا ذکر کیا ہے راقم الحروف نے الحمد للہ ان احادیث کی اصل کتابوں سے نہایت دیانتداری اور جانفشانی سے تخریج کی ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ کے ذکر کردہ حوالہ جات سے بھی زیادہ تخریج کر دی ہے، نیز عمدہ فوائد اور فقہ الحدیث بھی احسن طریقہ سے ذکر کئے ہیں اور یہ فوائد یا فقہ الحدیث زیادہ تر ہم نے امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت:1031ھ) کی ''فیض القدیر شرح

الجامع الصغیر" سے حاصل کئے ہیں اور بعض مقامات پر اس کا مکمل حوالہ بھی دیا ہے۔

اگر کسی مقام پر حوالہ نہیں ہے تو اصل کتاب "" فیض القدیر شرح الجامع الصغیر" کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ زیادہ تر ہمارے ذکر کردہ فوائد اسی کتاب سے ماخوذ ہیں۔

یاد رہے! حضرت مصنف رحمہ اللہ نے ابتداءً چالیس احادیث مبارکہ مسجد کے مختلف احکام و مسائل کے بارے میں ذکر فرمائی ہیں اور آخر میں ستائیس (27) احادیث طیبہ علیحدہ ذکر فرمائی ہیں۔ اور ہم نے سب کی تخریج بحمد اللہ احسن طریقہ سے کر دی ہے۔

آخر میں، میں شکر گزار ہوں محترم جناب عزت مآب قبلہ حاجی محمد عبدالرشید فاروقی حفظہ اللہ اور برادر مکرم محترم جناب محمد احمد فاروقی حفظہ اللہ کا جن کے زیر سایہ کتاب ہذا پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے تمام اہلِ خانہ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور جو دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف رخصت ہو چکے ہیں ان کی بے حساب مغفرت فرما کر اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ نیز میں شکر گزار ہوں محترم جناب بھائی محمد حمزہ صاحب گلبرگ کا جنہوں نے مختلف مواقع پر دینی کتب کے حوالہ سے تعاون فرمایا' اللہ تعالیٰ ان کی والدہ مرحومہ کی بخشش اور مغفرت فرمائے۔ نیز میں شکر گزار ہوں محترم جناب عزت مآب محمد جواد رسول صاحب مالک مکتبہ پروگریسو بکس کا جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی کامل حفظ و امان میں فرمائے۔ آمین!

نیز میں برادر محترم و مکرم علامہ محمد شرافت حسین تونسوی حفظہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کی تیاری میں میری معاونت کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ فجزاهم الله خيراً!

ابو احمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی

خادم الحدیث: جامعہ اسلامیہ لاہور

امام و خطیب جامع مسجد سید الکونین k بلاک (117) جوہر ٹاؤن لاہور

20 ذوالحج 1440ھ۔ 22 اگست 2019ء بروز جمعرات

مساجد کی فضیلت میں آیاتِ قرانیہ:

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (سورۃ البقرہ:114)

(ترجمہ:) ''اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ کی مسجدوں کو روکے ان میں نامِ خدا لئے جانے سے اور ان کی ویرانی میں کوشش کرے ان کو نہ پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں رُسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب''۔

(2) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ

(سورۃ التوبہ:18)

(ترجمہ:) ''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں''۔

(3) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ

وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ النور:36 تا 38)

(ترجمہ:)''ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح وشام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی''۔

(4) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (سورۃ الجن:18)

(ترجمہ:)''اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو''۔

مسجد کے چند احکام وفضائل پر ایک اجمالی نظر:

تفصیل چونکہ آئندہ صفحات میں مرقوم ہے، سرِ دست ہم اجمالی طور پر مسجد کے چند احکام وفضائل ذکر کر دیتے ہیں، تاکہ سب احکام ایک ہی نظر سے گزر جائیں۔

تو مسجد کے چند اجمالی احکام وفضائل حسبِ ذیل ہیں۔

اجمالی احکام:

(1) منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے۔

(2) وضو اور غسل کا پانی مسجد میں ڈالنا حرام ہے۔

(3) ہاتھ منہ پونچھ کر مسجد میں جھاڑنا حرام ہے۔

(4) ناپاکی کی حالت میں مسجد سے گزرنا حرام ہے۔

(5) جو مسجد میں ایذاء وتکلیف کا باعث بنے اسے مسجد سے نکال دیا جائے۔

(6) مسجد کو بد بو سے محفوظ کرنا ہر حال میں ضروری ہے۔

(7) مسجد میں ناپاک چیز لے جانا حرام ہے۔

(8) مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا سخت منع ہے۔

(9) مساجد میں مشرکین سے لیکچر کروانا حرام ہے۔

(10) قادیانیوں سے مسجد کے لئے چندہ لینا حرام ہے۔

(11) مسجد کا صحن بھی مسجد ہے۔

(12) مساجد کو کنگرہ دار بنانا منع ہے۔

(13) ناپاک جوتے مسجد میں لے جانا منع ہے۔

(14) بدبودار جرابیں مسجد میں پہن کر جانا منع ہے۔

(15) مسجد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا درست نہیں ہے۔

(16) اعتکاف (نفلی) کی نیت کے بغیر مسجد میں سونا درست نہیں ہے۔

(17) مسجد کے ستون یا اس کی دیوار کے ساتھ پاؤں صاف کرنا سخت مکروہ ہے۔

(18) کسی مسلمان حاجتمند کے لئے مسجد میں مانگنا دو شرطوں کے ساتھ درست ہے۔

(1) خطبہ کا وقت نہ ہو (2) کسی نمازی کو تکلیف نہ ہو۔

(19) جب تک مسجد آباد ہو اس کا مال نہ کسی مدرسہ میں صرف ہو سکتا ہے نہ دوسری مسجد میں۔

(20) غیر معتکف شخص کا مسجد میں ہوا خارج کرنا مکروہ ہے۔

(21) طالبِ علم کو مسجد میں کتب بینی کی اجازت ہے بشرطیکہ نمازیوں کا حرج نہ ہو۔

(22) مسجد کی چھت پر وطی کرنا ممنوع ہے۔

(23) مسجد کی چھت پر پیشاب یا پاخانہ کرنا ممنوع ہے۔

(24) مسجد میں ایسا چراغ جلانا جس میں ناپاک تیل ڈالا گیا ممنوع ہے۔

(25) بلا وجہ ہر مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔

(26) مسجدوں کو پختہ کرنا فرض نہیں بلکہ ان کو آباد کرنا فرض ہے۔

وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (سورۃ النور:36تا38)

(ترجمہ:)''ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح وشام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تا کہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی''۔

(4) ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا (سورۃ الجن:18)

(ترجمہ:)''اور یہ کہ مسجدیں اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی بندگی نہ کرو''۔

مسجد کے چند احکام وفضائل پر ایک اجمالی نظر:

تفصیل چونکہ آئندہ صفحات میں مرقوم ہے، سرِ دست ہم اجمالی طور پر مسجد کے چند احکام وفضائل ذکر کردیتے ہیں، تا کہ سب احکام ایک ہی نظر سے گزر جائیں۔

تو مسجد کے چند اجمالی احکام وفضائل حسبِ ذیل ہیں۔

اجمالی احکام:

(1) منہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے۔

(2) وضو اور غسل کا پانی مسجد میں ڈالنا حرام ہے۔

(3) ہاتھ منہ پونچھ کر مسجد میں جھاڑنا حرام ہے۔

(4) ناپاکی کی حالت میں مسجد سے گزرنا حرام ہے۔

(5) جو مسجد میں ایذاء وتکلیف کا باعث بنے اسے مسجد سے نکال دیا جائے۔

(6) مسجد کو بدبو سے محفوظ کرنا ہر حال میں ضروری ہے۔

(7) مسجد میں ناپاک چیز لے جانا حرام ہے۔

(8) مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا سخت منع ہے۔

(9) مساجد میں مشرکین سے لیکچر کروانا حرام ہے۔

(10) قادیانیوں سے مسجد کے لئے چندہ لینا حرام ہے۔

(11) مسجد کا صحن بھی مسجد ہے۔

(12) مساجد کو کنگرہ دار بنانا منع ہے۔

(13) ناپاک جوتے مسجد میں لے جانا منع ہے۔

(14) بدبودار جرابیں مسجد میں پہن کر جانا منع ہے۔

(15) مسجد میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا درست نہیں ہے۔

(16) اعتکاف (نفلی) کی نیت کے بغیر مسجد میں سونا درست نہیں ہے۔

(17) مسجد کے ستون یا اس کی دیوار کے ساتھ پاؤں صاف کرنا سخت مکروہ ہے۔

(18) کسی مسلمان حاجتمند کے لئے مسجد میں مانگنا دو شرطوں کے ساتھ درست ہے۔

(1) خطبہ کا وقت نہ ہو (2) کسی نمازی کو تکلیف نہ ہو۔

(19) جب تک مسجد آباد ہو اس کا مال نہ کسی مدرسہ میں صرف ہو سکتا ہے نہ دوسری مسجد میں۔

(20) غیر معتکف شخص کا مسجد میں ہوا خارج کرنا مکروہ ہے۔

(21) طالبِ علم کو مسجد میں کتب بینی کی اجازت ہے بشرطیکہ نمازیوں کا حرج نہ ہو۔

(22) مسجد کی چھت پر وطی کرنا ممنوع ہے۔

(23) مسجد کی چھت پر پیشاب یا پاخانہ کرنا ممنوع ہے۔

(24) مسجد میں ایسا چراغ جلانا جس میں ناپاک تیل ڈالا گیا ممنوع ہے۔

(25) بلاوجہ ہر مسجد کی چھت پر چڑھنا مکروہ ہے۔

(26) مسجدوں کو پختہ کرنا فرض نہیں بلکہ ان کو آباد کرنا فرض ہے۔

(27) مسجد جب تک مسجد ہے حتی الامکان اس کو آباد رکھنا فرض ہے، ویران کرنا حرام ہے۔
(28) صحیح راجح یہ ہے کہ معتکف کے سوا کسی کو مسجد میں سونے کی اجازت نہیں ہے۔
(29) مسجد سے ہر ایذاء رسانی والے کو روکا جائے گا اگرچہ وہ زبانی ایذاء پہنچاتا ہو۔
(30) مسجد میں آواز بلند کرنا یا شور وشغب کرنا مکروہ ہے۔
(31) مسجد میں سوال کرنا حرام ہے، سائل کو مسجد میں دینا مکروہ ہے۔
(32) مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا جن میں ذکر نہ ہو مکروہ ہے۔
(33) بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں داخل کرنا مکروہ ہے۔
(34) مسجد میں سلائی یا کتابت کا پیشہ اجرت پر کرنا مکروہ ہے۔
(35) بلاوجہ مسجد کو دوسری جگہ منتقل کرنا یا مسجد کی زمین سے راستہ بنانا حرام ہے۔
(36) مسجد بنانے والے شخص کو شہرت اور ریا کاری سے اجتناب کرنا چاہئے۔
(37) مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔
(38) بلاوجہ مسجد کو گذرگاہ بنانا منع ہے
(39) مسجد میں ننگے اسلحہ کو لہرانا سخت ممنوع ہے۔
(40) مسجد کی دیواروں کے پاس پیشاب کرنا یا گندگی ڈالنا منع ہے۔
(41) نماز کے اوقات کے علاوہ ضرورت ہو تو مسجد کو بند کرنا جائز ہے۔

اجمالی فضائل:

(1) مسجد بنانے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنادے گا۔
(2) مسجد کی آبادکاری مسلمانوں پر لازم ہے۔
(3) مسجد سے کوڑا نکالنا حوروں کا حق مہر ہے۔
(4) مسجد کو طیب و طاہر رکھنا ضروری ہے۔
(5) مسجد میں داخل ہوتے ہوئے ''تحیۃ المسجد'' پڑھنا مسنون ہے۔
(6) باوضو ہو کر مسجد میں داخل ہونا افضل ہے۔

(7) مساجد اہلِ تقویٰ لوگوں کا گھر ہیں۔

(8) مسجد کو خوشبو لگانا مستحسن ہے۔

(9) مسجد کے پاس سے گزرتے ہوئے ذکرِ الٰہی کرنا یا حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا مستحسن ہے۔

(10) مسجد میں داخل ہوتے ہی اعتکاف کی نیت کر لینی چاہئے۔

(11) بعد از اذان مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔

(12) جامع مسجد میں منبر رکھنا مستحب ہے۔

(13) مسجد کو آباد کرنے والا اہلُ اللہ میں سے ہے۔

(14) مسجد کو آباد کرنے والا عذابِ الٰہی سے محفوظ رہتا ہے۔

(15) مسجد کو منور اور روشن کرنے والے کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

(16) مسجد میں اعتکاف کرنے والے شخص کے سابقہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(17) مسجد سے محبت کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ محبوب بنا لیتا ہے۔

(18) مسجد کی دائیں جانب کو آباد کرنے والے کے لئے دوگنا اجر ہے۔

(19) مسجد کے ساتھ دل لگانے والے شخص کو بروزِ قیامت حق تعالیٰ عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(20) مسجد میں آنے والا شخص اللہ عزوجل کا مہمان ہے۔

(21) مسجد کی طرف چلنے والے کے ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں۔

(22) اپنی مملوکہ زمین مسجد کو دے کر مسجد میں اضافہ کرنے والا شخص جنتی ہے۔

(23) مسجد کو لازم کرنے والا شخص پُل صراط سے بے خوف و خطر گزر جائے گا۔

(24) مسجد سے دور رہائش پذیر شخص کو مسجد میں نماز پڑھنے پر بہت زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔

(25) مسجد میں علمِ شریعت سکھانے اور سیکھنے والے کے لئے کامل حج کے برابر ثواب ہے۔

(26) مسجد کی طرف جانا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

(27) مساجد آخرت کے بازار ہیں۔

(28) مسجد میں آنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ تکریم فرماتا ہے۔

(29) مسجد کی خدمت گذاری کرنے والا اور مسجد کی دیکھ بھال کرنے والا مؤمن ہے۔

(30) مسجد میں آنا جانا رکھنے والا مؤمن ہے۔

(31) مسجد بنانے والے شخص کا بعد از وفات بھی ثواب جاری رہتا ہے۔

(32) مسجد میں انتظار کے لئے بیٹھنے والے شخص کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

(33) مساجد جنت کے باغات ہیں۔

(34) مساجد روئے زمین کی سب سے بہترین جگہیں ہیں۔

(35) ہر مجلس میں بالخصوص مسجد میں قبلہ رُخ بیٹھنا افضل ہے۔

(36) جو ادب مسجد کا ہے وہی مسجد کی چھت کا ہے۔

(37) قبل تمامِ مسجدیت مسجد کے اسباب رکھنے کیلئے مسجد میں حجرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔

(38) علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: مسجد میں کوئی جگہ وضو کیلئے ابتداء ہی سے بانیٔ مسجد نے قبل تمامِ مسجدیت بنائی ہے جس میں نماز نہیں ہوتی تو وہاں وضو کرسکتا ہے۔ یونہی طشت وغیرہ کسی برتن میں وضو کرسکتا ہے مگر بشرط کمال احتیاط کہ کوئی چھینٹ مسجد میں نہ پڑے بلکہ مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا ضروری ہے' آج کل اکثر دیکھا جاتا ہے کہ وضو کے بعد منہ اور ہاتھ سے پانی پونچھ کر مسجد میں جھاڑتے ہیں' یہ ناجائز ہے۔

نوٹ: درج بالا اکتالیس (41) احکام اور اڑتیس (38) فضائل اسی کتاب کے آئندہ صفحات سے ہی ماخوذ ہیں، اگر کتاب ہذا کا قاری کتاب شروع کرنے سے پہلے ان احکام وفضائل پر نظر ڈال لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ اس کو بے حد فائدہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

مسجد کے چند ان فضائل واحکام کا بیان جن کا مصنف رحمہ اللہ نے ذکر نہیں کیا

افادہ عام کے لئے ذیل میں ہم مسجد کے کچھ ان فضائل اوران احکام کوذکر کررہے ہیں جن کا حضرت مصنف رحمہ اللہ نے ذکر نہیں فرمایا۔

جاننا چاہیے کہ مساجد کی آبادکاری کی مختلف انواع ہیں، جن میں سے چند کا بیان حسب ذیل ہے۔

مسجد میں جس شخص نے پندرہ اعمال کیے اس نے مسجد کا حق ادا کردیا:

امام قرطبی رحمہ اللہ (ت:671ھ) رقمطراز ہیں:

وَ قَدْ جَمَعَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فِی ذَالِكَ خَمْسَ عَشَرَةَ خَصْلَةً فَقَالَ: مِنْ حُرْمَةِ الْمَسْجِدِ اَنْ يُّسَلِّمَ وَقْتَ الدُّخُوْلِ اِنْ كَانَ الْقَوْمُ جُلُوْساً وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِی الْمَسْجِدِ اَحَدٌ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَاَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ، وَاَلَّا يَشْتَرِیَ فِيْهِ وَلَا يَبِيْعَ وَلَا يَسُلَّ فِيْهِ سَهْماً وَلَا سَيْفاً وَلَا يَطْلُبُ فِيْهِ ضَالَّةً وَلَا يَرْفَعُ فِيْهِ صَوْتاً بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيْهِ بِاَحَادِيْثِ الدُّنْيَا وَلَا يَتَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ وَلَا يُنَازِعُ فِی الْمَكَانِ وَلَا يُضَيِّقُ عَلٰی اَحَدٍ فِی الصَّفِّ وَلَا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَیْ مُصَلٍّ وَلَا يَبْصُقُ وَلَا يَتَنَخَّمُ وَلَا يَتَمَخَّطُ فِيْهِ وَلَا يُقَعْقِعُ اَصَابِعَهٗ وَلَا يَعْبَثُ بِشَیْءٍ مِنْ جَسَدِهٖ وَاَنْ يُّنَزِّهَ عَنِ النَّجَاسَاتِ وَالصِّبْيَانِ وَالْمَجَانِيْنِ وَ اِقَامَةِ الْحُدُوْدِ وَاَنْ يُّكْثِرَ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا يَغْفَلُ عَنْهُ۔ فَاِذَا فَعَلَ هٰذِهِ الْخِصَالَ فَقَدْ اَدّٰی حَقَّ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ

الْمَسْجِدُ حِرْزاً لَّهُ وَحِصْناً مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج12 ص256۔ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) ''بعض اہلِ علم نے مسجد کے آداب میں پندرہ خصلتیں جمع کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: مسجد کے احترام میں سے ایک یہ ہے کہ بندہ مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اگر لوگ بیٹھے ہوں (بشرطیکہ نمازیوں کو تکلیف لاحق نہ ہو ورنہ سخت منع ہے) اور اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو یوں کہے: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھے۔ مسجد میں خرید و فروخت نہ کرے، مسجد میں تلوار اور تیر نہ سونتے، مسجد میں کوئی گمشدہ چیز نہ ڈھونڈے، مسجد میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا آواز بلند نہ کرے، مسجد میں دنیاوی گفتگو نہ کرے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے، جگہ میں بیٹھنے کے لئے جھگڑا نہ کرے، صف میں کسی پر تنگی نہ کرے، کسی نمازی کے آگے سے نہ گذرے، مسجد میں نہ تھوکے، ناک صاف نہ کرے، کھنکار نہ نکالے، اپنی انگلیاں نہ چٹخائے، اپنے جسم کے کسی بھی حصے سے نہ کھیلے، مسجد کو نجاستوں، بچوں، دیوانوں اور حدود قائم کرنے سے محفوظ رکھے، مسجد میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرے، ذکر سے غافل نہ ہو۔ پس جس شخص نے یہ خصلتیں (اعمال) کرلیں بلاشبہ اس نے مسجد کا حق ادا کر دیا اور مسجد اس کے لئے محفوظ مقام ہو جائے گی اور شیطان مردود کے شر سے مضبوط قلعہ بن جائے گی''۔

فائدہ: اس قدر اہم فوائد یکجا مجھے صرف امام قرطبی رحمہ اللہ (ت:671ھ) کی تفسیر مبارک سے ملے ہیں۔ سو ہم سب مسلمانوں کو ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ آدابِ بندگی اور آدابِ مسجد احسن طریقہ سے ادا ہو سکیں۔

۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی بارگاہِ اقدس کا ادب اور اخلاص نصیب فرمائے۔امین!

تنبیہ: پھر میں نے کچھ عرصہ کے بعد ''تنبیہ الغافلین'' کو دیکھا جو فقیہ امام ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمر قندی حنفی رحمہ اللہ (ت:373ھ) کی تصنیف ہے، اس میں امام قرطبی رحمہ اللہ کے ذکر کردہ ''پندرہ اعمالِ مسجد''مِن وعن موجود تھے۔تو میں سمجھ گیا کہ امام قرطبی رحمہ اللہ نے جو بعض علماء کہا وہ اشارہ انہیں کی طرف ہے، کیونکہ انہوں نے خود اپنی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو لکھا ہے۔دیکھئے:

(تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین: ص164۔طبع دار الکتب العربی بیروت)

نماز کے انتظار کے لئے مسجد میں بیٹھنا اصل رہبانیت ہے:

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی:
یارسول اللہ ﷺ! ہمیں خصی ہونے کی اجازت دیں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصىٰ وَلَا اِخْتَصىٰ اِنَّ خَصَاءَ اُمَّتِيْ الصِّيَامُ
(ترجمہ:)''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے خصی کیا یا وہ خود خصی ہوا، بلاشبہ میری امت کا خصی ہونا یہ ہے کہ وہ روزے رکھے''۔
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی:
ہمیں سیاحت کی اجازت دیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:
اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِيْ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
(ترجمہ:)''میری امت کی سیاحت راہِ خدا میں جہاد ہے''۔
حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی:
ہمیں عزلت نشینی اور ترکِ دنیا کی اجازت دیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:
اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِيْ الْجُلُوْسُ فِيْ الْمَسَاجِدِ لِاِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ
(شرح السنۃ، ملخصاً: ج2 ص125، رقم:485 طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

(ترجمہ:) ''سنو! میری امت کی عزلت نشینی (رہبانیت) مسجد میں نماز کے انتظار کے لئے بیٹھنا ہے''۔

مسجد میں حضور سیّد المرسلین خاتم النبیین سیدنا محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس پر۔۔۔ درود شریف پڑھنا افضل ترین عبادات میں سے ہے

امام ابن العماد الاقفھسی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (ت 808ھ) رقمطراز ہیں:

مسجد میں آنے والے شخص کیلئے مستحب ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ مسجد میں سیدنا محمد ﷺ پر درود شریف پڑھے' کیونکہ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا تمام نفلی عبادتوں سے افضل ہے۔

اور صحیح مسلم میں ایسی حدیث مبارک مروی ہے جو درود شریف کی نوافل پر فضیلت کا تقاضا کرتی ہے۔

میں کہتا ہوں: اور وہ یہ آپ ﷺ کا ارشادِ اقدس ہے:

''جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود شریف پڑھو' کیونکہ جو شخص ایک بار مجھ پر درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا' پھر میرے لیے وسیلہ کی دعا کرو' پس بے شک یہ جنت میں ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک عظیم بندے کیلئے ہے اور مجھے اُمید ہے کہ وہ میں ہی ہوں' جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی''۔ (صحیح مسلم' رقم:849)

حضرت قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ ''شفاء شریف'' میں فرماتے ہیں:

انها افضل من عتق الرقاب (الشفاء ج1 ص193' طبع دار الکتاب العربی' بیروت)

(ترجمہ:) ''درود شریف غلام آزاد کرنے سے بھی افضل ہے''۔

(تسہیل المقاصد لزوار المساجد' ص628' طبع دار الصمیعی' سعودی عرب)

مسجد کی طرف زیادہ چلنا اسلامی سرحد کی حفاظت ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ایسے عمل پر میں تمہاری رہنمائی نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرما دیتا ہے؟

صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے عمل کی ضرور ہماری رہنمائی فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلٰی الْمَکَارِہِ وَ کَثْرَۃُ الخُطا اِلیٰ الْمَسَاجِدِ وَ اِنْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ فَذَا لِکُمْ الرِّبَاطُ فَذَالِکُمْ الرِّبَاطُ

(صحیح مسلم: رقم:41۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(ترجمہ:) ''مکمل طور پر وضو کرنا مشقتوں میں، مسجد کی طرف بکثرت چلنا (آنا، جانا) اور ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز پڑھنے کا انتظار کرنا۔ یہ ہے سرحد کی حفاظت، یہ ہے سرحد کی حفاظت''۔

بروزِ قیامت مساجد کو نہایت خوبصورتی کے ساتھ مزین کر کے لایا جائے گا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تُحْشَرُ الْمَسَاجِدُ کَاَنَّھَا بُخْتٌ بِیْضٌ قَوَائِمُھَا مِنَ الْعَنْبَرِ وَ اَعْنَاقُھَا مِنَ الزَّعْفَرَانِ وَرُؤُسُھَا مِنَ الْمِسْكِ الْاَذْفَرِ وَ رَاْسُھَا مِنَ الزَّبَرْ جَدِ الْاَخْضَرِ وَقُوَّادُھَا الْمُؤَذِّنُوْنَ یَقُوْدُوْنَھَا وَالْاَئِمَّۃُ یَسُوْقُوْنَھَا فَیَعْبُرُوْنَ بِھَا فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیَامَۃِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَیَقُوْلُ اَھْلِ الْقِیَامَۃِ ھٰٓؤُلَآءِ الْمَلٰئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ وَالْاَنْبِیَآءُ وَ الْمُرْسَلُوْنَ فینادونھم یا اھل القیامۃ ما ھؤلاء الملائکۃ المقربون ولاالانبیاء ولاالمرسلون بَلْ ھُمْ اُمَّۃُ مُحَمَّدٍ ﷺ اَلَّذِیْنَ کَانُوْا یَحْفَظُوْنَ صَلَاۃَ الْجَمَاعَۃِ

(تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین: ص165۔ طبع دار الکتب العربی بیروت)

(ترجمہ:)"(بروزِ قیامت) مساجد کو جمع کیا جائے گا (وہ ایسے لگیں گی) گویا کہ وہ سفید بختی اونٹ ہیں ان کی ٹانگیں عنبر کی ہوں گی ان کی گردنیں زعفران کی ہوں گی ان کی چوٹیاں (کوہانیں) خوشبودار کستوری کی ہوں گی اور ان کے سر سبز زمرد کے ہوں گے اور ان کو آگے سے کھینچنے والے مؤذن ہوں گے اور ائمہ مساجد ان کو ہانکنے والے ہوں گے، پھر وہ ان پر سے میزان قیامت کو تیز بجلی کی طرح عبور کر جائیں گے۔

اہلِ محشر کہیں گے: یہ مقرب فرشتے اور انبیاء و مرسلین ہیں۔

پھر انہیں ندا دے کر کہا جائے گا: یہ مقرب فرشتے ہیں نہ انبیاء و مرسلین، بلکہ یہ امت محمدیہ (علی صاحبھا الف الف صلاۃ) کے وہ لوگ ہیں جو جماعت کے ساتھ نماز کی پابندی کرتے تھے"۔

فائدہ: امام قرطبی رحمہ اللہ (ت: 671ھ) نے بھی اس روایت کا اپنی تفسیر میں ذکر فرمایا ہے۔ دیکھئے: (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج12 ص245، طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

دنیا میں چار قسم کے غرباء:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَكُوْنُ الْغُرَبَاءُ فِي الدُّنْيَا اَرْبَعَةٌ : قُرْاٰنٌ فِيْ جَوْفِ ظَالِمٍ وَمَسْجِدٌ فِيْ نَادِيْ قَوْمٍ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ وَمُصْحَفٌ فِيْ بَيْتٍ لَا يُقْرَاُ فِيْهِ وَرَجُلٌ صَالِحٌ مَعَ قَوْمِ سُوْءٍ (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، رقم: 5791، ص357، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان) (تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین: ص165۔ طبع دار الکتب العربی بیروت)

(ترجمہ:)"دنیا میں چار قسم کے غرباء (اجنبی) ہیں۔ ظالم کے پیٹ میں قرآن، ایسی قوم کی بستی میں مسجد جس میں وہ نماز نہ پڑھتی ہو، کسی گھر میں وہ قرآن مجید جس کی اس گھر میں تلاوت نہ کی جاتی ہو اور بری قوم کے ساتھ

رہنے والا صالح آدمی"۔

مسجد کی تعمیر: یاد رکھئے! تعمیر شدہ مسجد کی مرمت سازی بھی اسی عنوان میں داخل ہے اور اس عنوان سے متعلق مختلف اور متعدد احادیثِ طیبہ وارد ہیں جن میں سے کچھ کا بیان آئندہ صفحات میں آئے گا، مگر سردست مقامِ ہذا پر ہم ایسی احادیث طیبہ ذکر کر رہے ہیں جن کا بیان حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز کی تالیف میں نہیں ہے۔

امام شیخ اسماعیل حقی رحمہ اللہ (ت: 1137ھ) رقمطراز ہیں:

سِتٌّ مِّنَ الْمَرُوَّةِ ثَلَاثٌ فِی الْحَضَرِ وَ ثَلَاثٌ فِی السَّفَرِ فَاَمَّا اللَّاتِیْ فِی الْحَضَرِ فَتِلَاوَۃُ کِتَابِ اللّٰہِ وَعِمَارَۃُ مَسْجِدِ اللّٰہِ وَاتِّخَاذُ الْاِخْوَانِ فِی اللّٰہِ وَ اَمَّا اللَّاتِیْ فِی السَّفَرِ فَبَذْلُ الزَّادِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالْمِزَاحُ فِیْ غَیْرِ مَعَاصِی اللّٰہِ (روح البیان: ج3 ص509۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "چھ چیزیں مروّت میں سے ہیں۔ تین حضر میں اور تین سفر میں۔ حضر والی چیزیں یہ ہیں: قرانِ مجید کی تلاوت، اللہ تعالیٰ کی مسجد کو آباد کرنا اور رضائے الٰہی کے لئے بھائی بنانا۔ اور سفر والی تین چیزیں یہ ہیں: زادِراہ کی سخاوت کرنا، حسن اخلاق، خوش طبعی کرنا بشرطیکہ خوش طبعی کا تعلق اللہ عزوجل کی نافرمانی کے ساتھ نہ ہو)"۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا خوبصورت ارشاد:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ خُیِّرْتُ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالْجَنَّۃِ لَاخْتَرْتُ الْمَسْجِدَ.

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص406۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) "اگر مجھے مسجد اور جنت میں جانے کا اختیار دیا جائے تو میں مسجد جانے کو پسند کروں گا"۔

مساجد جنت کے باغات ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا

(ترجمہ:) "جب جنت کے باغات سے تمہارا گزر ہو تو کچھ چر لیا کرو"۔

صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جنت کے باغات کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! چرنے کا مطلب کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: (پڑھ لیا کرو)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

(سنن الترمذی: رقم: 3462۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

حضرت ملا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ (ت: 1014ھ) لکھتے ہیں:

وجعل المساجد رياض الجنة بناء على ان العبادة فيها سبب للحصول في الجنة (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص406۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) "مساجد کو جنت کے باغات اس لئے قرار دیا گیا کہ ان میں عبادت جنت کے باغات کے حصول کا ذریعہ ہے"۔

نیز حضرت ملا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ حدیث ھذا کے تحت رقمطراز ہیں:

"تلخيص معنى الحديث اذا مررتم بالمساجد فقولوا مثل هذا القول سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" قاله الطيبى

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص406۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) "معنی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مساجد کے پاس سے تمہارا گزر ہو تو اس جیسا قول "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا کرو۔ امام طیبی رحمہ اللہ نے ایسا ہی فرمایا"۔

بروزِ قیامت مساجد والی زمین کے علاوہ تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَذْهَبُ الْاَرَضُوْنَ كُلُّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا الْمَسَاجِدَ فَاِنَّهَا تَنْضَمُّ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج3 ص108 رقم (4009)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''بروزِ قیامت تمام زمینیں ختم ہو جائیں گی سوائے مساجد کے، کیونکہ ان کے بعض کو بعض کے ساتھ ملا دیا جائے گا''۔

امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت: 1003ھ) اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''یعنی مساجد والی جگہیں جنت کا حصہ بن جائیں گی یا وہ جگہیں بروزِ قیامت اپنے زائرین اور اپنے آباد کاروں کی شفاعت کریں گی اور ان کے ایمان کی گواہی دیں گی''۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: ج3 ص314۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

مسجد سے گرد و خاک اور خس و خاشاک باہر نکالنے کا اجر و ثواب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عُرِضَتْ عَلَيَّ اُجُوْرُ اُمَّتِيْ حَتّٰى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ عُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِيْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰيَةٍ اُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

(سنن ابو داود: رقم 461۔ سنن الترمذی: رقم 2916۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(ترجمہ:) ''مجھ پر میری امت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا جسے آدمی مسجد سے نکال باہر پھینکتا ہے اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش

کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ کوئی نہ دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت عطا کی گئی پھر اس نے اس کو بھلا دیا''۔

شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی گفتگو:

درج بالا حدیث کی شرح میں آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وقذی آنچہ درچشم و آب افتد از خاک و خاشاک و چرک و دراینجا اشارت است کہ مسجد بمشابہ چشم انسان است کہ آزارمی کشد۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ: ج1 ص356۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) ''''قذی'' وہ خاک و خاشاک اور میل ہے جو آنکھ یا پانی میں پڑ جاتی ہے اور اس جگہ یہ اشارہ ہے کہ مسجد کی عظمت انسان کی آنکھ کی طرح ہے کہ وہ اس کی صفائی اور ستھرائی کے لئے ہر قسم کی مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتا ہے''۔

مسجد میں صفائی اور نظافت کے لئے جھاڑو دینا:

سیدنا ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَ اَخْرِجُوا الْقُمَامَةَ مِنْهَا فَمَنْ بَنَىٰ لِلّٰهِ بَيْتاً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ وَ اِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنْهَا مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص112 (62) دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(ترجمہ:) ''مساجد تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ نکال باہر پھینکو، پس جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے گھر (مسجد) بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا اور مساجد سے کوڑا کرکٹ باہر نکالنا حسین آنکھوں والی حوروں کا حق مہر ہے''۔

تنبیہ: امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (ت:911ھ) نے فرمایا: اس حدیث مبارک کی سند صحیح ہے، کیونکہ امام ضیاء الدین رحمہ اللہ نے ''المختارہ'' میں روایت کر کے

اس کی صحت کی نشاندہی فرمادی۔

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص112 (62) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

نیز امام سید محمود آلوسی رحمہ اللہ (ت: 1270ھ) لکھتے ہیں:

حضرت ابوقر صافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِخْرَاجُ الْقُمَامَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ مُهُوْرُ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

(روح المعانی للآلوسی: ج9 ص363۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان) (فیض القدیر: ج1 ص112۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''مسجد سے کوڑا کرکٹ نکال باہر پھینکنا حسین آنکھوں والی حوروں کا حق مہر ہے''۔

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ کا خوبصورت استدلال:

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: حوروں کا حق مہر مساجد کی صفائی اور ان کی آبادکاری ہے۔ (یہ مرفوع حدیث بھی ہے، جیسا کہ گذشتہ صفحہ میں گزرا ہے) اور حدیث مبارک میں ہے: ''نَظِّفُوْا اَبْنِيَتَكُمْ وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ بِجَمْعِ الْاَكْبَاءِ'' (اپنے گھروں کے صحن کو صاف ستھرا رکھو اور کوڑا کرکٹ اکٹھا رکھ کر یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو)۔ (جامع الترمذی: رقم 2799)

اور دوسری حدیث میں ہے:

غَسْلُ الْاِنَاءِ وَطَهَارَةُ الْفِنَاءِ يُوْرِثَانِ الْغِنٰى (الجامع الصغیر للسیوطی: رقم 5766)

(ترجمہ:) ''برتنوں کو دھونا اور صحن کو صاف ستھرا کرنا غناء اور مالداری کا سبب ہیں''۔

جب فناء وصحن کو صاف ستھرا کرنے کی اس قدرت اہمیت ہے:

فَمَا ظَنُّكَ فِيْ تَنْظِيْفِ الْمَسْجِدِ؟

(تفسیر روح البیان: ج 3 ص 509۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "تو مسجد کو صاف ستھرا کرنے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟"۔

مسجد میں ہوا خارج کرنا قبیح عمل ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 10: مسجد میں ہوا خارج کرنا حرام نہیں ہے۔ لیکن اجتناب کرنا اولیٰ ہے، کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس چیز سے بنو ادم کو تکلیف و ایذاء ہوتی ہے فرشتوں کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ بعض متقدمین متکلمین اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: مسجد میں حدث گناہ ہے۔ حدث (بے وضوگی کرنا) کی وجہ سے مُحْدِث شخص فرشتوں کے استغفار اور ان کی برکت والی دعا سے محروم ہو جاتا ہے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 314۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

حاجتِ ضروریہ کے بغیر نا سمجھ بچوں کو مسجد میں لانا مکروہ ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 9: بغیر کسی حاجت مقصودہ کے نا سمجھ بچوں اور مجنوں اور چوپاؤں کو مسجد میں داخل کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ان سے مسجد کے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہے۔

امام طبرانی کی معجم میں ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مساجد کو بچوں، دیوانوں، لڑائیوں، بلند آوازوں، تلواروں کو سونتنے اور حدود قائم کرنے سے دور رکھو، اور ہر ہفتہ ان کو دھونی دو، اور اپنی مسجد کے دروازوں پر طہارت کے لئے پانی رکھو۔ لیکن یاد رکھئے! یہ اعمال

حرام نہیں ہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے اونٹ پر تشریف فرما ہو کر طواف فرمایا۔ لیکن یہ چیز کراہت کی نفی نہیں کرتی، کیونکہ آپ ﷺ نے یہ عمل بیانِ جواز کے لئے فرمایا یا عمداً فرمایا تا کہ لوگ اس کے بارے میں فتویٰ پوچھیں جیسا کہ اس امت کے عالم کے لئے یہی مستحب ہے"۔

جی ہاں! امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ مسجد نبوی میں کتے آتے جاتے رہتے تھے۔ امام ابو داؤد کی روایت میں مزید اضافہ ہے کہ وہ پیشاب بھی کر جاتے تھے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے "الروضۃ" میں بچوں اور مجنوں کو مسجد آنے سے مطلقاً منع کیا ہے۔

نیز امام نووی رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: بچے کو مسجد میں داخل کرنا جائز ہے، اگرچہ اس سلسلہ میں اولیٰ یہی ہے کہ مسجد سے اس شخص کو دور رکھا جائے جس سے حدث کا خطرہ ہو۔

اور صحیح حدیث میں ہے کہ آقا کریم ﷺ اپنی نواسی حضرت امامہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے۔ اور اس حدیث سے دوسری حدیث "جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ" کی تضعیف ثابت ہو رہی ہے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 312۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

مسجد میں داخل ہونے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے سے "تحیۃ المسجد" فوت نہیں ہوتی:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف فرما ہیں، میں آپ کے پاس بیٹھ گیا، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا:

یا ابا ذر ان للمسجد تحیۃ و ان تحیۃ المسجد رکعتان فقم فارکعھما

(صحیح ابن حبان: حدیث نمبر 361)

(ترجمہ:) ''اے ابوذر! بے شک مسجد کے لئے تحیہ (سلامی) ہے اور مسجد کا تحیہ دو رکعات ہیں، لہٰذا اٹھو اور دو رکعات پڑھو۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں: میں اٹھا اور میں نے دو رکعات ادا کیں، پھر واپس آکر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھ گیا''۔

اس حدیثِ مبارک سے یہ بات واضح معلوم ہوتی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو تحیۃ المسجد کا حکم ان کے بیٹھ جانے کے بعد فرمایا۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے امام محبّ الدین ابوجعفر طبری (ت:694ھ) کی کتاب:

(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام: رقم 3785۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

جو شخص ''تحیۃ المسجد'' نہ پڑھ سکے وہ درج ذیل کلمات پڑھ لے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

مسئلہ نمبر 3: حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ نے ''احیاء العلوم'' میں فرمایا:

بغیر وضو کے مسجد میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ بلکہ بعض اہلِ علم نے کہا: بے وضو شخص مسجد میں جنبی کی طرح ہے، وہ مسجد سے گزر سکتا ہے لیکن بیٹھ نہیں سکتا۔

حضرت سعید بن مسیّب اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

اس پر استدلال آپ ﷺ کے اس ارشاد اقدس سے بھی ہو سکتا ہے کہ: جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔ تو جس شخص کو نماز کا حکم ہے ضرور اس کو نماز کی شرط یعنی وضو کا بھی حکم ہے۔

امام غزالی رحمہ اللہ نے فرمایا:

پھر اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو کر بیٹھ جائے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ درج ذیل کلمات پڑھے:

''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' تو یہ کلمات فضیلت میں

''تحیۃ المسجد'' کی دو رکعت کے برابر ہو جائیں گے۔

شیخ ابن رفعہ رحمہ اللہ نے بھی ''الکفایۃ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ " کتاب الاذکار "میں فرماتے ہیں:

ہمارے بعض اصحاب نے کہا جو شخص مسجد میں داخل ہوا اور وہ حدث یا کسی دوسری وجہ سے تحیۃ المسجد نہ پڑھ سکے تو اس کے لئے چار مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھنا مستحب ہے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

بعض سلف صالحین نے بھی یہ کلمات پڑھے ہیں اور اس عمل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام ابن بطال رحمہ اللہ نے شرح صحیح بخاری میں تابعی کبیر امام جابر بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ذکر کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب تم مسجد میں داخل ہو تو ''تحیۃ المسجد'' کی نماز ادا کرو اور اگر نہ پڑھ سکو تو اللہ عزوجل کا ذکر کرو، اگر ذکر کرو گے تو ایسا ہو گا جیسے تم نے نماز پڑھی۔ (اعلام الساجد باحکام المساجد: ص304۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر) (کتاب الاذکار للنووی: ص80۔ طبع دار المنھاج جدہ سعودی عرب)

مسجد کی صفائی کرنے والی خاتون کا اعزاز:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام خاتون مسجد نبوی میں جھاڑو دیتی تھی وہ فوت ہو گئی، آپ ﷺ نے اس کے بارے میں دریافت فرمایا، صحابہ کرام نے عرض کی وہ فوت ہو گئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

افلا کنتم أذنتمونی بہ دلونی علی قبرھا

(ترجمہ:) ''تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی، مجھے اس کی قبر پر لے جاؤ''۔

پھر آپ ﷺ اس کی قبر کے پاس تشریف لائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ (صحیح البخاری: رقم 458۔ صحیح مسلم: رقم 956۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

فائدہ: امام محمد عبد الرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت: 1031ھ) رقمطراز ہیں:

پھر آپ ﷺ نے اس خاتون سے پوچھا: اے خاتون! کون سا عمل تم نے افضل پایا؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ آپ کی بات قبر میں سن رہی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس سے زیادہ نہیں سُن رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس عورت نے مجھے جواب دیا کہ میں نے سب سے افضل عمل مسجد میں صفائی والا پایا ہے۔ (فیض القدیر: ج1 ص113۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا مکروہ ہے:

امام محب الدین ابو جعفر احمد بن عبداللہ الطبری (ت:694ھ) رقمطراز ہیں:

ذكر كراهية التحلق فيه: عن جابر بن سمرة رضى الله عنهما قال: دخل رسول الله ﷺ المسجد وهم حلق فقال: مالى اراكم عزين

(ترجمہ:) ''مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنے کی کراہت کا ذکر: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے جبکہ صحابہ کرام نے حلقے بنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا میں تمہیں متفرق طور پر حلقے بنا کر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں؟''۔ (صحیح مسلم: رقم 430۔ سنن ابوداود: رقم 4823۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

امام محب طبری رحمہ اللہ امام ازہری سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الحلق بكسر الحاء المهملة و فتح اللام جمع حلقة مثل قصعة وقصع وهى الجماعة من الناس مستديرين

(ترجمہ:) ''الحلق'' حاء مہملہ کے نیچے زیر اور لام کے اوپر زبر ہے حلقہ کی جمع ہے، جیسے قصعۃ اور قصع اور حلق کا معنی ہے گول دائرہ میں بیٹھے ہوئے لوگ''۔

(غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام: ج2 ص804۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

تنبیہ: مذکورہ بالا تشریح سے ہمارا مقصود ہے معنیٰ حدیث کو واضح کرنا' کیونکہ بعض لوگوں نے اس کی صحیح تعبیر نہیں کی۔ فافہم

جمعہ کے دن مسجد میں حلقہ بنا کر بیٹھنا مکروہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَ عَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَآءِ فِيْهِ وَ اَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ

(ترجمہ:) ''سیدنا رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اشعار گنگنانے اور خرید و فروخت سے منع فرمایا اور جمعہ کے دن مسجد میں نمازِ جمعہ سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا''۔ (سنن ابوداود: رقم: 1079۔ جامع الترمذی: رقم 322)

حضرت ملا علی القاری الحنفی (ت: 1014ھ) رقمطراز ہیں:

''یعنی آپ ﷺ نے جمعہ کے دن ھیئتِ حلقہ پر لوگوں کو بیٹھنے سے منع فرمایا اور علتِ نہی یہ ہے کہ قوم جب حلقہ بنا کر بیٹھے گی تو غالب گمان یہ ہے کہ وہ گفتگو اور آواز بلند کرنے میں لگ جائے گی اور جب ان کا حال اس طرح ہو تو وہ اس خطبہ کو بغور نہیں سن سکیں گے جس کو سننے کا انہیں حکم دیا گیا''۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص409۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مسجد میں اپنے لئے کوئی جگہ خاص کرنا منع ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ وَ افْتِرَاشِ السَّبُعِ وَ اَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ

(ترجمہ:) ''سیدنا رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگے مارنے، درندوں کی طرح بازو بچھانے اور مسجد میں کسی شخص کا

اس طرح جگہ مقرر کرنا جس طرح اونٹ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے ان سب سے منع فرمایا ہے"۔ (سنن ابوداود: رقم 862۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

فائدہ: آج کل ہمارے ہاں مساجد میں کچھ لوگ اپنے لئے خاص جگہ مقرر کر لیتے ہیں کہ ہم نے یہاں ہی نماز پڑھنی ہے یا کسی جگہ پر اپنے لئے یا کسی دوست وغیرہ کے لئے مسجد میں چادر یا رومال وغیرہ رکھ لیتے ہیں تا کہ کوئی اور شخص اس جگہ نہ بیٹھے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔ان سے اجتناب کرنا چاہئے۔

بالخصوص جمعہ کے دن بعض مساجد میں کچھ ایسا عمل کرتے ہیں، سوانہیں چاہئے کہ وہ اس سے خود بھی اجتناب کریں اور دوسروں کو بھی اس سے اجتناب کی تلقین کریں۔

جامع مسجد کے قریب دوسری مسجد بنانا کیسا ہے؟:

امام محبّ الدین طبری رحمہ اللہ (ت: 694ھ) نے اسی طرح کا عنوان دیا ہے اور پھر درج ذیل حدیث مبارک ذکر فرمائی، جو اس عمل کے جواز پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت بکر بن اشج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يسمع اهلها تأذين بلال على عهد رسول الله ﷺ فَيُصَلُّوْنَ فِيْ مَسَاجِدِ هِمْ وَاَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِي عَمْرِو بْنِ النَّجَّارِ وَ مَسْجِدُ بَنِي سَاعِدَةَ وَ مَسْجِدُ بَنِي عُبَيْدٍ وَ مَسْجِدُ بَنِي سَلْمَةَ وَ مَسْجِدُ بَنِي رَابِحٍ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ وَ مَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ وَ مَسْجِدُ غِفَارٍ وَ مَسْجِدُ اَسْلَمَ وَ مَسْجِدُ جُهَيْنَةَ وَ يَشُكُّ فِي التَّاسِعِ

(ترجمہ:) "مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی شریف کے ساتھ نو اور مساجد تھیں، سیدنا رسول اللہ ﷺ کے عہدِ اقدس میں ان مساجد والے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی آواز بھی سنتے تھے پھر وہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے تھے۔ان میں سے سب سے زیادہ قریب بنو عمرو بن النجار کی مسجد

تھی اور مسجدِ بنوساعدہ، مسجدِ بنوعبید، مسجدِ بنوسلمہ، قبیلہ بنوعبدالاشہل سے تعلق رکھنے والے بنورانج کی مسجد، مسجدِ بنورزیق، مسجدِ عقار، مسجدِ اسلم اور مسجد جہینہ۔ نویں مسجد کے بارے میں راوی کو شک ہے"۔

(المراسیل لابی داود: رقم 15۔ طبع بیروت) (غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام: ج2 ص821۔ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

تنبیہ 1: لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ قریب والی مساجد کو ضرر لاحق نہ ہو، نیز قریب والی مسجد کی تعمیر محض بغرضِ نفسانیت اور عداوت نہ ہو۔

تنبیہ 2: اہل علم فرماتے ہیں: جس مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے زیادہ ہوں اس مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے لیکن اگر اس کے جوار میں کوئی اور مسجد ہو اور اس میں جماعت کے ساتھ نماز معطل ہو رہی ہو تو پھر اس میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لا صلاۃ لجار المسجد الا فی المسجد

(ترجمہ:) "مسجد کے پڑوسی کی نماز درست نہیں ہے مگر مسجد میں"۔

(السنن الکبری للبیہقی۔ ج3 ص75۔ طبع دارالنوادر بیروت)

تنبیہ 3: نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اپنے گھر کے قریب کسی بھی مسجد میں نماز پڑھنے کی عادت بنالے گھوم پھر کر کبھی کسی مسجد میں اور کبھی کسی مسجد میں نماز پڑھنے کی عادت نہ بنائے کہ یہ عمل شرعاً ممنوع ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یصلی الرجل فی المسجد الذی یلیه ولا یتتبع المساجد

(ترجمہ:) "ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے قریب والی مسجد میں نماز پڑھ لے

اور مساجد کی جستجو میں نہ رہے"۔ (الاحکام الوسطی لعبد الحق الاشبیلی)

نوٹ: مؤخر الذکر دونوں تنبیہات کو امام ابن العماد الاقفہسی رحمہ اللہ (ت 808ھ) نے ذکر فرمایا ہے۔ دیکھئے: (تسہیل القاصد لزوار المساجد: ص 327۔ طبع دار الصمیعی سعودی عرب)

مسجد نبوی شریف میں چراغاں کرنے پر حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ۔۔۔ کے لئے دعائے نبوی:

حضرت ابو ہند رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ قندیلیں، زیتون کا تیل اور چراغ روشن کرنے والی بٹی ہوئی چھوٹی رسیاں ملک شام سے مدینہ طیبہ لے کر آئے، جب مدینہ طیبہ پہنچے اتفاق سے وہ جمعرات تھی، تو انہوں نے ابوالبزاد نامی اپنے غلام کو حکم دیا اس نے قندیلیں لٹکا دیں، ان میں تیل ڈال دیا اور پھر جب سورج غروب ہوا تو انہوں نے اپنے غلام ابو البزاد کو ان قندیلوں کے چراغاں کا حکم دیا، سیدنا رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ مسجد جگمگا رہی ہے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: مسجد کو چراغاں کس نے کیا؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! تمیم داری نے۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

نَوَّرْتَ الْاِسْلَامَ نَوَّرَاللّٰهُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَمَا اِنَّهٗ لَوْ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةٌ لَزَوَّجْتُكَهَا

(ترجمہ:) "تم نے اسلام کو منور کیا، اللہ عزوجل دنیا و آخرت میں تم پر نور کی برسات فرمائے، سنو! اگر میری صاحبزادی ہوتی تو میں ان کا نکاح تم سے کر دیتا"۔

یہ سن کر قریب بیٹھے ایک صحابی حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

لی ابنة یارسول الله تسمی المغیرة بنت نوفل فافعل بها ما اردت

(ترجمہ:)''یا رسول اللہ ﷺ! میری بیٹی ہے، جن کا نام مغیرہ بنت نوفل ہے، آپ اپنی مرضی سے جس سے چاہیں اس کا نکاح فرمادیں''۔

پھر آپ ﷺ نے ان کی بیٹی کا نکاح حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے فرما دیا۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج12 ص251۔ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

مسجد کو سب سے پہلے چراغاں کرنے والے خوش نصیب

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَوَّلُ مَنْ اَسْرَجَ فِي الْمَسَاجِدِ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ

(ترجمہ:)''مساجد میں سب سے پہلے چراغاں کرنے والے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ہیں''۔ (سنن ابن ماجہ: رقم 760۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

مسجد کے فضائل واحکام کے حوالے سے امام محمد بن عبدالرحمٰن الحُبیشی رحمہ اللہ (ت:782ھ) کی پُر مغز گفتگو:

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ

(ترجمہ:)''ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں''۔ (سورۃ النور: 37-36)

نیز اللہ عزوجل کا ارشاد مبارک ہے:

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ (سورۃ التوبہ:18)

(ترجمہ:) ''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں''۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اقدس ہے:

''جو شخص اپنے گھر بیٹھنے پر مسجد میں بیٹھنے کو ترجیح دے گا اللہ تعالیٰ اس کو پانچ انعامات سے نوازے گا۔ اس کی معیشت کی تنگدستی کو آسان کر دے گا، قبر کی تنگی کو سہل میں بدل دے گا، اس کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرمائے گا، وہ شخص پُل صراط پر چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا اور نیک وصالحین کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا''۔

(المعجم الاوسط للطبرانی: رقم 6637)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں سے کوئی شخص مسجد میں رہتا ہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں:

''اے اللہ! اس کو بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، جب تک وہ مسجد میں حدث نہ کرے''۔

(صحیح البخاری: رقم 445۔ صحیح مسلم: رقم 649۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اقدس ہے:

مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

(ترجمہ:) ''جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ

اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا"۔ یہ حدیث مبارک صحیحین میں مروی ہے۔

(صحیح البخاری: رقم 450۔ صحیح مسلم: رقم 533۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

نیز آپ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

اِذَا نَزَلَتْ عَاهَةٌ مِنَ السَّمَاءِ صُرِفَتْ عَنْ عُمَّارِ الْمَسَاجِدِ

(شعب الایمان للبیہقی: رقم 2686)

(ترجمہ:) "جب آسمان سے آفت یا عذاب نازل ہوتا ہے تو اس عذاب کو مساجد آباد کرنے والوں سے پھیر دیا جاتا ہے"۔

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذَا نَظَرْتُ اِلٰی مَجَالِسُ الْعُلَمَاءِ وَ عُمَّارِ الْمَسَاجِدِ سَكَنَ غَضَبِیْ وَ صَفَحْتُ عَنْهُمْ (کتاب الزھد: رقم 500)

(ترجمہ:) "اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اہلِ علم کی مجالس اور مساجد کی آبادکاری کرنے والوں کی طرف نظر رحمت فرماتا ہوں تو میرا غضب رُک جاتا ہے اور میں ان سے عذاب پھیر لیتا ہوں"۔

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے:

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ الْمُتَحَابُّوْنَ بِحُبِّیْ وَالْمُعَلَّقَةُ قُلُوْبُهُمْ بِالْمَسَاجِدِ وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اِذَا اَرَدْتُّ اَهْلَ الْاَرْضِ بِعُقُوْبَةٍ ذَكَرْتُهُمْ فَتَرَكْتُهُمْ فَصَرَفْتُ الْعُقُوْبَةَ عَنْهُمْ بِهِمْ (مصنف عبدالرزاق: رقم 4740)

(ترجمہ:) "اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: میرے نزدیک میرے بندوں میں سے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو میری محبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے ہیں اور وہ جن کے دل مساجد کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں اور وہ جو سحری کے وقت استغفار کرنے والے

ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جب میں اہلِ زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان کو یاد کر کے ان کو چھوڑ دیتا ہوں اور ان کے سبب سے ان سے عذاب پھیر دیتا ہوں"۔

بلا شبہ اللہ عزوجل نے ان لوگوں کی ضمانت لی ہے رحم، سکون، عذابِ جہنم سے حفاظت اور جنت میں داخلہ دینے کے ساتھ جن کے گھر مساجد ہیں۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

رَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ حَتّٰی يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

(الادب المفرد للبخاری: رقم 1094)

(ترجمہ:) "وہ شخص جو مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ عزوجل کی حفاظت وضمانت میں ہے یہاں تک کہ وہ اس کو وفات دے کر جنت میں داخل کردے یا پھر اجر و غنیمت دے کر واپس لوٹا دے"۔

نیز یہ بھی مروی ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

سِتُّ مَجَالِس مَا كَانَ اَعْلَمُ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْهَا اِلَّا كَانَ ضَامِنًا عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَلْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ اَوْ عِنْدَ مَرِيْضٍ اَوْ تَبِعَ جَنَازَةً اَوْ فِيْ بَيْتِهٖ اَوْ عِنْدَ اِمَامٍ مُقْسِطٍ (المعجم الاوسط للطبرانی: رقم 3834)

(ترجمہ:) "چھ مجالس ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان میں سے جس مجلس میں بھی ہوگا وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہوگا۔ اللہ عزوجل کی راہ میں غزوہ کرنے والا، جماعت والی مسجد میں بیٹھنے والا، یا مریض کے پاس بیٹھنے والا یا جو شخص جنازہ کے پیچھے چلا، یا جو شخص اپنے گھر میں یا عادل امام (حاکم) کے پاس بیٹھنے والا ہو"۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

مَنِ اعْتَكَفَ فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَ عُمْرَتَيْنِ

(شعب الایمان للبیہقی: رقم 3680)

(ترجمہ:) ''جس شخص نے ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں قیام کیا تو (اس کا یہ اعتکاف) دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے''۔

فصل: مسجد کے دیگر بعض احکام کا بیان

یاد رکھئے! گذشتہ جس قدر فضائل بیان کئے گئے ہیں ان فضائل کا حصول صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے جب مسجد کی تعظیم کی جائے ،اس لئے کہ مسجد کی تعظیم میں اللہ عزوجل کی تعظیم ہے، کیونکہ مسجد اللہ عزوجل کا گھر ہے۔

لٰہذا مسجد میں کوئی بھی دنیاوی گفتگو نہ کی جائے۔ اگر مسجد میں دنیاوی گفتگو یا فحش اور معصیت نہ ہو تو پھر بقدرِ امکان گفتگو جائز ہے۔ مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان نہ کیا جائے۔ مسجد کی کسی جگہ میں جھگڑا نہ کیا جائے۔ کسی انسان پر مسجد میں تنگی نہ کی جائے۔ نہ کسی کو ایذاء دی جائے۔ نہ آواز بلند کی جائے۔ نہ حد قائم کی جائے۔ نہ تلوار سونتی جائے۔ اور جس قدر ہو سکے مسجد کو معطر و مطہر رکھا جائے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

انما بنیت لذکر اللہ والصلوۃ

(صحیح مسلم: رقم 569۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''مساجد صرف اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز کے لئے بنائی گئی ہیں''۔

نیز آپ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ الْمَسَاجِدَ يَقْعُدُوْنَ حِلَقًا حِلَقًا ذِكْرُهُمُ الدُّنْيَا وَحُبُّ الْاٰخِرَةِ لَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ بِهِمْ حَاجَةٌ

(ترجمہ:) ''آخر زمانہ میں میری امت کے چند ایسے لوگ آئیں گے جو مساجد میں آکر حلقہ در حلقہ بیٹھیں گے، ان کا ذکر دنیا اور حُبِّ دنیا ہوگا، ان کے ساتھ مت بیٹھنا کیونکہ اللہ عزوجل کو ان کی کوئی حاجت نہیں ہے''۔ (المستدرک للحاکم: ج4 ص323۔طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

نیز یہ ارشاد نبوی ﷺ بھی مروی ہے:

اَلْحَدِیْثُ فِی الْمَسْجِدِ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ

(احیاء العلوم: ج1 ص564)

(ترجمہ:) ''مسجد میں گفتگو، نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو''۔

خوب جان لو! جنبی شخص کے لئے بلا ضرورت مسجد میں ٹھہرنا یا اس کے اطراف میں گھومنا حرام ہے اور بغیر کسی غرض کے اس کے لئے مسجد سے گزرنا مکروہ ہے۔

اور بچوں، مجنوں اور نشہ کرنے والوں کو مسجد سے روکا جائے۔ سمجھدار مسلمان کے ساتھ کافر کے لئے حرم شریف کے علاوہ دوسری مسجد میں دخول جبکہ سونے یا کھانے کے لئے نہ ہو جائز ہے۔ پھر اگر کوئی کافر بلا اجازت مسجد میں داخل ہو جائے اس کو سخت سزا دی جائے۔

درج ذیل افعال مسجد میں مکروہ ہیں:

(1) فیصلہ کرنے کے لئے مسجد کو مجلسِ قضاء بنانا۔

(2) مسجد کو منقش کرنا۔

(3) مسجد کے لئے کنگرے بنوانا۔

(4) مسجد میں کنواں کھودنا۔

(5) مسجد میں صنائع کا عمل مثلاً کپڑے سینا وغیرہ۔

(6) مسجد میں درخت لگانا۔ اگر کوئی شخص مسجد میں درخت لگائے تو حاکم اس کو کاٹ دے۔

(7) مسجد میں خرید وفروخت کرنا۔ اگر چہ قلیل مقدار میں ہوں، خواہ وہ معتکف ہو یا کوئی اور۔ ہاں بقدر ضرورت جائز ہے۔

(8) تھوم، پیاز یا اس طرح کی کوئی بدبودار چیز کھاتے ہوئے بلا ضرورت انسان کے لئے مسجد میں داخلہ مکروہ ہے۔ ہاں اگر اس کی بدبو ختم ہو جائے تو جائز ہے۔

غیرِ نماز کے وقت مسجد کو تالا لگا کر رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جبکہ یہ عمل مسجد کی صیانت وحفاظت کے لئے کیا جائے۔ نیز مسجد میں وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔ نیز مسجد میں کھانے پینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن زیادہ بہتر یہ ہے کہ مسجد میں دستر خوان بچھا لے۔

نیز مسجد میں ہاتھ دھونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، لیکن زیادہ اولیٰ یہ ہے کہ کسی تھال وغیرہ میں ہاتھ دھولے۔

مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو مسجد کی مٹی میں دفن کر دے، لیکن ہاتھ وغیرہ سے مل کر صاف کرنا زیادہ بہتر ہے۔

مسجد میں حجامہ (پچھنے) نہیں لگوانا چاہئے۔

فصل: مسجد کے چند آداب کا بیان

مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے چند سنتوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

مثلاً: مسجد میں داخل ہونے والے کے لئے مسنون ہے کہ وہ پہلے دائیں پاؤں کو رکھے۔ اسی طرح گھر میں داخل ہوتے ہوئے، جوتا پہننے میں، کپڑے پہننے میں، شلوار پہننے میں، سرمہ ڈالنے میں، مسواک کرنے میں، ناخن کاٹنے میں، بغل کے بال اُکھیڑنے یا حلق کروانے میں، کھانے اور پینے میں، مصافحہ کرنے میں اور

انسان سے کوئی چیز لینے یا دینے میں۔ان تمام امور میں دائیں جانب کو ترجیح دینا مسنون ہے۔

پھر مسجد میں داخل ہو کر سلام کرے، اگرچہ مسجد میں کوئی شخص بھی موجود نہ ہو۔(مگر کسی نمازی کو اس کے سلام سے تکلیف نہ ہو) اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد ''تحیۃ المسجد'' کی نیت سے دو رکعت نماز ادا کرے اور ان میں سورۃ ''قل یآ ایھا الکافرون'' اور ''قل ھو اللہ احد'' پڑھے۔

یاد رکھئے! تحیۃ المسجد فرض اور نفل نماز ادا کرنے سے بھی ادا ہو جاتی ہے اگرچہ نیت بھی نہ کرے۔

پھر مسجد میں داخل ہونے کے بعد اللہ عزوجل کا ذکر، قرانِ مجید کی تلاوت، سیدنا رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کی قراءت یا سماعت، علمِ فقہ اور دوسرے علومِ شرعیہ کا حصول کثرت کے ساتھ کرے۔

مسجد میں نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا تاکیدی طور پر ضروری ہے۔

مسجد میں داخل ہو کر اعتکاف کی نیت کرے اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا ہو۔

سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

مَنِ اعْتَكَفَ فُوَاقَ نَاقَةٍ فَإِنَّمَا أَعْتَقَ نَسَمَةً

(البدر المنیر لابن الملقن: ج 5 ص 769)

(ترجمہ:) ''جس شخص نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کا درمیان کے وقت (یا دودھ دوہنے والے کے ہاتھ کے بند کرنے اور کھولنے کے وقت) جتنا اعتکاف کیا گویا اس نے ایک جان کو آزاد کیا''۔

اور جب مسجد سے باہر نکلے تو پہلے بایاں پاؤں کو باہر رکھے۔

یاد رکھئے! مسجد کی باہر والی دیوار کی حرمت و عزت بالکل اسی طرح ہے جس

طرح مسجد کے اندر باقی ہر شے کی حرمت ہے۔ واللہ اعلم!

(البرکۃ فی فضل السعی والحرکۃ: ص 215 تا 219۔ طبع دارالمنہاج جدہ سعودی عرب)

تنبیہ: اب ہم اس مقام پر ضمناً مساجد اربعہ (مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور مسجد قباء) کے مختصر فضائل ذکر کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہماری یہ کتاب ان بابرکت مساجد کے ذکر خیر سے خالی نہ ہو۔ تو ملاحظہ کیجیے:۔

فضائلِ مسجد حرام:

پورے خطۂ ارض میں ماسوائے اس بقعۂ ارض کے جہاں سید عالم ﷺ کا جسد اطہر و مطہر موجود ہے، سب سے معزز، محترم اور افضل جگہ مسجد حرام شریف والی جگہ ہے۔

یاد رہے! اس حوالہ سے چند احادیث طیبہ اندرونی صفحات میں حضرت مصنف رحمہ اللہ نے بھی ذکر فرمائی ہیں، لیکن ہم چند وہ احادیث مبارکہ ذکر کر رہے ہیں جن کو حضرت مصنف رحمہ اللہ نے ذکر نہیں فرمایا۔

تو ملاحظہ فرمائیے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُنْزِلُ عَلٰی ھٰذَا الْمَسْجِدِ مَسْجِدِ مَکَّۃَ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَ لَیْلَۃٍ عِشْرِیْنَ وَ مِئَۃَ رَحْمَۃٍ سِتِّیْنَ لِلطَّائِفِیْنَ وَاَرْبَعِیْنَ لِلْمُصَلِّیْنَ وَعِشْرِیْنَ لِلنَّاظِرِیْنَ

(ترجمہ:) ''بے شک اللہ عزوجل اس مسجد یعنی مسجدِ مکہ (مسجد حرام) پر ہر دن اور رات میں ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے، ساٹھ (60) رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور

ہیں دیدار کرنے والوں کے لئے"۔

(مجموع رسائل القاری: ج2 ص101۔ طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ)

حضرت عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا يَعْنِي الْحَرَمَ وَالْكَعْبَةَ فَإِذَا ضَيَّعُوْا ذَالِكَ هَلَكُوْا

(ترجمہ:) "یہ اُمت ہمیشہ خیر پر رہے گی جب تک وہ اس حرمت والی جگہ (یعنی کعبہ اور حرم) کی کما حقہ تعظیم کرتی رہے گی، پس جب وہ اس کو ضائع کردے گی تو ہلاک ہوجائے گی"۔

(سنن ابن ماجہ: رقم 3110۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

حضرت ملا علی قاری الحنفی رحمہ اللہ (ت: 1014ھ) رقمطراز ہیں:

جَآءَ فِي الْاٰثَارِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَ اَوَّلُ مَنْ يَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَهْلُ الْحَرَمِ اَهْلُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَنْ رَاٰهُ طَائِفاً غَفَرَلَهٗ وَمَنْ رَاٰهُ مُصَلِّياً غَفَرَلَهٗ وَمَنْ رَاٰهُ مُسْتَقْبِلاً غَفَرَلَهٗ (مجموع رسائل ملا علی القاری: ج2 ص103۔ طبع مکتبہ معروفیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) "بعض آثار میں مروی ہے کہ ہر رات اللہ عزوجل زمین والوں کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے اور زمین والوں میں سے سب سے پہلے اہلِ حرم یعنی مسجدِ حرام والوں کی طرف نظرِ رحمت فرماتا ہے، سو ان میں سے جس کو طواف کرتا ہوا ملاحظہ فرماتا ہے اس کی بخشش فرما دیتا ہے اور جس کو نماز پڑھتا ہوا ملاحظہ فرماتا ہے اس کو بھی بخش دیتا ہے اور جس کو کعبہ معظّمہ کا دیدار کرتا ہوا ملاحظہ فرماتا ہے اس کو بھی بخش دیتا ہے"۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! سب سے پہلے روئے زمین پر کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجدِ حرام۔

میں نے عرض کی: پھر کون سی؟ ارشاد فرمایا: مسجدِ اقصیٰ۔

میں نے عرض کی: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ ارشاد فرمایا: چالیس سال۔ پھر ارشاد فرمایا: جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے تم وہیں نماز پڑھ لو وہی مسجد ہے۔ (صحیح البخاری: رقم 3366۔ صحیح مسلم: رقم 1161۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان) (سنن ابن ماجہ: رقم 753۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر ایک شخص نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہے (میں جانا چاہتا ہوں)، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''هَاهُنَا أَفْضَلُ'' یہاں (مسجدِ حرام میں) نماز ادا کرنا بیت المقدس سے افضل ہے۔ اس نے تین مرتبہ درخواست کی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَصَلَاةٌ فِيْهِ أَفْضَلُ مِنْ مِّائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْبُلْدَانِ

(سنن ابوداود: رقم 753۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت۔ مصنف عبدالرزاق: رقم 15891)

(ترجمہ:) ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے یقیناً اس میں (مسجدِ حرام میں) ایک نماز دیگر شہروں کی مساجد میں ایک لاکھ نماز سے افضل ہے''۔

شیخ ابوبکر النقاش فرماتے ہیں:

مسجد حرام میں فقط ایک دن اور ایک رات کی پانچ نمازیں دو سو ستتر سال (277)

نو مہینے اور دس راتوں کی پنجگانہ نمازوں کے برابر ہیں۔

(اثارۃ الترغیب والتشویق الی تاریخ المساجد الثلاثۃ :ص156۔طبع دار الکتب العلمیہ)

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَضْلُ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ عَلٰی مَسْجِدِیْ کَفَضْلِ مَسْجِدِ یْ عَلٰی الْمَسَاجِدِ (اخبار مکۃ للازرقی: ج2 ص64۔طبع منشورات الشریف الرضی ایران)

(ترجمہ:) ''مسجد حرام کو میری مسجد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے میری مسجد کو باقی مساجد پر فضیلت حاصل ہے''۔

فضائل مسجد نبوی

رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ مسجدِ نبوی کی تعمیر فرمائی:

علماءِ سیر لکھتے ہیں:

سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنی مسجد دو مرتبہ تعمیر فرمائی۔ ایک بار اس وقت جب آپ ﷺ ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ اس وقت مسجدِ نبوی شریف کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک سو ہاتھ سے بھی کم تھی، خیبر فتح کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس کو دوبارہ تعمیر فرمایا اور اس کی لمبائی اور چوڑائی کو دوگنا فرما دیا۔ اور اس مسجد میں حضور ﷺ سولہ ماہ (16) تک بیت المقدس شریف کی طرف نماز پڑھاتے رہے، بعدازاں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا۔

مسجدِ نبوی شریف میں نماز پڑھنے کا ثواب:

امام ابنِ نجار رحمہ اللہ (ت:643ھ) فرماتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا لِثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی

(صحیح البخاری: رقم 1189۔ صحیح مسلم: رقم 1397۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(ترجمہ) ''رختِ سفر نہ باندھا جائے سوائے تین مساجد کے، مسجد حرام، میری اس مسجد کی طرف اور مسجدِ اقصیٰ کی طرف''۔

مسجدِ نبوی شریف میں تعلیم و تعلم کی فضیلت:

امام ابنِ نجار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا یَتَعَلَّمُ خَیْرًا اَوْ یُعَلِّمُهٗ کَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ مَنْ دَخَلَهٗ لِغَیْرِ ذَالِكَ مِنْ اَحَادِیْثِ النَّاسِ کَانَ کَالَّذِیْ یَرٰی مَا یُحِبُّهٗ وَهُوَ لِغَیْرِهٖ (صحیح ابن حبان: رقم 87)

(ترجمہ:) ''جو میری اس مسجد میں خیر کی بات سیکھنے یا سکھانے کے لئے داخل ہوا تو وہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو شخص اس مسجد میں اس کے علاوہ دنیاوی باتوں کے لئے داخل ہوا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی ایسی شے کو دیکھے جو اس کے دل کو بھائے اور اچھی لگے حالانکہ وہ ہوتی کسی اور کی ہے''۔

آخری نبی ﷺ کی مسجد:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ مَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ اَحَقُّ الْمَسَاجِدِ اَنْ یُّزَارَ وَتُرْکَبُ اِلَیْهِ الرَّوَاحِلُ وَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ

مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

(مسند البزار: رقم 1193۔ اخبار مکہ للفاکہی: ج 2 ص 94)

(ترجمہ:) ''میں سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں سے سب سے آخری مسجد ہے، میری مسجد تمام مساجد سے اس بات کا زیادہ حق رکھتی ہے کہ اس کی زیارت کی جائے اور اس کی طرف رختِ سفر باندھا جائے اور میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

مسجدِ نبوی شریف میں نماز پڑھنے کا ثواب:

امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (صحیح البخاری: رقم 1190۔ صحیح ابن حبان: رقم 1625)

(ترجمہ:) ''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے''۔

مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے کا ثواب مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے:

امام ابنِ نجار رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عثمان اپنے والد حضرت ارقم سے اور وہ اپنے دادا حضرت ابو الارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ فَلِمَ قُلْتُ لِلصَّلَاةِ فِيهِ قَالَ هَاهُنَا اَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ هُنَاكَ اَلْفَ مَرَّةٍ

(ترجمہ:) ''میں نے سیدنا رسول اللہ ﷺ سے گذارش کی کہ میں بیت

المقدسْ کی طرف سفر کرنا چاہتا ہوں ، ارشاد فرمایا: کس لئے ؟ میں نے عرض کی: وہاں نماز پڑھنا چاہتا ہوں ، ارشاد فرمایا : یہاں (مسجدِ نبوی شریف میں) نماز پڑھنا وہاں ایک ہزار بار نماز پڑھنے سے بہتر ہے"۔

مسجدِ نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب حج کے برابر ہے:

امام ابنِ نجار رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حضرت ابو امامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ عَلیٰ طُهرٍ لَا یُرِیْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِیْ مَسْجِدِیْ حَتّٰی یُصَلِّیَ فِیْهِ كَانَ بِمَنْزِلَةِ حَجَّةٍ (التاریخ الکبیر للبخاری: ج 8 ص 379)

(ترجمہ:) "جو شخص باوضو میری مسجد میں نماز ادا کرنے کے ارادے سے نکلا اور میری مسجد میں نماز ادا کی اس کا یہ عمل ایک حج کے برابر ہوگا"۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب:

(تاریخ وفضائلِ مدینہ طیبہ: ص 167۔ طبع مکتبہ کریمیہ k بلاک (99) جوہر ٹاؤن لاہور)

فضائلِ بیت المقدس و مسجد اقصیٰ

بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنے سے تمام گناہ معاف:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰی فِیْ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ غُفِرَلَهٗ ذُنُوْبُهٗ كُلُّهَا

(فضائلِ بیت المقدس للمقدسی: ص 107۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا"۔

بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنے والا تمام سنتوں کو مکمل کرنے والا ہے:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَجَّ وَاعْتَمَرَ وَصَلّٰی بَیْتَ الْمُقَدَّسِ وَجَاهَدَ وَرَابَطَ فَقَدِ استَكْمَلَ جَمِيعَ سُنَّتِي

(فضائلِ بیت المقدس للمقدسی: ص119۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''جس شخص نے (مکہ مکرمہ میں) حج اور عمرہ ادا کیا اور بیت المقدس میں نماز پڑھی اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کیا اور دشمن کی سرحد کے پاس قیام کیا بلاشبہ اس نے میری تمام سنتوں کو پورا کرلیا''۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

سَيِّدُ الْبِقَاعِ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ وَسَيِّدُ الصُّخُوْرِ صَخْرَةُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

(فضائلِ بیت المقدس للمقدسی: ص128۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''زمین کے ٹکڑوں کا سردار بیت المقدس والا حصہ ہے اور چٹانوں کی سردار بیت المقدس کی چٹان ہے''۔

تین مقامات سے تین فرشتوں کی تین مختلف ندائیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُنَادِيْ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَةُ أَمْلَاكٍ مَلَكٌ مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَلَكٌ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمَلَكٌ مِنْ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَأَمَّا الْمَلَكُ الَّذِيْ مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ أَلَا مَنْ خَالَفَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَرَمَهُ اللّٰهُ شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالَّذِيْ يَقُوْلُ مِنَ

الْكَعْبَةِ اَلا مَنْ كَانَ كَسْبُهُ حَرَاماً رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَمَلَهُ وَالَّذِيْ يَقُوْلُ مِنْ صَخْرَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ مَنْ تَرَكَ فَرَائِضَ اللّٰهِ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ اَمَانِ اللّٰهِ (فضائلِ بیت المقدس للمقدسی: ص143۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''ہر دن میں تین فرشتے ندا دیتے ہیں۔ ایک فرشتہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کی مسجد سے اور ایک فرشتہ کعبہ معظّمہ سے اور ایک فرشتہ بیت المقدس کے صخرہ (چٹان) سے۔ مسجدِ رسول اللہ ﷺ سے ندا دینے والا فرشتہ یوں کہتا ہے: سنو! جس نے رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت کی بروزِ قیامت اللہ عزوجل اس کو آپ ﷺ کی شفاعت سے محروم کر دے گا۔ کعبہ معظّمہ سے ندا دینے والا فرشتہ یوں کہتا ہے: سنو! جس کا کسب حرام ہو اللہ عزوجل اس کا عمل واپس اس پر لوٹا دے گا۔ صخرہ بیت المقدس سے ندا دینے والا فرشتہ یوں کہتا ہے: سنو! جس شخص نے اللہ عزوجل کے فرائض کو ترک کیا یقیناً وہ اللہ عزوجل کی امان سے نکل گیا''۔

صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہو کر ملک الموت علیہ السلام تمام مخلوقات کی ارواح قبض کریں گے:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں خبر دیں، کیسے مخلوقات پر موت آئے گی۔

تو سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا كان يوم القيامة

جب قیامت کا دن ہو گا تو ملک الموت علیہ السلام صخرہ بیت المقدس پر کھڑے ہوں گے اور یہ صخرہ دنیا کی درمیانی جگہ اور مساجد کا آخری کنارہ اور مکہ معظّمہ کے بعد تمام مساجد سے معزز ترین جگہ ہے۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام

عرشِ الٰہی کے نیچے اپنے چہرے کو رکھیں گے اور حکمِ ربی کا انتظار کریں گے۔ انہیں کہا جائے گا: اے ملک الموت! وہ عرض کریں گے: اے میرے رب میں حاضر۔ ارشاد ہوگا: میرے بندوں کی روحیں قبض کرو۔ وہ اپنا دایاں ہاتھ عرش کے نیچے سے دراز کریں گے اور بایاں ہاتھ تحت الثریٰ سے تو ساری روحوں کو یک مشت قبض کر لیں گے سو ہر مقرب فرشتہ، جن اور انسان اللہ عزوجل کے اذن سے فوت ہو کر گر پڑے گا)۔ (فضائلِ بیت المقدس للمقدسی: ص 147۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی رہائش گاہ بیت المقدس ہے:

امام ابوعبداللہ محمد بن محمود ابن نجار بغدادی (ت: 643ھ) رقمطراز ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَسْكَنُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْتُ الْمَقْدَسِ فِيْمَا بَيْنَ بَابِ الرَّحْمَةِ اِلَى الْاَسْبَاطِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فِيْ خَمْسَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ مَسْجِدُ الْمَدِيْنَةِ وَ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَ مَسْجِدُ قُبَاءَ وَ يُصَلِّيْ كُلَّ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فِيْ مَسْجِدِ الطُّوْرِ وَ يَأْكُلُ كُلَّ جُمُعَةٍ اَكْلَتَيْنِ مِنْ كَمْأَةٍ وَ كَرَفْسٍ وَ يَشْرَبُ مَرَّةً مِنْ زَمْزَمَ وَ مَرَّةً مِنْ جُبِّ سُلَيْمَانَ الَّذِيْ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَ يَغْتَسِلُ مِنْ عَيْنِ سُلْوَانَ

(ترجمہ:) ”حضرت خضر علیہ السلام کی رہائش بیت المقدس شریف میں بابِ رحمت سے اسباط تک کے درمیان ہے وہ پانچ مساجد میں ہر جمعہ کو نماز ادا فرماتے ہیں: (1) مسجدِ حرام (2) مسجدِ نبوی شریف (3) مسجد بیت المقدس (مسجدِ اقصیٰ) (4) مسجدِ قباء (5) اور ہر جمعہ کی رات مسجدِ طور میں نماز پڑھتے ہیں، اور ہر جمعہ کو دو کھانے کھاتے ہیں ایک کماۃ سے اور دوسرا کرفس سے اور کبھی زم زم کا پانی پیتے ہیں اور کبھی

حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس کنویں شریف سے پانی پیتے ہیں جو بیت المقدس میں واقع ہے اور سلوان کے چشمہ سے غسل فرماتے ہیں''۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب:

(تاریخ وفضائل مدینہ طیبہ:ص165۔طبع مکتبہ کریمیہ k بلاک(99) جوہر ٹاؤن لاہور)

فضائلِ مسجدِ قباء

نوٹ: مسجدِ قباء کے درج ذیل فضائل بھی راقم الحروف کی اپنی مترجَم کتاب'' تاریخ وفضائل مدینہ طیبہ'' سے ماخوذ ہیں۔اور اس کا مکمل حوالہ ان فضائل کے آخر میں درج ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ دس سے زیادہ راتیں قبیلہ بنوعمرو بن عوف میں ٹھہرے رہے اور اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقوٰی پر رکھی گئی اور اس میں نماز پڑھائی ، پھر مدینہ طیبہ کی طرف تشریف لے گئے۔(صحیح البخاری: رقم3906)

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اہلِ قبا سے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَدْ اَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَیْکُمْ فِی الطُّھُوْرِ قَالَ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَھَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ مَا ھٰذَا الطُّھُوْرُ؟

(ترجمہ)'' بے شک اللہ رب العزت نے طہارت کے سلسلہ میں تمہاری بہت تعریف کی ہے چنانچہ اس نے فرمایا (اہلِ قباء) میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو پسند کرتے ہیں کہ وہ خوب پاک صاف رہیں اور اللہ تعالٰی خوب پاک صاف رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔تمہاری یہ کون

سی طہارت بیان کی ہے؟"

وہ کہنے لگے: ہمیں مزید تو پتا نہیں ہے البتہ ہمارے کچھ یہودی پڑوسی ہیں اور وہ پیشاب کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرتے ہیں، سو ہم بھی ان کو دیکھ کر ایسا ہی کرتے ہیں۔ (مسند امام احمد: ج3 ص422۔ تفسیر الطبری: رقم 17245)

مسجدِ قباء شریف کی زیارت کا معمول مبارک:

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَزُوْرُ قُبَآءَ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا

(صحیح البخاری: رقم 1191۔ صحیح مسلم: رقم 1399۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ قباء شریف تشریف لے جاتے تھے، کبھی سواری پر سوار ہو کر کبھی پیدل"۔

اور صحیح مسلم میں ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ہفتہ کو قباء شریف تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے خود سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ہفتہ کو قباء شریف تشریف لے جاتے ہوئے دیکھا۔ (صحیح البخاری: رقم 7326۔ صحیح مسلم: رقم 1399۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان) (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج5 ص248۔ دار النوادر بیروت)

حضور رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس سے مسجدِ قباء کی تعمیر

حضرت ابو غزیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر پیر اور جمعرات کے دن قباء تشریف لے جاتے تھے، ایک دن قباء تشریف لائے اور وہاں اہلِ قباء میں سے کسی کو بھی نہ پایا، تو فرمانے لگے:

اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ مل کر اپنے پیٹ پر پتھر اٹھا اٹھا کر مسجد کی تعمیر کے لئے لاتے

تھے۔اور رسول ﷺ اپنے دستِ اقدس سے اس کی تعمیر فرماتے اور حضرت جبریل علیہ السلام اس کا قبلہ درست فرماتے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بِاللّٰہِ لَوْ کَانَ مَسْجِدُ نَا ھٰذَا بِطَرْفٍ مِّنَ الْاَطْرَافِ لِضَرَبْنَا اِلَیْہِ اَکْبَادَ الْاِبِلِ (تاریخ الکبیر للبخاری: ج1 ص401) (مسند البزار: رقم 303)

(ترجمہ:) ''اللہ کی قسم! اگر ہماری یہ مسجد (مسجدِ قباء شریف) اطراف دنیا کے جس کونے میں بھی ہوتی تو ہم اس تک پہنچے کے لئے طویل ترین سفر کرنے بھی نہ گھبراتے''۔

امام بخاری رحمہ اللہ صحیح بخاری میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجدِ قباء شریف میں مہاجرین سابقین اصحابِ رسول ﷺ کی اما مت کراتے تھے اور ان میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بھی ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری: رقم 7175۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

مسجدِ قباء میں دو رکعتیں عمرہ کے برابر ہیں:

حضرت ابو امامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَجَاءَ مَسْجِدَ قُبَاءَ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ کَانَ لَہٗ اَجْرُ عُمْرَۃٍ

(المستدرک للحاکم: ج3 ص12، طبع حلب) (سنن ابن ماجہ: رقم 1412۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(ترجمہ:) ''جو شخص اچھی طرح کامل طریقہ سے وضو کر کے مسجد قباء شریف آکر اس میں دو رکعت ادا کرے گا اس کو ایک پورے عمرہ کا ثواب ملے گا''۔

مسجدِ قباء میں دو رکعت نماز کا ثواب دو مرتبہ بیت المقدس کی طرف جانے سے بہتر ہے:

حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والدِ گرامی سے روایت کرتی ہیں انہوں نے فرمایا:

وَاللّٰہِ لَاَنْ اُصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ رَکْعَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اٰتِیَ اِلٰی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ مَرَّتَیْنِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْہِ لَضَرَبُوْا اِلَیْہِ اَکْبَادَ الْاِبِلِ (المستدرک للحاکم: ج3 ص12، طبع حلب) (فتح الباری شرح صحیح بخاری: ج3 ص69۔ طبع دار المعرفۃ بیروت)

(ترجمہ:) ''اللہ کی قسم! میں مسجدِ قباء شریف میں دو رکعت پڑھ لوں میرے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ میں دو مرتبہ بیت المقدس کی طرف سفر کروں اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ مسجدِ قباء شریف کتنی فضیلت والی ہے تو وہ دور دراز سے اس تک پہنچے کے لئے سفر کریں''۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد قباء شریف میں ان تینوں ستونوں کی طرف چہرہ مبارک کر کے نماز پڑھی ہے جو صحن میں ہیں۔ (اخبار المدینۃ لابن شبہ: ج1 ص51۔ طبع دار الفکر بیروت)

تنبیہ: مساجد اربعہ کے فضائل ذکر کرنے کے بعد اب ہم پھر ان مسائل وفضائل کی طرف عود کر رہے ہیں جن کو حضرت مصنف قدس سرہ العزیز نے ذکر نہیں فرمایا۔

تو سنیئے!

مساجد میں زیادہ وقت گزارنا باعثِ اجر وثواب ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 4: مساجد میں بیٹھنا اور مساجد کو لازم کرنا مستحب ہے، کیونکہ اس میں بُقعۂ مسجد کا احیاء ہے۔ نیز اس طرح نماز کا انتظار اور نماز کی ادائیگی اپنے اوقات میں

اکمل احوال پر ہو سکتی ہے۔

امام ابن ابی شیبہ حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

لِيَكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَسَاجِدُ بُيُوْتُ الْمُتَّقِيْنَ فَمَنْ يَّكُنِ الْمَسْجِدُ بَيْتَهٗ يَضْمَنُ اللّٰهُ لَهُ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ وَالْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ

(ترجمہ:) ''مسجد تمہارا گھر ہونا چاہئے، کیونکہ میں نے سیدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مساجد متقین کا گھر ہیں، پس مسجد جس کا گھر ہوگا اللہ عزوجل اس کے لئے رحمت اور جنت کی طرف پُل صراط پر عبور کا ضامن ہوگا''۔

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار فرمائے گا جب بھی وہ صبح یا شام کے وقت مسجد جائے گا''۔ (صحیح البخاری: رقم 662)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بندگانِ خدا میں سے مساجد کے زائرین کے لئے جلساء اوتاد ہیں (اس سے مراد ملائکہ ہیں) پس جب ملائکہ مسجد میں ان کو موجود نہیں پاتے تو ان کے بارے میں پوچھتے ہیں پھر اگر مریض ہوں تو ان کی عیادت کے لئے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں۔ امام اعمش حضرت عبدالرحمٰن بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ہم آپس میں یہ بیان کرتے تھے کہ مسجد شیطان سے محفوظ

ہونے کا مضبوط ترین قلعہ ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مساجد روئے زمین پر اللہ کے گھر ہیں اور مزور (جس کی زیارت کی جائے) پر حق ہے کہ وہ زائر کی عزت و تکریم کرے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود فزاری حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: جو شخص بھی صبح کے وقت خیر سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد کی طرف جاتا ہے اس کے لئے اس مجاہد کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے جو غنیمت ہی لے کر لوٹتا ہے"۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص305۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

مسجد کو خوشبو لگانا مستحسن ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

مسئلہ نمبر 30: مسجد کو عود سوز کے ساتھ دھونی دینا مستحب ہے۔

حضرت عبداللہ بن محمد المجمر رضی اللہ اس وقت مسجد کو خوشبو کی دھونی دیتے تھے جب حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز ہوتے تھے۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے مسجد کو دھونی دینے کو ناپسند کیا ہے اور بعض سلف صالحین نے زعفران اور خوشبو کے ساتھ مساجد کو خلوق (ایک قسم کی عمدہ خوشبو) لگانے کو مستحب قرار دیا ہے۔ نیز مروی ہے کہ خود سردارِ دو عالم ﷺ بنفس نفیس مسجد کو خوشبو لگاتے تھے۔

امام شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد کو خوشبو لگانا سنت ہے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب کعبہ معظّمہ کی تعمیر کی تو اس کی دیواروں کو کستوری کا طلا (لیپ) کیا۔ (اعلام الساجد باحکام المساجد: ص338۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

تنبیہ: اس مقام پر دو باتیں ہم بھی عرض کرنا چاہتے ہیں جن کا تعلق امام زرکشی

رحمہ اللہ کی درج بالا گفتگو سے ہے۔

پہلی بات: امام ابوعبداللہ محمد بن محمود نجار بغدادی (ت: 643ھ) رقمطراز ہیں:

مسجدِ نبوی شریف میں خوشبو کی دھونی دینے کا بیان:

اہلِ سیر نے ذکر کیا ہے کہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ لکڑی کا ایک بہت بڑا برتن لے کر آئے۔ سو آپ نے فرمایا:

اس لکڑی سے مسجد شریف کو دھونی دے دو تاکہ سارے مسلمان اس سے محظوظ ہوں۔ پس آج تک یہ سنت چلی آ رہی ہے ہر سال لکڑی کے ایک بہت بڑے برتن کی مانند سفط لایا جاتا ہے اور پھر جمعرات اور جمعہ کے دن منبر شریف کے پاس اس سے مسجد کو دھونی دی جاتی ہے، بالخصوص جمعہ کے دن امام کے پیچھے سے دھونی دی جاتی ہے جب وہ خطبہ دینے کے لئے منبر پر بیٹھے۔

علماء سیر نے کہا:

ایک دفعہ ملک شام سے حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس چاندی کا ایک عودسوز لایا گیا جس میں (غیر جاندار چیزوں کی) تصویریں بنی ہوئی تھیں، پھر اس سے مسجد کو دھونی دی جاتی اور پھر اسے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا جاتا۔ بعدازاں جب ابراہیم بن یحییٰ بن محمد مدینہ طیبہ کے بطور والی بن کر آئے تو انہوں نے اس عودسوز میں ردوبدل کر کے اسے ڈھال کر (کیونکہ وہ چاندی کا تھا) سادہ بنا دیا گیا۔

(مجمع الزوائد: ج2 ص11۔ طبع دارالفکر بیروت)

اور یہ آج (امام ابن نجار رحمہ اللہ کے دور) تک موجود ہے اور اس پر نقش و نگار بنی ہوئی ہے۔

مسجدِ نبوی شریف میں تخلیق (خوشبو لگانے) کا بیان:

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ نے مسجد میں تھوک دیا، پھر اس پر نہایت غمزدہ ہوئے، آپ سے آپ کی بیوی صاحبہ نے پوچھا: کیا وجہ ہے آپ غمگین اور پریشان نظر آ رہے ہیں؟ فرمایا کوئی ایسی بات نہیں، لیکن میں نے دورانِ نماز

قبلہ کی جانب تھوک دیا تھا پھر میں نے اس دیوار کو دھو کر اس پر خوشبو لگائی۔

سو حضرت عثمان بن معظون رضی اللہ عنہ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے مسجد کی قبلہ سمت دیوار پر خوشبو لگائی۔ (اخبار المدینہ لعمر بن شبہ: ج1 ص28 طبع دار الفکر بیروت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص نے مسجد کی دیوار پر خوشبو لگائی وہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ تھے۔

پھر جب موسیٰ اور ہارون کی والدہ ''خیزران'' نے 170ھ میں حج کیا تو اس نے حکم دیا کہ مسجد نبوی شریف کی ساری دیواروں کو خوشبو مل دی جائے، سو اس کی باندی اور خزانچی مؤنسہ نامی عورت نے مسجد کی ساری دیواروں پر خوشبو لگا دی حتی کہ حجرہ مبارکہ کی بھی ساری دیواروں کو خوشبو لگا دی گئی۔

(تاریخ وفضائل مدینہ طیبہ: ص167۔ طبع: مکتبہ کریمیہ جوہر ٹاؤن لاہور)

دوسری بات: امام زرکشی رحمہ اللہ کی درج بالا عبارت میں ایک راوی ''عبداللہ بن مجمر'' کا نام آیا ہے۔ ان کا صحیح نام ''عبداللہ المجمر'' ہے۔

ان کو مجمر کیوں کہتے ہیں؟

امام حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ (ت: 360ھ) رقمطراز ہیں:

وَاِنَّمَا سُمِّیَ الْمُجَمِّرَ لِاَنَّہٗ کَانَ یُجَمِّرُ قَبْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ مِنْ مَوَالِیْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

(المعجم لاوسط للطبرانی: ج3 ص386 (4905)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''ان کو ''مجمر'' اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی قبر اقدس کو خوشبو لگاتے تھے اور یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے ہیں''۔

تنبیہ: یہ دو اہم نوٹ ہم نے کیوں دیئے ہیں؟ عقل مند غور و فکر کرنے کے بعد خوب معلوم کر لے گا۔

مسجد کے پاس سے گزرنے والا شخص کیا عمل کرے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

امام قاضی اسماعیل رحمہ اللہ نے "کتاب الصلاۃ علی النبی ﷺ" میں اپنی سند کے ساتھ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا کہ:

اِذَا مَرَرْتُمْ بِالْمَسَاجِدِ فَصَلُّوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ

(ترجمہ:) "جب مساجد کے پاس سے تمہارا گزر ہو تو تم سیدنا رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھو"۔

شیخ امام مزنی رحمہ اللہ نے کہا: جو شخص مسجد کے دروازہ کے پاس پہنچے تو حضور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص348۔ طبع وزارۃ اوقاف جمہوریہ مصر)

مسجد میں داخل ہونے والا شخص اعتکاف کی نیت بھی کرلے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

مسجد میں داخل ہونے والے شخص کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب وہ مسجد میں بیٹھے تو اعتکاف کی نیت کرے، خواہ زیادہ دیر کے لئے بیٹھے یا تھوڑی دیر کے لئے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے "البیان" میں فرمایا: مسجد کے اس ادب (یعنی نفلی اعتکاف) کا اہتمام کرنا چاہئے اور لوگوں میں اس کا ذکر عام کرنا چاہئے اور چھوٹوں اور بڑوں کو اس کی معرفت ہونی چاہئے، کیونکہ اس ادب سے بہت سارے لوگ غافل ہیں۔

نیز امام نووی رحمہ اللہ "کتاب الاذکار" میں فرماتے ہیں:

مسجد کے پاس سے گزرنے والے کو بھی اعتکاف کی نیت کر لینا چاہئے، کیونکہ ہمارے بعض اصحاب نے کہا: مسجد میں داخل ہو کر گزرنے والے کا اعتکاف صحیح ہے۔

لیکن افضل یہ ہے کہ وہ تھوڑی دیر (ایک لحظہ) مسجد میں ٹھہر کر پھر گزر جائے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص349۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

سفر سے واپس اپنے گھر آنے والا شخص پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

سفر سے واپس آنے والے شخص کے لئے واپس آتے ہی سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔

یاد رہے! یہ نماز سفر سے واپسی کی وجہ سے مقصودہ ہے، تحیۃ المسجد نہیں ہے۔

اور اس مسئلہ میں احادیث طیبہ بھی وارد ہیں۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 350۔ طبع وزارۃِ اوقاف جمہوریہ مصر)

فائدہ: درج بالا گفتگو میں جن احادیث طیبہ کی طرف امام زرکشی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے ان میں سے ایک حدیثِ مبارک ملاحظہ فرمائیں:

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد تشریف لے جاتے اور مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے''۔ (صحیح البخاری: رقم 3088۔ صحیح مسلم: رقم 716)

اذان کے بعد بلا وجہ مسجد سے نکلنا مکروہ ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

بعد از اذان بلا ضرورت مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔ ہاں کوئی ضرورت ہو مثلاً وضو ٹوٹ جائے، یا قافلہ کے ساتھیوں سے منقطع ہونے کا خدشہ ہو، یا کسی دوسری مسجد میں نماز ادا کرنی ہو پھر بعد از اذان مسجد سے نکلنا جائز ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت سلیم بن اسود ابو الشعثاء رحمہ اللہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: ہم مسجد میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، جب مؤذن نے عصر کی اذان دی تو ایک شخص مسجد سے باہر چلا گیا، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً اس شخص نے حضرت ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 351۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

نیز دیکھئے: (صحیح مسلم: رقم: 1489۔ سنن ابو داؤد: رقم: 536)

مسجد میں عقدِ نکاح کرنا مستحب ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

يَسْتَحِبُّ عَقْدُ النِّكَاحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَهُ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ الصَّلَاحِ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ اَعْلِنُوا النِّكَاحَ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 360۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

(ترجمہ:) "امام ابو عمرو بن الصلاح رحمہ اللہ نے فرمایا: مسجد میں عقدِ نکاح مستحب ہے اور انہوں نے اس حدیثِ مبارک سے استدلال کیا کہ "مسجد میں نکاح کا اعلان کرو" اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا"۔

نیز دیکھئے: (جامع الترمذی: رقم: 1114۔ طبع مؤسسۃ رسالہ بیروت)

جامع مسجد میں منبر رکھنا مستحب ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

خطبہ دینے کے لئے مسجد میں منبر رکھنا مستحب ہے۔

صحیح البخاری میں ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کھجور کے ایک تنے کے ساتھ حضور سید عالم ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پس جب منبر رکھا گیا تو ہم نے اس تنے سے اونٹنی کے چھوٹے بچے کی آواز کی طرح آواز سنی، حتیٰ کہ آپ ﷺ منبر سے اتر آئے اور اس پر دستِ مبارک رکھا۔

(صحیح البخاری: رقم: 918۔ طبع مؤسسۃ رسالہ بیروت)

اور سنن ابو داود میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سیدنا رسول اللہ ﷺ نے اپنے جسمِ انور میں بظاہر ضعف محسوس فرمایا تو حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کے لئے منبر بنوا

دوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا : جی ہاں ۔ تو انہوں نے دو سیڑھیوں والا منبر تیار کروا دیا۔ (سنن ابوداؤد: رقم: 1081 ۔ طبع مؤسسۃ رسالہ بیروت) (اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 373 ۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

جامع مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی (ت: 794ھ) رقمطراز ہیں:

جامع مسجد میں نماز ادا کرنا چھوٹی مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیونکہ جامع مسجد میں جماعت کثرت سے ہوگی۔

چنانچہ ''المعجم الاوسط'' میں امام طبرانی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جامع مسجد میں نماز ادا کرنا، فرض نماز حجِ مبرور کے برابر ہے اور نفل نماز حجِ مقبول کے برابر ہے اور جامع مسجد میں ایک نماز دوسری مساجد میں پانچ سو نمازوں پر فضیلت رکھتی ہے۔ (اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 376 ۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

مساجد میں غیر متعلقہ اور غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کرنے کا حکم:

مثلاً: دنیاوی گفتگو سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس بارے میں شریعت مطہرہ میں وعید وارد ہے۔

ملاحظہ فرمایئے:

سیدنا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد اقدس ہے:

اَلْحَدِیْثُ فِی الْمَسْجِدِ یَأْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَأْکُلُ الْبَهِیْمَةُ الْحَشِیْشَ (احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216 ۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''مسجد میں دنیاوی گفتگو نیکیوں کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے چوپایہ گھاس کو کھاتا ہے''۔

حضرت خلف بن ایوب رحمہ اللہ کا مسجد میں عمل:

حضرت خلف بن ایوب رحمہ اللہ اپنی مسجد میں بیٹھے تھے آپ کا غلام آپ کے پاس کسی شی کے متعلق پوچھنے آیا آپ اٹھ کر مسجد سے باہر چلے گئے اور اس کی بات کا جواب دیا۔ اس بارے میں آپ سے کہا گیا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا:

مَا تَكَلَّمْتُ فِي الْمَسْجِدِ بِكَلَامِ الدُّنْيَا مُنْذُ كَذَا وَ كَذَا

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج12 ص246۔ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) ''بہت زیادہ عرصہ ہو گیا ہے میں نے کبھی مسجد میں دنیاوی بات نہیں کی''۔

صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام رحمہ اللہ (ت: 861ھ) کا قول:

امام کمال الدین ابن ھمام رحمہ اللہ (ت: 861ھ) فرماتے ہیں:

اَلْكَلَامُ الْمُبَاحُ فِيهِ مَكْرُوهٌ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ

(فتح القدیر شرح الھدایۃ: ج1 ص435۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) مسجد میں مباح کلام بھی مکروہ ہے اور نیکیوں کو کھا جاتا ہے''۔

نیز ''البریقۃ المحمودیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ'' میں ہے:

رُوِيَ اَنَّ مَسْجِداً مِنَ الْمَسَاجِدِ اِرْتَفَعَ اِلَى السَّمَآءِ شَاكِياً مِنْ اَهْلِهِ يَتَكَلَّمُوْنَ فِيهِ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فَاسْتَقْبَلَهُ الْمَلٰئِكَةُ وَقَالُوْا بُعِثْنَا بِهَلَاكِهِمْ (البریقۃ المحمودیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ: ج4 ص294۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

(ترجمہ:) ''مروی ہے کہ روئے زمین کی مساجد میں سے ایک مسجد آسمان کی طرف بلند ہو گئی اور اپنے اندر دنیاوی گفتگو کرنے والے لوگوں کی شکایت لے گئی راستہ میں فرشتے اس کو ملے اور فرشتوں نے کہا ہمیں ان کو ہلاک کرنے کے لئے بھیج دیا گیا ہے''۔

علماء کی ایک جماعت کا قول:

مَنْ تَکَلَّمَ فِی الْمَسَاجِدِ بِکَلَامِ الدُّنْیَا اَحْبَطَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَمَلَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

(البریقۃ المحمودیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ: ج 4 ص 295۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

(ترجمہ:) ''جو شخص مسجد میں دنیاوی گفتگو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے عمل ضائع فرمادے گا''۔

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے لوگوں کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت:

امام ابوسعید محمد بن مصطفیٰ الخادمی (ت: 1176ھ) لکھتے ہیں:

رُوِیَ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ یَشْکُوْنَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ نَتْنِ فَمِ الْمُغْتَابِیْنَ وَالْقَائِلِیْنَ فِی الْمَسَاجِدِ بِکَلَامِ الدُّنْیَا

(البریقۃ المحمودیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ: ج 4 ص 294۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

(ترجمہ:) ''مروی ہے کہ جو لوگ مساجد میں لوگوں کی غیبت کرتے ہیں اور دنیاوی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے نہایت بدبو نکلتی ہے جس کی وجہ سے فرشتے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ان کی شکایت کرتے ہیں''۔

مسجد میں دنیاوی گفتگو سے تیس سال کے عمل کا ضیاع:

امام شیخ اسماعیل حقی رحمہ اللہ (ت: 1137ھ) رقمطراز ہیں:

وَیُقَالُ حَدِیْثُ الدُّنْیَا فِی الْمَسْجِدِ وَفِیْ مَجْلِسِ الْعِلْمِ وَ عِنْدَ الْمَیِّتِ وَ فِی الْمَقَابِرِ وَ عِنْدَ الْاَذَانِ وَ عِنْدَ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ یَحْبَطُ ثَوَابَ عَمَلِ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً (روح البیان: ج 3 ص 511۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''کہا جاتا ہے: مسجد میں، مجلسِ علم میں، میت کے پاس، قبرستان میں، اذان کے وقت اور قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت دنیاوی گفتگو تیس

سال کے اعمال کا ثواب اکارت (ضائع) کردیتی ہے"۔

نیز حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ بُیُوْتِیْ فِیْ اَرْضِیْ اَلْمَسَاجِدُ وَاِنَّ زُوَّارِیْ فِیْهَا عُمَّارُهَا فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ تَطَهَّرَ فِیْ بَیْتِهٖ ثُمَّ زَارَنِیْ فِیْ بَیْتِیْ فَحَقٌّ عَلَی الْمَزُوْرِ اَنْ یُّکْرِمَ زَائِرَهٗ (روح البیان: ج3 ص511۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "بلاشبہ زمین پر میرے گھر مساجد ہیں اور ان کو آباد کرنے والے میرے زائرین ہیں، تو خوشخبری ہے ایسے بندے کے لئے جس نے اپنے گھر میں اچھی طرح طہارت کی پھر میری زیارت کے لئے میرے گھر میں آیا، پس میزبان پر لازم ہے کہ وہ اپنے زائر کی تکریم کرے"۔

نوٹ: اس حدیثِ مبارک کے بعض الفاظ آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں۔
نیز کچھ الفاظ شیخ الاسلام امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے بھی ذکر فرمائے ہیں۔
دیکھئے: (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر: ص137 (2258)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسجد میں شور و شغب کرنا اور بلند آواز سے ہنسنا منع ہے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلَا اِنَّ کُلَّکُمْ مُنَاجٍ رَبَّهٗ فَلَا یُؤْذِیَنَّ بَعْضُکُمْ بَعْضًا وَلَا یَرْفَعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْقِرَاءَةِ (سنن ابو داود: رقم 1332)

(ترجمہ:) "خبردار! تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے مناجات کرنے والا ہے، سو تمہارے بعض دوسروں کو اذیت نہ پہنچائیں اور نہ قراءت میں تمہارے بعض دوسروں پر بلند آواز کریں"۔

تنبیہِ فاروقی: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے

ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا ایک شخص نے مجھے کنکر مارا میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے مجھے فرمایا: جاؤ ان دونوں کو بلا کر لے آؤ، میں ان کو لے کر آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا اہلِ طائف سے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اہلِ مدینہ کے ہوتے تو میں تمہیں دردناک سزا دیتا، تم سیدنا رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (صحیح البخاری: رقم 470)

فائدہ: مسجد میں آنے والے مسلمان کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ مسجد میں اپنی آواز پست رکھے، حتیٰ کہ قرآنِ مجید کی قراءت اور ذکرِ الٰہی میں بھی آواز پست رکھے تا کہ نمازیوں کو تکلیف وتشویش نہ ہو۔ نیز مسجد میں آنے والے ہر شخص کو چاہئے کہ مسجد میں سکون اور وقار کے ساتھ حاضر ہو اور ہر حال میں مسجد کے تقدس کا خیال رکھے۔ نیز مسجد میں بلند آواز سے قہقہہ بھی نہ لگائے۔ اسی طرح مسجد میں درس دینے والے یا وعظ ونصیحت کرنے والے عالم اور مبلغ پر لازم ہے کہ وہ بلند آواز سے گفتگو کرنے سے احتراز کرے۔ اس سلسلہ میں ایک نہایت اہم حدیثِ مبارک بھی ملاحظہ فرمائیں!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلضِّحْكُ فِي الْمَسْجِدِ ظُلْمَةٌ فِي الْقَبَرِ

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر، رقم: 5231، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

(ترجمہ:) ''مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے''۔ وباللہ التوفیق!

مسجد میں خرید وفروخت کرنا اور گمشدہ چیز تلاش کرنا ممنوع ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا (صحیح مسلم: رقم 568۔ طبع دار طیبہ ریاض سعودی عرب)

(ترجمہ:) ''جو شخص مسجد میں کسی شخص سے گمشدہ چیز کا اعلان کرتا ہوا سنے، تو اسے چاہئے کہ وہ اسے کہے: اللہ تمہاری گمشدہ چیز تمہیں نہ لوٹائے۔ کیونکہ مساجد اس کے لئے (گمشدہ چیز کے اعلان کے لئے) نہیں بنائی گئیں۔

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا رَاَیْتُمْ مَّنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِیْ الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَّنْ یَّنْشُدُ ضَالَّۃً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ

(صحیح مسلم: ج2 ص331۔ طبع دارِ طیبہ ریاض سعودی عرب)

(ترجمہ:) ''جب تم کسی شخص کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھ لو تو اسے کہو: اللہ عز و جل تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم مسجد میں کسی شخص کو گمشدہ چیز تلاش کرتے ہوئے دیکھو تو اسے کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری گمشدہ چیز تمہیں واپس نہ کرے''۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، بعد از فراغتِ نماز ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: میرا سرخ اُونٹ کون لے گیا؟ تو سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا وَجَدْتَّ اِنَّمَا بُنِیَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِیَتْ لَہٗ

(صحیح مسلم: رقم 569۔ طبع دارِ طیبہ ریاض سعودی عرب)

(ترجمہ:) ''تمہیں نہ ملے، مساجد تو صرف انہیں کاموں کے لئے ہیں جن کے لئے انہیں بنایا گیا ہے (یعنی نماز، قراءتِ قرآنِ مجید، ذکر الٰہی وغیرہ)''۔

تنبیہ: یہ احادیثِ مبارکہ مسجد میں بیع و شراء اور اشیاءِ مفقودہ کے اعلان کی ممانعت پر صریحاً دلالت کر رہی ہیں۔

لہٰذا مساجد میں ہر قسم کے اعلان ممنوع ہیں بالخصوص اوقاتِ نماز میں تاکہ نمازیوں کی نماز میں خلل نہ آئے، یا ان کے خشوع وخضوع میں رکاوٹ حائل نہ ہو اور اہلِ ایمان سکون و وقار اور مکمل خشوع وخضوع اور خشیت کے ساتھ اپنی عبادات کو ادا کرسکیں۔

صبح کی نماز کے بعد مسجد میں اپنی جگہ بیٹھے رہنے کی فضیلت:

حضرت سماک بن حرب کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے تھے؟ تو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بہت دفعہ۔ پھر کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جگہ نمازِ صبح پڑھتے تھے طلوعِ آفتاب تک اس جگہ سے نہیں اٹھتے تھے، پس جب سورج طلوع ہوجاتا آپ اس جگہ سے اٹھتے اس حال میں کہ لوگ (صحابہ کرام) آپس میں باتیں کرتے اور زمانہ جاہلیت کا تذکرہ کرتے اور ہنستے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مسکراتے تھے۔

(صحیح مسلم: رقم 670۔ طبع دارِطیبہ ریاض سعودی عرب)

مسلمانوں کی جماعت، عوام اور مساجد کو لازم پکڑنے کا حکم:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ

(مسند امام احمد بن حنبل: ج36 ص358 (22029)۔ طبع الرسالۃ العالمیۃ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ”بے شک شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا ریوڑ سے دور اور الگ تھلگ ہونے والی بکری کو پکڑ جاتا ہے۔ لہذا تم گھاٹیوں سے بچو اور جماعت، عوام اور مسجد کو لازم پکڑو“۔

نوٹ: ”مسند امام احمد“ کے محقق شیخ شعیب ارناؤط نے کہا ہے: اس حدیث کی

سند حسن ہے اور اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل: ج36 ص358 (22029)۔طبع الرسالۃ العالمیۃ بیروت لبنان)

مساجد کو آباد کرنے والے ہی در حقیقت اہلُ اللہ ہیں:

امام عبدالرحمٰن بن حمید نے مسند میں اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا عُمَّارُ الْمَسَاجِدِ هُمْ اَهْلُ اللّٰهِ

(ترجمہ:) "بلا شبہ مساجد آباد کرنے والے ہی "اہلُ اللہ" ہیں"۔

(تفسیر ابن کثیر: ج2 ص376۔طبع میر محمد کتب خانہ کراچی)

مساجد آباد کرنے والوں کی برکت سے عذابِ الٰہی پھیر دیا جاتا ہے:

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ (ت: 774ھ) رقمطراز ہیں:

حافظ بہائی رحمہ اللہ نے "المستقصٰی" میں اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ اِنِّیْ لَاَهُمُّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ عَذَاباً فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی عُمَّارِ بُيُوْتِیْ وَ اِلَی الْمُتَحَابِّيْنَ فِیَّ وَ اِلَی الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ ذَالِكَ عَنْهُمْ

(تفسیر ابن کثیر: ج2 ص376۔طبع میر محمد کتب خانہ کراچی)

(ترجمہ:) "اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں پھر جب میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں جو میرے گھروں کو آباد رکھتے ہیں اور جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور جو سحری کے وقت (تہجد کے وقت) اٹھ کر مجھ سے استغفار کرتے ہیں تو ان سے عذاب کو دور کر دیتا ہوں"۔

مساجد کی ویرانی قیامت کی نشانی:

سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يُوْشِكُ اَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ (شعب الایمان للبیہقی: ج 2 ص 311) (مشکوۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح: ج 1 ص 482 رقم 276۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) ”عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن مجید کا محض رواج رہ جائے گا، لوگوں کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے بالکل خالی ہوں گی، ان کے علماء، آسمان کے نیچے بسنے والوں میں سب سے بدترین ہوں گے، ان ہی کے پاس سے فتنہ سر اٹھائے گا اور ان ہی میں لوٹ جائے گا“۔

مساجد کا نقش ونگار کرنا کیسا ہے؟:

اس سلسلہ میں ہم اولاً دو احادیثِ مبارکہ ذکر کریں گے، پھر حتی الامکان نہایت مختصر ان کی وضاحت پیش کریں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

(سنن ابوداود: رقم 449۔ سنن النسائی: رقم 689۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت) (سنن دارمی: رقم 1408۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(ترجمہ:) ”بلا شبہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد

بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ

(ترجمہ:) "مجھے مساجد کو نقش و نگار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى (سنن ابوداود: رقم 448۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت) (صحیح البخاری (تعلیقا) کتاب الصلاۃ باب بنیان المسجد، رقم الباب: 62)

(ترجمہ:) "تم لوگ ضرور اپنی مساجد کو یہود و نصاریٰ کی طرح خوب نقش و نگار کرو گے"۔

مساجد کو مزین کرنے اور انہیں سجانے اور نقش و نگار کرنے کے بارے میں اہلِ علم کی مختلف آراء ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ فخر و ریاء کاری کے طور پر ہو تو ممنوع اور مکروہ ہے، لیکن اگر نیت صحیحہ کے ساتھ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سیدی شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (ت: 1052ھ) رقمطراز ہیں:

و بعض متأخرین آن را تجویز کرده گفته اند که مردم خانه هامشیدو مزخرف و مطلامی سازند اگر مسجد ها بخشت و گل ساده بنا کنیم شاید که در نظر عوام خوار نماید و حقیر درآید

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ: ج1 ص355۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) "بعض اہلِ علم متاخرین نے اس کو (مسجد میں نقش و نگار کو) جائز قرار دیا ہے اور کہا کہ جب لوگ اپنے گھروں کو بلند، مزین اور منقش کرتے

ہیں اگر مساجد کو سادہ اینٹ اور مٹی سے بنائیں تو شاید عوام کی نظر میں مساجد کی قدر و منزلت گر جائے گی اور وہ لوگوں کو حقیر دکھائی دیں گی"۔

امام احمد رضا قادری حنفی رحمہ اللہ (ت: 1340ھ) رقمطراز ہیں:

مگر تغیر زمانہ سے جبکہ قلوب عوام تعظیم باطن پر تنبہ کے لئے تعظیم ظاہر کے محتاج ہو گئے۔ اس قسم کے امور علماء و عامۃ المسلمین نے مستحسن رکھے۔ اسی قبیل سے ہے قرآنِ عظیم پر سونا چڑھانا کہ صدرِ اوّل میں نہ تھا اور اب بہ نیت تعظیم و احترام قران مجید مستحب ہے۔ یوں ہی مسجد میں گچکاری اور سونے کا کام۔

تبیین الحقائق میں ہے:

لَا یُکْرَہُ نَقْشُ الْمَسْجِدِ بِالْجَصِّ وَ مَاءِ الذَّھَبِ

(ترجمہ:) "قلعی اور سونے کے ساتھ مسجد کو منقش کرنا مکروہ نہیں ہے"۔

(فتاوی رضویہ: ج16 ص293۔ طبع رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

مساجد کو کنگرہ دار بنانا منع ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ وَاتَّخِذُوھَا جُمًّا

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص111 (60) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "مساجد تعمیر کرو اور ان کو بے کنگرہ (برج) رکھو"۔

یاد رکھئے! امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (ت: 911ھ) نے اس حدیث کی سند کو حسن لکھا ہے۔ دیکھئے: (الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص111 (60) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اور دوسری حدیث میں فرمایا جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

اِبْنُوا الْمَسَاجِدَ جُمًّا وَ ابْنُوا مَدَائِنَکُمْ مُشَرَّفَةً

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص111 (61) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:)''اپنی مساجد کو بے کنگرہ بناؤ اور اپنے شہروں کو کنگرہ دار بناؤ''۔

فائدہ: مساجد کو کنگرہ دار بنانے کی ممانعت اور شہروں کو کنگرہ دار بنانے کی اجازت میں فرق بیان کرتے ہوئے امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت:1031ھ) لکھتے ہیں:

وذالك لان الزينة انما تليق بالمدن دون المساجد التي هي بيوت الله تعالىٰ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص111 (61) دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:)''اور یہ اس لئے ہے کیونکہ زینت شہروں کے مناسب تو ہے مگر مساجد جو اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں ان میں مناسب نہیں ہے''۔

مسجد میں روشنی کرنے کا ثواب:

امام رازی رحمہ اللہ نے ''الترغیب'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اَسْرَجَ فِیْ مَسْجِدٍ سِرَاجاً لَمْ تَزِلِ الْمَلٰئِکَةُ وَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ مَا دَامَ فِیْ ذَالِكَ الْمَسْجِدِ ضَوْءُهٗ

(الدر المنثور للسیوطی: ج4 ص144۔ طبع دار الفکر بیروت)

(ترجمہ:)''جو شخص کسی مسجد میں چراغ روشن کرے گا تو جب تک اس چراغ کی روشنی اس مسجد میں ہوگی فرشتے اور حاملینِ عرش اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے''۔

امام طبرانی رحمہ اللہ ''مسند الشامیین'' میں سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ عَلَّقَ قَنْدِیْلاً فِیْ مَسْجِدٍ صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ مَا دَامَ ذَالِكَ الْقَنْدِیْلُ یَقِدُ

(الدر المنثور للسیوطی: ج4 ص143۔ طبع دار الفکر بیروت)

(ترجمہ:)''جو شخص کسی مسجد میں قندیل لٹکائے گا تو جب تک وہ قندیل

روشن رہے گی فرشتے اس پر صلوٰۃ پڑھتے رہیں گے اور اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے"۔

مسجد کی فضیلت اور احکام کے متعلق اہلِ علم کے اقوال

چند اکابرین کے اقوال حسبِ ذیل ہیں:

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول:

اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ یَبْکِیْ عَلَیْهِ مُصَلَّاهُ مِنَ الْاَرْضِ وَ مَصْعَدُ عَمَلِهٖ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ قَرَأَ: فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِیْنَ

(احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) "جب بندہ فوت ہو جاتا ہے تو زمین والی اس کی جائے نماز (مسجد) اور آسمان پر اس کے اعمال چڑھنے والی جگہ اس پر گریہ زاری کرتے ہیں۔ پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک تلاوت کیا: ترجمہ :تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مہلت نہ دی گئی"۔

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا خوبصورت ارشاد:

نیز آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ خُیِّرْتُ بَیْنَ الْمَسْجِدِ وَالْجَنَّةِ لَاخْتَرْتُ الْمَسْجِدَ

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص406۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(ترجمہ:) "اگر مجھے مسجد اور جنت میں جانے کا اختیار دیا جائے تو میں مسجد جانے کو پسند کروں گا"۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تَبۡكِيۡ عَلَيۡهِ الۡاَرۡضُ اَرۡبَعِيۡنَ صَبَاحاً

(احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216 ۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''چالیس دن تک زمین اس شخص پر گریہ وزاری کرتی ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَامِنۡ بُقۡعَةٍ يُذۡكَرُاللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهَا بِصَلَاةٍ اَوۡ ذِكۡرٍ اِلَّا افۡتَخَرَتۡ عَلٰى مَا حَوۡلَهَا مِنَ الۡبِقَاعِ وَاسۡتَبۡشَرَتۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى مُنۡتَهَاهَا مِنۡ سَبۡعِ اَرۡضِيۡنَ وَمَا مِنۡ عَبۡدٍ يَقُوۡمُ يُصَلِّيۡ اِلَّا تَزَخۡرَفَتۡ لَهُ الۡاَرۡضُ

(احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216 ۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''زمین کے جس ٹکڑے پر نماز یا ذکرِ الٰہی کے ساتھ اللہ عزوجل کو یاد کیا جائے زمین کا وہ ٹکڑا اپنے اردگرد زمین کے دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے اور سات زمینوں میں جس جگہ اس ٹکڑے کی انتہا ہوتی ہے وہاں تک وہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ جھوم اٹھتے ہیں، اور جو بھی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کے لئے زمین مزین کردی جاتی ہے''۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ کا قول:

مَا مِنۡ عَبۡدٍ يَسۡجُدُ لِلّٰهِ سَجۡدَةً فِيۡ بُقۡعَةٍمِنۡ بِقَاعِ الۡاَرۡضِ اِلَّا شَهِدَتۡ لَهُ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ وَبَكَتۡ عَلَيۡهِ يَوۡمَ يَمُوۡتُ

(احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216 ۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''جو بندہ رضائے الٰہی کے لئے زمین کے جس ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے قیامت کے دن وہ ٹکڑا اس کے حق میں گواہی دے گا اور جس دن وہ فوت ہوتا ہے زمین کا وہ حصہ اس پر روتا ہے''۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ کا قول:

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْمَشْيَ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ مُوْجِبٌ لِلْجَنَّةِ

(احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''سلف صالحین کی یہ رائے تھی کہ اندھیری رات میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا موجبِ جنت ہے''۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کا قول:

مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ فَاِنَّمَا يُجَالِسُ رَبَّهٗ فَمَا حَقُّهٗ اَنْ يَّقُوْلَ اِلَّا خَيْرًا

(احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''مسجد میں بیٹھنے والا شخص بلا شبہ اپنے رب کے ساتھ بیٹھتا ہے تو ایسے شخص کو خیر کے سوا کچھ بھی کہنے کا حق نہیں ہے''۔

تابعی جلیل حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا قول:

يُوْتٰى بِالْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَمْثَالِ السُّفُنِ مُكَلَّلَةً بِالدُّرَرِ وَالْيَاقُوْتِ فَتَشْفَعُ لِاَهْلِهَا

(تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین: ص165۔ طبع دار الکتب العربی بیروت)

(ترجمہ:) ''بروزِ قیامت مساجد کو ہیرے اور یاقوت کا تاج پہنا کر کشتیوں کی مانند لایا جائے گا، پھر وہ اپنے آباد کاروں کی شفاعت کریں گے''۔

فقیہ شام امام اوزاعی رحمہ اللہ کا قول:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

پانچ چیزوں پر سیدنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پیروکاروں نے مواظبت فرمائی ہے:

لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ وَاتِّبَاعُ وَعِمَارَةُ الْمَسْجِدِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

(تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین ؑ: ص164۔ طبع دار الکتب العربی بیروت)

(ترجمہ:)"مسلمانوں کی جماعت کو لازم کرنا، سنت کی پیروی کرنا، مسجد کی آباد کاری کرنا، قراٰنِ مجید کی تلاوت کرنا اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا"۔

فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی حنفی رحمہ اللہ (ت:373ھ) کا قول:

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُصُوْنُ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثَةٌ اَلْمَسْجِدُ وَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ وَالْمُؤْمِنُ اِذَا كَانَ فِیْ وَاحِدٍ مِنْ ذَالِكَ فَهُوَ فِیْ حِصْنٍ مِنَ الشَّيْطَانِ

(تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین ؑ: ص164۔ طبع دار الکتب العربی بیروت)

(ترجمہ:)"مؤمن کے لئے شیطان کی حفاظت سے تین قلعے ہیں: مسجد، اللہ تعالیٰ کا ذکر، قراٰنِ مجید کی تلاوت، مؤمن جب ان میں سے کسی ایک میں مصروف ہوگا وہ شیطان سے حفاظت میں ہوگا"۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ (ت:505ھ) کا قول:

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے:

مَا مِنْ مَنْزِلٍ يَنْزِلُ فِيْهِ قَوْمٌ اِلَّا اَصْبَحَ ذَالِكَ الْمَنْزِلُ يُصَلِّیْ عَلَيْهِمْ اَوْ يَلْعَنُهُمْ (احیاء العلوم للغزالی: ج1 ص216۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:)"کوئی منزل ایسی نہیں ہے جس میں کوئی قوم اترے مگر وہ منزل ان پر رحمت نازل ہونے کی دعا کرتی ہے یا ان پر لعنت کرتی ہے"۔

صدر الشریعہ علامہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ کا قول:

"مباح باتیں بھی مسجد میں کرنے کی اجازت نہیں اور نہ آواز بلند کرنا جائز۔

(درمختار، صغیری) افسوس کہ اس زمانے میں مسجدوں کو لوگوں نے چوپال بنا رکھا ہے، یہاں تک کہ بعضوں کو مسجدوں میں گالیاں بکتے دیکھا جاتا ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ"۔ (بہارِ شریعت، ج1 ص251، طبع مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور)

عورتوں کو مسجد کی بجائے گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

خَیْرُ مَسَاجِدِ النساء قعر بیوتھن

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج3 ص131، طبع دار النوادر، بیروت)

(ترجمہ:) "عورتوں کی بہترین مسجد ان کے گھروں کی سب سے اندرونی جگہ ہے"۔

اس حدیث کی شرح میں امام محمد عبدالرؤف المناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"عورتوں کیلئے ہر حال میں گھر کے وسط میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، حتیٰ کہ فرض نماز بھی گھر ہی میں پڑھنا افضل ہے اور درج بالا حدیث کی سند درست ہے"۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر، ج3 ص426، طبع دار الحدیث، قاہرہ، مصر)

نیز آپ ﷺ کا ارشادِ اقدس ہے:

"عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور گھر کے اندر کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اس کا گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے"۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، رقم 5091، ص314، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلاةُ المرأة وحدها تفضل على صلاتها فى الجمع بخمس وعشرين درجة

(الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، رقم 5092، ص 314، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت)

(ترجمہ:) ''عورت کی تنہا نماز جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے پچیس درجہ افضل ہے''۔

نیز حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اُم حمید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:

یا رسول اللہ ﷺ انی احب الصلٰوة معك

(ترجمہ:) ''یا رسول اللہ! میں آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں''۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قد علمت انكِ تُحبين الصلاة معى، وصلاتك فى بيتك خير من صلاتك فى حجرتك، وصلاتك فى حجرتك خير من صلاتك فى دارك، وصلاتك فى دارك خير من صلاتك فى مسجد قومك، وصلاتك فى مسجد قومك خير من صلاتك فى مسجدى۔ قال: فأمرت، فبنى لها مسجد فى اقصى شىءٍ من بيتها واظلمه، وكانت تصلى فيه حتى لقيت الله جلّ وعلا

(صحیح ابن حبان، ج 5 ص 596، رقم 2217، طبع مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

(ترجمہ:) ''میں خوب جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور حجرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنے صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ راوی کہتے ہیں:

پھر حضرت اُم حمید رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کیلئے گھر کے بالکل وسط میں اور گھر کے سخت تاریکی والے حصے میں نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی تو وہ وفات تک وہیں نماز پڑھتی رہیں"۔

نوٹ: صحیح ابن حبان کے محقق الشیخ شعیب الارنؤوط لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے، نیز یہ حدیث مسند امام احمد ج6 ص371 اور صحیح ابن خزیمہ رقم 1689 اور مصنف ابن ابی شیبہ ج2 ص384 اور المعجم الکبیر للطبرانی ج25 ص356 اور السنن الکبریٰ للبیہقی ج3 ص132 میں بھی موجود ہے۔ (ایضا)

تنبیہ: اس عنوان کے حوالہ سے مزید گفتگو خاتمۂ کتاب میں حدیث (10-9-8) کے تحت آ رہی ہے۔ فانظر!

نوٹ: ہماری طرف سے کتاب کے آغاز میں لکھا جانے والا مقدمہ مکمل ہو چکا ہے۔ اب ہم حضرت مصنف رحمہ اللہ کے حالات قلمبند کرنے کے بعد ان کی کتاب کا ترجمہ، تخریج، تحقیق اور فوائد ذکر کریں گے۔

☆☆☆☆☆

تذکرہ حضرت مصنف قدس سرہٗ العزیز:

نام ونسب: شیخ الاسلام، فقیہ، مفسر کبیر، محدث، امام ابوالحسن تاج العارفین محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن احمد بن محمد البکری الصدیقی الشافعی المصری۔

اساتذہ کرام: مشائخ اسلام کی ایک جماعت سے علومِ دینیہ کی تحصیل کی اور تصوف شیخ رضی الدین غزی اور عبدالقادر دشطوطی رحمہ اللہ سے اخذ کیا، جبکہ فقہ قاضی زکریا اور برہان الدین ابن ابی شریف سے حاصل کی۔

امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ (ت:973ھ) لکھتے ہیں: مجھے انہوں نے خود بتایا جب کہ ہم مطاف میں بیٹھے تھے کہ وہ اجتہادِ مطلق کو پہنچ چکے ہیں۔ نیز فرمایا کہ میں اس چیز کو ہم عصروں سے فتنہ کے خوف سے چھپائے رکھتا ہوں۔ اور اس کا سبب وہی ہے جو امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کے ساتھ ہوا۔ (یعنی حسد اور تعصب)

امام شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

آپ رحمہ اللہ مشائخ کرام سے عرصہ دو سال تک علمِ دین حاصل کرتے رہے، پھر اللہ عزوجل کی طرف سے فتح حاصل ہوئی اور تصنیف وتالیف میں مشغول ہو گئے اور تا دمِ آخر تصنیف میں مشغول رہے۔

علامہ شعرانی رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے پالکی (تختِ رواں) میں بیٹھ کر حج ادا کیا۔ اور میں اس وقت سے ان کے ساتھ ہوں اور انہیں جانتا ہوں جبکہ ابھی ان کی داڑھی نہیں آئی تھی، لیکن میں نے ان سے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو ان کے دین پر قدغن کا سبب بنے، بلکہ آپ مسلسل نزاہت وعفت اور طاعتِ الٰہی میں پروان چڑھے۔

اخلاقِ کریمانہ: سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نے آپ کے ساتھ حج ادا کیا میں نے آپ سے زیادہ وسعت اخلاق والا دیکھا نہ ہی چھپا کر اور ظاہری طور پر آپ سے بڑھ کر صدقہ دینے والا دیکھا۔ آپ دن کے وقت بہت کم کسی کو کچھ دیتے تھے اور زیادہ تر رات کے وقت صدقہ دیتے تھے۔ مصر اور حجاز میں ہر خاص و عام کے ہاں آپ کا نہایت بلند مقام تھا اور بچپن ہی میں زمین کے اطراف و اکناف میں مثلاً شام، روم، یمن، تکرور اور مغرب میں آپ کا چرچا عام ہو چکا تھا۔

کرامات: سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

آپ رضی اللہ عنہ صاحبِ کرامات تھے، بلکہ صاحبِ کشف آدمی تھے، جو کہتے یا جس چیز کا وعدہ کرتے وہ خطا نہیں ہوتا تھا۔ لوگوں نے آپ کو "قطبیتِ عظمیٰ" کا لقب دے رکھا تھا اور اس پر دلیل وہ واقعہ ہے جو مجھے شیخ خلیل کشکاوی رحمہ اللہ نے سنایا، انہوں نے کہا: میں نے شیخ ابوالحسن رحمہ اللہ کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھا آپ کعبہ معظمہ کی جگہ پر کعبہ بنے ہوئے تھے اور کعبہ معظمہ کا پردہ اس طرح اوڑھے ہوئے تھے جیسے انسان قمیص پہنتا ہے۔ (الطبقات الصغریٰ للشعرانی: ص 68-69۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

نوٹ: درج ذیل علماء و مؤرخین نے بھی کچھ یہی گفتگو من وعن سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ سے نقل کی ہے۔ دیکھئے:

امام شہاب الدین ابو الفلاح عبد الحی بن احمد الحنبلی الدمشقی ابن عماد الدین (ت: 1089ھ): (شذرات الذہب فی اخبار من ذہب: ج 10 ص 419۔ طبع دار ابن کثیر دمشق)

امام نجم الدین محمد بن محمد الغزی (ت: 1061ھ): (الکواکب السائرۃ باعیان المائۃ العاشرۃ: ج 2 ص 192۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شیخ اسماعیل پاشا بغدادی: (ہدیۃ العارفین واسماء المؤلفین وآثار المصنفین: ج 6 ص 239۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

عمر رضا کحالہ: (معجم المؤلفین: ج:9ص175۔دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

تنبیہ: راقم الحراف کے پاس "بشریٰ العابد بفضل المساجد" کا جونسخہ ہے وہ "مکتبۃ الطرفین طائف سعودی عرب" کا شائع شدہ ہے، جو 1409ھ بمطابق 1989ء کوشائع ہوا تھا۔ اور اس کی تحقیق ربیع بن محمد سعودی نے کی ہے اور اس محقق نے جہاں جگہ جگہ حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز پر تعقبات کئے ہیں وہاں فحش اور قبیح غلطیاں بھی کی ہیں۔ مثلاً کتاب کے سرورق پر مؤلف کا نام یوں لکھا ہے: محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن الصدیقی۔ اور اندرونی صفحات پر کچھ اور لکھا ہے۔ اور اس سے پہلے اسی نام سے دو اور بزرگوں کے نام لکھے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نام کے تعین میں متذبذب اور متحیر و متردد ہیں۔

راقم اپنی تسلی کے لئے کئی دن متعدد کتب سے حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز کے حالات نیز ان کی طرف کتاب کی نسبت کے تعین کا مطالعہ کرتا رہا، جس سے معلوم ہوا کہ ہدیۃ العارفین کے مؤلف شیخ اسماعیل پاشا البغدادی اور عمر رضا کحالہ نیز بعض مقامات پر حاجی خلیفہ بھی کشف الظنون میں متردد و متحیر ہیں۔ شیخ اسماعیل پاشا البغدادی اور محقق کتاب ربیع بن محمد السعودی نے حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز کی تصنیفات میں جن کا ذکر کیا ہے ان میں سے بعض کا ذکر شیخ الاسلام سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ نے "الطبقات الصغریٰ" میں حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز کے تذکرہ میں کیا ہے، جس سے محقق کتاب کا تخمین درجہ یقین کو پہنچتا ہے۔

تصنیفات: متعدد اہلِ علم نے آپ رحمہ اللہ کی بے شمار تصنیفات کا ذکر کیا ہے۔ جن میں سے چند کے اسماءِ مبارکہ حسب ذیل ہیں:

بشریٰ العباد بفضل الرباط والجهاد

تجديد الافراح بفضائل النكاح

تحفة العجلان بفضائل عثمان بن عفان

تحفة السالك با شرف المسالك

جبکہ ''علمِ توحید'' میں ایک مضبوط نظم لکھی ہے۔
اس کے علاوہ بے شمار کتب ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے:
(مقدمہ تفسیر الکبری ج1 ص19-18۔طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ سے محبت ومودت کا انوکھا اظہار:

امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَكَانَ يُحِبُّنِي كَثِيراً وَاَخْبَرَنِي مَرَّةً بِاَنَّهُ يَدْعُوْلِي فِي سُجُوْدِهٖ

(ترجمہ:) ''آپ مجھ سے بہت محبت فرماتے تھے اور مجھے ایک بار بتایا کہ آپ سجدہ میں میرے لئے دعا فرماتے ہیں''۔

نیز امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَلَمَّا اَشَاعَ بَعْضُ الْحَسَدَةِ اَنَّهُ يَكْرَهُنِي اَرْسَلَ اِلَيَّ وَرَقَةً بِخَطِّهٖ يَحْلِفُ فِيْهَا بِالطَّلَاقِ الثَّلَاثِ مِنْ زَوْجَتِهٖ اَنِّي بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهٖ سَيِّدِي مُحَمَّدٍ وَهِيَ عِنْدِيْ بِخَطِّهٖ اِلَى الْاٰنِ۔ رحمه الله

(الطبقات الصغری للشعرانی: ص69۔دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(ترجمہ:) ''اور جب کچھ حاسدین نے اس بات کو ہوا دیا کہ آپ مجھے ناپسند کرتے ہیں تو آپ نے اپنے خط کے ساتھ ایک ورقہ میری طرف ارسال فرمایا اور اس میں اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دینے کی قسم کھا کر فرمایا کہ میں (امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ) ان کے ہاں ان کے صاحبزادے سیدی محمد کی طرح ہوں۔ وہ خط ابھی تک میرے پاس محفوظ ہے''۔

فائدہ: راقم الحروف نے حضرت مصنف قدس سرہ العزیز کی تین ضخیم مجلدات میں قرآن مجید کی تفسیر بنام: ''تفسیر الکبری'' کی زیارت کی ہے جو لاہور کے ایک معروف مکتبہ میں موجود تھی، راقم الحروف نے اسے خریدنے کی بھرپور جدوجہد کی مگر وہ فروخت ہو چکی تھی، بہر حال اس تفسیر کے مقدمہ میں محقق الشیخ احمد فرید المزیدی نے حضرت

مصنف قدس سرہ العزیز کے احوال و آثار پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔فقیر راقم الحروف اس سے خاطر خواہ استفادہ نہ کر سکا، کیونکہ اس تفسیر کی آج ہی جبکہ راقم کی کتاب ہذا اشاعت کے لئے مکمل تیار ہے زیارت کی ہے۔اس میں محقق نے حضرت مصنف قدس سرہ العزیز کی تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات حسب ذیل درج کی ہے:

تاریخ پیدائش: (898ھ) تاریخ وفات (952ھ)۔

دیکھئے: (مقدمہ تفسیر البکری: ج1 ص16۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

☆☆☆☆☆

خطبۂ کتاب: از حضرت مصنف رحمہ اللہ

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی فَضَّلَ الْمَسَاجِدَ عَلٰی مَا سِوَاھَا مِنَ الْبِقَاعِ وَجَعَلَهَا مَحَلَّ قَاصِدِیْهِ مِمَّنْ أَطَاعَ أَحْمَدُهٗ وَأَشْكُرُهٗ عَلٰی نِعَمِهِ الْبَالِغَةِ أَقْصٰی غَايَاتِ الْاِتِّسَاعِ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً مُخْلِصَةً يَجِدُ الْعَبْدُ بِهَا غَايَةَ الْاِنْتِفَاعِ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَالْاَتْبَاعِ أَمَّا بَعْدُ:

فَهٰذَا كِتَابٌ لَقَّبْتُهٗ "بُشْرَى الْعَابِدِ بِفَضْلِ الْمَسَاجِدِ" أَوْرَدْتُّ فِيْهِ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يُعْمَلُ بِمِثْلِهَا فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ تَقَبَّلَ اللّٰهُ ذَالِكَ بِفَضْلِهٖ إِنَّهُ الْمَلِكُ الْمُتَعَالُ۔

(ترجمہ:)''تمام تعریفات کا حقدار اللہ عزوجل ہے جس نے روئے زمین کی تمام جگہوں پر مساجد کو فضیلت عطا فرمائی اور مساجد کو اپنی طاعت کرنے والوں میں سے قاصدین کا محل بنایا۔ میں اللہ عزوجل کا اس کی بے شمار اور لاتعداد نعمتوں پر شکر ادا کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہے ایسی پُر اخلاص گواہی جس کے سبب بندہ انتہا درجہ کا نفع پا لیتا ہے اور میں اعلان کرتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور سچے رسول ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں آپ ﷺ اور آپ کی آل و اصحاب اور متبعین پر۔ اَمَّا بَعْدُ:

یہ کتاب جس کا نام میں نے ''بُشْرٰی الْعَابِدِ بِفَضْلِ الْمَسَاجِدِ'' رکھا ہے۔ میں نے اس کتاب میں ایسی چالیس احادیث ذکر کی ہیں جن پر فضائل اعمال میں عمل کیا جاتا ہے ۔ اللہ عزوجل اس کو محض اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائے ۔ بے شک وہ بادشاہ اور بلند و بالا ذات ہے''۔)

فَضْلُ الذَّهَابِ اِلَى الْمَسَاجِدِ

مساجد کی طرف جانے کی فضیلت:

اَلْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَىْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ۔ اَخْرَجَهٗ اَبُوْدَاوٗدَ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فَاِنْ اَتَاهُ لِصَلَاةٍ وَنَحْوِهَا كَانَ حَظُّهُ الثَّوَابَ وَاِلَّا فَلَا ثَوَابَ لَهٗ ۔

حدیث نمبر 1 : سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں جس کام کے لئے آیا اسی کے مطابق اس کو اجر ملے گا۔ (مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابو داود نے روایت کیا اور یہ حدیث حسن ہے۔ پھر اگر کوئی شخص مسجد میں نماز اور اس طرح کے دوسرے عمل کے لئے آئے گا تو اس کا حصہ ثواب ہے ورنہ اس کو کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

تخریجِ حدیث: (سنن ابو داؤد: رقم 472۔ سنن ابن ماجہ: رقم 774)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص29 (8283) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ عبادات میں بندہ کی نیت خالصۃً رضائے الٰہی ہو، اس لئے کہ اگر نیت خالص ہوگی تو اس عبادت پر اللہ تعالیٰ اس کو دوگنا ثواب عطا فرمائے گا۔

(2) مسجد سے محبت و الفت کی ہمیں عادت بنانی چاہئے کیونکہ مسجد سے محبت صالحین کا طریقہ ہے اور اولیاءِ کاملین کی خصلتِ شریفہ ہے۔

(3) اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ جب بندہ مؤمن مسجد کی طرف جائے تو اپنی نیت اور ارادے کو دنیاوی اغراض و مقاصد سے پاک کر لے ، ورنہ اس عظیم عمل میں ثواب کم ہو جائے گا ، بلکہ ثواب سے محرومی کا اندیشہ ہے۔

(4) حضرت ملا علی القاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : اس حدیث میں نیت کی تصحیح پر تنبیہ ہے ، تاکہ جب بندہ مسجد میں آئے تو دنیاوی اغراض کے ساتھ مختلط نہ ہو بلکہ اعتکاف ، عزلت نشینی ، عبادت ، اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت اور افادہ و استفادہِ علم کی نیت کر کے آئے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح : ج2 ص407۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ تَنْظِيْفِ الْمَسَاجِدِ وَتَطْهِيْرِ هَا

مساجد کو صاف ستھرا رکھنے اور ان کو پاک رکھنے کی ترغیب:

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَخْرَجَ اَذًى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه وَالْاَذٰى : كُلُّ شَيْءٍ يَتَاَذّٰى بِهٖ وَلَوْ قَشَّةً وَنَحْوَهَا۔

حدیث نمبر 2: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے کوئی تکلیف دِہ چیز (غلاظت وغیرہ) نکالے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں :) اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔ ”اَلْاَذٰى“ ہر وہ چیز ہے جس سے اذیت و تکلیف ہو ، خواہ وہ پڑی ہوئی معمولی چیز ہو یا اس جیسی کوئی اور چیز۔

تخریج حدیث: (سنن ابن ماجہ : رقم 774، طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر : ج6 ص56 (8358) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالنے سے مراد ہے کہ ہر وہ چیز مسجد سے نکال باہر کی جائے جس سے مسجد کے نمازیوں کو تکلیف ہو خواہ وہ مٹی گھٹا ہو، یا خون، یا پرندے کی بیٹ، یا رینٹھ، یا تھوک یا اس کے علاوہ ہر وہ چیز جس سے مسجد کے آلودہ ہونے کا خدشہ ہو۔

(2) یاد رکھئے! مسجد میں ہوا خارج کرنا، بلند آواز سے چلّانا، نمازیوں کو تکلیف دینا، یا بدبودار لباس پہن کر آنا، یا بدبودار جرابیں پہن کر مسجد میں آنا وغیرہ سب اس وعید میں شامل ہیں اگرچہ ان کی ممانعت پر بھی صریح احادیثِ مبارکہ وارد ہیں۔ جن کا بیان آئندہ صفحات میں آئے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

(3) خلاصہ یہ ہے کہ مسجد کو ہر قسم کی تکلیف دہ چیز سے طاہر و مطہر کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے والے کو آقا کریم ﷺ نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

(4) امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 27: مسجد کو صاف کرنا اور اس میں جھاڑو دینا تاکیدی طور پر مستحب ہے۔ جیسا کہ امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ

''مجھ پر میری امت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے، حتی کہ وہ تنکا جس کو بندہ مسجد سے نکالے''۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سیدنا رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں مسجد بنانے اور ان کو پاک صاف طیب و طاہر رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود بنفس نفیس

کھجور کی ٹہنی کے ساتھ مسجد کا غبار صاف فرمایا کرتے تھے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص335۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

نیز امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں: امام حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مسجد کی دیوار کے قریب بھی پیشاب کرنا منع ہے۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص310۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

امام احمد رضا خان قادری رحمہ اللہ (ت: 1340ھ) رقمطراز ہیں:

جو شخص ناحق فتنہ اٹھاتا ہو اور اس کے سبب لوگ مسجد میں آنا ترک کر دیں اسے مسجد سے روکنا جائز ہے جب کہ باعثِ اثارت فتنہ ہو، درِ مختار میں ہے:

وَيُمْنَعُ مِنْهُ كُلُّ مُؤْذٍ وَلَوْ بِلِسَانِهِ

"مسجد سے ہر موذی کو روکا جائے گا اگرچہ وہ زبانی ایذاء پہنچاتا ہو"۔

(فتاوٰی رضویہ: ج16 ص437۔ طبع رضا فائونڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

امام ابن ابی شیبہ "المصنف" میں اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

أَنَّهُ عليه السلام كَانَ يَتَّبِعُ غُبَارَ الْمَسْجِدِ بِجَرِيْدَةٍ

"کہ آقا کریم ﷺ کھجور کی ٹہنی کے ساتھ مسجد کا غبار صاف کرتے ہیں"۔

(المصنف فی الاحادیث والآثار ج1 ص398، طبع الدار السلفیہ)

نیز عبدالمطلب بن عبداللہ روایت کرتے ہیں:

"کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر مسجد قبا تشریف لائے اور اس میں نماز پڑھی پھر اپنے غلام سے فرمایا: اے برقا! ٹہنی میرے پاس لاؤ! وہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ٹہنی لے کر آئے:

فَاحْتَجَزَ عُمَرُ بِثَوْبِهِ ثُمَّ كَنَسَهُ

پھر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا کمر پر باندھ کر اس میں جھاڑو دیا"۔ (المصنف فی الاحادیث والآثار ج1 ص398، طبع الدار السلفیہ)

نیز دیکھئے: (تسہیل القاصد لزوار المساجد ص 284-285، طبع دار الصمیعی، سعودی عرب)

فَضْلُ الِاعْتِكَافِ

مسجد میں اعتکاف کی فضیلت:

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ: عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اعْتَكَفَ عَشْراً فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ أَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَهٰذَا فِيْهِ إِشَارَةٌ إِلَى الْمَسْجِدِ إِذِ الْاِعْتِكَافُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِيْهِ۔

حدیث نمبر 3: سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ماہِ رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا تو اس کا یہ اعتکاف دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔ اور اس حدیث مبارک میں مسجد کی فضیلت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اعتکاف مسجد میں ہی ہوتا ہے۔

تخریج حدیث: (شعب الایمان للبیہقی: رقم 3966۔ طبع بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 6 ص 97 (8479) دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیث مبارک میں اعتکاف کی فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔

(2) بالخصوص ماہِ رمضان کے (آخری) عشرہ میں اعتکاف کی فضیلت اور بڑھ جاتی ہے۔

(3) رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف دو حج اور دو عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

(4) اعتکاف میں اس قدر عظیم ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اعتکاف کرنے والے کا دل مخلوقِ خدا سے منقطع ہو کر خالق جل جلالہ کے ساتھ جڑ جاتا ہے، یوں کہ اس کے تمام تر ارادوں اور مقاصد کا محور صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہوتی ہے۔ فتفکر!

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ اعْتَكَفَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ اَخْرَجَهُ الدَّیْلَمِيُّ فِي مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ۔

حدیث نمبر 4: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کرے گا اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا۔

تخریج حدیث: (مسند الفردوس: رقم 798۔ طبع بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 6 ص 97 (8480) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) ایمان و احتساب سے مراد اِخلاصِ نیت ہے۔

(2) اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور خالصۃً اسی کے لئے کیا جائے۔

(3) اس حدیثِ مبارک میں اعتکاف کے اجرِ عظیم کو بیان کیا گیا ہے۔

(4) گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں، کیونکہ کبیرہ گناہوں کے لئے ان اعمال کے ساتھ ساتھ توبہ بھی شرط ہے۔

(5) اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ ہمیں اللہ عزوجل کے بارے میں حسنِ ظن رکھنا چاہئے۔ لہذا ضروری ہے کہ اگر ہم کوئی عمل صالح کریں تو اس عمل کی بارگاہِ

قمدیت میں قبول اور حصولِ ثواب کی کامل امید رکھیں۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِس: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللّٰہُ۔ اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہِ الصَّغِیْرِ۔ وَمَعْنٰی اَلِفَہُ: اَحَبَّہُ وَقَرَّبِہٖ بِکَثْرَۃِ اِنْعَامِہٖ عَلَیْہِ

حدیث نمبر 5: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے الفت و محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے الفت و محبت فرمائے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم الصغیر میں روایت کیا۔ اور ''اَلِفَہُ'' کا معنی ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے گا اور اس پر کثرتِ انعام فرما کر اس کو خوش کر دے گا۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص135 (2031)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)
(المعجم الاوسط للطبرانی: ج4 ص400 (6383)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)
(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص112 (8523)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

فوائدِ حدیث:

(1) مسجد کے ساتھ الفت رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ رضائے الٰہی کے لئے مسجد میں اعتکاف، نماز، ذکرِ الٰہی اور علمِ شرعی سیکھنے یا سکھانے کے لئے اپنی عادت بنا لینا۔

(2) اللہ تعالیٰ کی اس بندہ سے محبت کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کو اپنی حفاظت میں فرما دے گا۔

(3) حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْمُنَافِقُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ کَالْعَصَافِیْرِ فِی الْقَفَصِ

''منافقین مسجد میں ایسے ہوتے ہیں جیسے چڑیا پنجرے میں ہوتی ہے''۔

امام ابو مسلم الخولانی رحمہ اللہ مسجد میں بہت زیادہ دیر بیٹھتے اور فرماتے:

اَلْمَسَاجِدُ مَجَالِسُ الْكِرَامِ

"مساجد معزز لوگوں کی مجالس ہیں"۔

(فیض القدیر: ج6 ص112۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فَضْلُ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت:

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ: عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجْهَهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ۔ اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَه وَهُوَ الصَّحِيْحُ۔

حدیث نمبر 6: سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔اور یہ حدیث صحیح ہے۔

تخریج حدیث: (سنن ابن ماجہ برقم 737۔طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(مجمع الزوائد: ج2 ص112 (1944)۔طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص124 (8563) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) حدیث مبارک کے الفاظ "مَنْ بَنٰى" اس سے مراد ہے از خود مسجد کی تعمیر کی یا اس کے حکم سے تعمیر کی گئی۔دونوں صورتیں اس سے مراد ہو سکتی ہیں۔

(2) مسجد تعمیر کرنے پر یہ ثواب رضائے الٰہی اور اخلاص پر منحصر ہے۔آنے والی حدیثِ مبارک میں موجود اسمِ جلالت "لِلّٰهِ" کا اشارہ بھی اسی طرف ہے۔

(3) رضائے الٰہی کے لئے خانہ خدا بنانے والا شخص جنت میں داخل ہو گا۔

(4) امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مسجد بنانے والے کا اطلاق غالب طور پر فرمایا گیا، ورنہ اگر کوئی شخص مسجد کے لئے ایسی زمین وقف کر دے جس میں عمارت نہ ہو یا کوئی بنی ہوئی عمارت مسجد کے لئے وقف کر دے تو وہ دونوں صورتوں میں اس عظیم ثواب کے حصول کا مستحق ہو جائے گا۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: (فیض القدیر: ج6 ص124 (8563) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ: عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا یَبْتَغِیْ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَہٗ فِی الْجَنَّۃِ۔ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہ۔ وَالْمُرَادُ اَلْمِثْلِیَّۃُ فِیْ مُسَمَّی الْبَیْتِ وَاِلَّا فَھُوَ اَوْسَعُ مِنْہُ کَمَا سَیَأْتِیْ۔

حدیث نمبر 7: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا گھر بنائے گا، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس جیسا گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو شیخین، امام احمد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔ مثلیت سے مراد "مسمی بیت" میں مثلیت ہے، ورنہ اصل میں مسجد تعمیر کرنے والے کا جنت میں گھر اس مسجد سے کہیں زیادہ وسیع ہو گا۔ جیسا کہ اس کا ذکر عنقریب آئے گا۔

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 405۔ صحیح مسلم: رقم 533۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(سنن ابن ماجہ: رقم 736۔ سنن ترمذی: رقم 318۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(صحیح ابن خزیمہ: رقم 1291۔ صحیح ابن حبان: رقم 1609)

(مسند امام احمد: ج1 ص489 (434)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) "مَسْجِداً" سے بڑی اور چھوٹی دونوں مسجدیں مراد ہیں، کیونکہ تنکیر شیوع کے لئے ہے۔

(2) اس حدیثِ مبارک کے الفاظ "يَبْتَغِي بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ" سے مراد اِخلاص ہے۔

(3) ہر نیک عمل میں اِخلاص اور رضائے الٰہی ضروری ہے۔ بالخصوص تعمیرِ مسجد میں اِخلاص زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ جس قدر کوئی عمل زیادہ عظمت والا ہو اسی قدر اس میں اِخلاص وللّٰہیّت ضروری ہے۔

(4) امام محمد عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت:1031ھ) فرماتے ہیں:

تعمیرِ مسجد میں ریاکاری اور شہرت کا قصد کرنا حرام ہے حتیٰ کہ ائمہ کرام نے اس بارے میں تشدید کی ہے۔ چنانچہ محدث ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس شخص نے مسجد تعمیر کی اور اس پر اپنا نام کندہ کردیا تو وہ اِخلاص سے کوسوں دور ہے۔ (فیض القدیر: ج6 ص124 (8563) دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَنٰى مَسْجِداً وَلَوْ كَمِفْحَصِ قَطَاةٍ لِبَيْضِهَا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ۔ حَدِيْثٌ حَسَنٌ أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَحْمَدُ۔ وَالْمِفْحَصُ: هُوَ مَا تَفْحَصُهٗ بِأَجْنِحَتِهَا مِنَ الْأَرْضِ لِوَضْعِ الْبَيْضِ وَهٰذَا حَاصِلٌ إِذَا اشْتَرَكَ جَمَاعَةٌ فِي بِنَاءِ مَسْجِدٍ كَمَا بَيَّنَّاهُ فِي الْفَتَاوٰى بِوَجْهٍ بَسِيْطٍ۔

حدیث نمبر 8: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا

دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث حسن ہے، اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا۔ "اَلْمِفْحَصُ" وہ غبار ہے جسے وہ انڈا رکھنے کے لئے اپنے پروں کے ساتھ اڑاتی ہے۔اور یہ معنی حاصل ہے جب مسجد کی تعمیر میں ایک جماعت مشترک ہو (سب کو ثواب حاصل ہوگا) جیسا کہ ہم نے اپنے فتاوٰی میں شرح وبسط کے ساتھ اس کو بیان کر دیا ہے۔

تخریج حدیث: (صحیح ابن خزیمہ: رقم 1610۔ صحیح ابن حبان: رقم 1609)

(سنن ابن ماجہ: رقم 738۔ سنن ترمذی: رقم 1292۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(مسند امام احمد: ج4 ص54 (2157)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص125 (8565) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

اس حدیث کی شرح اور فوائد کے لئے درج ذیل عبارت نہایت مفید ہے۔امام ابن العماد الاقفہسی رحمہ اللہ (ت: 808ھ) رقمطراز ہیں: مسجد کی تعمیر سے کسی کو بھی نہ روکا جائے۔ہاں اگر کوئی شخص مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنا چاہتا ہو یا ضرر پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کو منع کر دینا چاہیے۔امام بغوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، حضرت عطاء نے کہا کہ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بکثرت فتوحات عطا فرمائیں تو انہوں نے مساجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا:

وامرهم ان لا يبنوا فى مدنهم مسجدين يضار احدهما الاخر

''اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ اپنے شہروں میں ایسی دو مسجدیں تعمیر نہ کریں کہ ان میں سے ایک دوسرے کے لئے نقصان دہ اور باعث ضرر ہو''۔

(تفسیر البغوی: ج2 ص326۔ سورۃ التوبہ تحت الآیۃ 170) (تسہیل القاصد لزوار المساجد: ص449۔ طبع دار الصمیعی سعودی عرب)

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِداً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ اَوْسَعَ مِنْہُ۔ اَخْرَجَہُ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہِ الْکَبِیْرِ۔

حدیث نمبر 9: سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس سے زیادہ وسیع گھر بنا دے گا۔

(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم الکبیر میں روایت کیا۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص112 (1046)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(مسند امام احمد: ج11 ص631 (7056)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص125 (8566) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص225 (7889)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ "مثلیت" سے من کل الوجوہ مساوات مقصود نہیں ہے۔

(2) مسجد بنانے والا جنت میں داخل ہوگا۔

(3) جس شخص نے اجرت (کرایہ) پر مسجد بنائی اس کے لئے یہ مخصوص وعدہ اس کے اِخلاص نہ ہونے کی وجہ سے حاصل نہیں ہوگا۔ اگر چہ فی الجملہ اسے بھی اجر و ثواب ملے گا، جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارک میں اسی کی طرف اشارہ ہے:

ان اللہ یدخل بالسھم الواحد ثلاثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ

"بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے ساتھ تین لوگوں کو جنت میں داخل فرمائے

گا خیر اور ثواب کی نیت سے بنانے والے کو، تیر چلانے والے کو اور تیر چلانے کے لئے عطا کرنے والے کو"۔

(الجامع الصغیر۔رقم:1903۔طبع دارالکتب العلمیہ بیروت)

(4) اللہ تعالیٰ کی طرف "بناء" کا اسناد مجازی ہے، کیونکہ مسجد تعمیر کرنے والے کے لئے فرشتے اللہ عزوجل کے حکم سے جنت میں گھر بنائیں گے۔

مثلیت سے مقصود یہ ہے کہ اس حسنہ کی جزا جنسِ بناء سے ہے نہ کہ اس کے علاوہ سے۔لہٰذا یہ نہ کہا جائے کہ ایک حسنہ دس کے برابر ہے۔

امام محمد عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نیز یہ کہ مثلیت یہاں کمیت کے اعتبار سے اور زیادت کیفیت کے اعتبار سے ہے، سو بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک گھر دس گھروں سے بلکہ سو گھروں سے بلکہ ہزار گھروں سے بہتر ہوتا ہے۔کیا تم نے آپ ﷺ کا یہ ارشاد نہیں سنا؟:

مَوْضِعُ شِبْرٍ مِّنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

"جنت میں ایک بالشت جتنی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے"۔

(فیض القدیر: ج6 ص125۔طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(حاشیۃ الحفنی والعزیزی: ج3 ص345۔طبع دارالنوادر بیروت)

تَنْزِيْهُ الْمَسَاجِدِ عَنِ الرَّوَائِحِ الْكَرِيْهَةِ:

ناپسندیدہ اشیاء سے مساجد کو پاک کرنا:

اَلْحَدِيْثُ الْعَاشِرُ: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا وَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ وَ غَيْرُهُمَا۔

حدیث نمبر 10: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تھوم یا پیاز کھایا ہوا سے

چاہئے کہ وہ ہم سے اور ہماری مساجد سے الگ تھلگ رہے اور اسے چاہئے کہ اپنے گھر میں بیٹھ جائے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے۔اس کو شیخین اور دیگر ائمہ نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 405۔ صحیح مسلم: رقم 533۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

فوائدِ حدیث:

(1) تھوم اور پیاز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے؛ لیکن اگر ان کو آگ پر پکا لیا جائے اور ان کی بو ختم ہو جائے پھر ان کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جیسا کہ دیگر مستند کتب میں مذکور ہے۔

(2) ہر ایسے شخص کو مسجد آنے سے روکا جائے جن سے نمازیوں کو تکلیف پہنچے۔ لہذا مچھلی فروخت، قصاب اور کوڑا کرکٹ اٹھانے والے کو اچھی طرح صاف ستھرا ہوئے بغیر مسجد میں داخل ہونے سے روکا جائے۔

(3) ارشاد مبارک: ''اسے چاہئے کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ جائے'' یہ ارشاد محض گزشتہ ارشاد ''فَلْيَعْتَزِلْنَا'' کی تاکید کے لئے ہے۔

(4) کچھ لوگوں نے جرابیں پہنی ہوتی ہیں اور جب مسجد میں آتے ہیں تو ان کے پاؤں سے نہایت بدبو آرہی ہوتی ہے۔ لہٰذا انہیں بھی چاہئے کہ جب مسجد میں داخل ہوں تو پاؤں اچھی طرح دھولیں اور ایسی جرابیں اتار کر مسجد سے باہر رکھ کر آئیں اگر ان جرابوں سے بدبو آرہی ہو، اور اگر بالکل بدبو نہیں آرہی تو پھر مسجد میں جرابیں پہن کر آنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(5) آنے والی حدیث میں اس کی علت ''اذیت ملائکہ'' کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ فانظرہ۔

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِي عَشَرَ: وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَا فِي مَسْجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى بِمَا يَتَاَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حدیث نمبر 11: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان سبزیوں تھوم اور پیاز اور گندنا میں سے کچھ کھایا ہوا ہو تو وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب مت آئے، کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے اذیت اور تکلیف ہوتی ہے جس سے ابنِ ادم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو امام ترمذی نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (جامع الترمذی: رقم 1909۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(مجمع الزوائد: ج2 ص125 (1990)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 24: مسجد میں روٹی، خشک میوہ جات اور تربوز کھانا جائز ہے۔

امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا:

كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ

ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں روٹی اور گوشت کھاتے تھے"۔

امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسجد میں ایک یا دو لقمہ سے زیادہ کھانا ممنوع ہے۔ نیز فرمایا: مسجد کے محراب میں بھی کھانا مجھے اچھا نہیں لگتا کیونکہ وہ بھی مسجد کا حصہ

ہے۔مناسب ہے مسجد کو آلودگی سے بچانے کے لئے نیچے کوئی کپڑا وغیرہ بچھالیں تا کہ کہیں کھانا نہ بکھرے اور اس پر کیڑے مکوڑے جمع نہ ہوں۔ یہ اجازت تب ہے جب اس کی ناپسندیدہ بو نہ آئے۔ پھر اگر وہ ناپسندیدہ بو والا ہو، مثلاً کچا تھوم، پیاز اور کراث (گندنا) اور اس جیسی دیگر اشیاء تو پھر اس کا کھانا مسجد میں مکروہ ہے۔اور اس طرح کی چیز کھانے والے کو مسجد سے روکا جائے گا تا کہ اس کی بو زائل ہو جائے، پھر اگر ایسا شخص مسجد میں داخل ہو گیا تو اس کو مسجد سے نکالا جائے گا۔ صحیحین میں ہے کہ جس شخص نے تھوم یا پیاز کھایا ہو وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر بیٹھے۔ اور اہلِ ظواہر کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہے "بنا" کرتے ہوئے اس بات کی طرف کہ باجماعت نماز فرض عین ہے۔ کیا یہ رسول اللہ ﷺ پر بھی حرام تھا؟ اس میں دو وجہیں ہیں۔ دونوں وجہوں میں سے زیادہ صحیح وجہ یہ ہے کہ مکروہ تھا اور ظاہر احادیث ایسے شخص کے مسجد میں آنے کی تحریم کا تقاضا کرتی ہیں، جیسا کہ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اسی کی طرف اشارہ کیا اور امام ابن المنذر نے "الاقناع" میں اس کی تصریح کی ہے۔

اور یہ سارے احکام اس وقت ہیں جب اس کی بو ہو، پھر اگر آگ پر پکا کر یا اس طرح کے کسی دوسرے عمل سے اس کی بو کو کلیۃً ختم کر دیا جائے پھر کوئی ممانعت نہیں، جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ضروری اس کو کھانا ہو وہ اس کو اچھی طرح پکا کر اس کی بو ختم کر لے۔ اور سنن میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ان سے پیاز کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے جو آخری طعام تناول فرمایا تھا اس میں پیاز موجود تھا۔ کیا یہ حکم مسجد نبوی کے ساتھ خاص ہے؟ بعض اہلِ علم کا خیال یہ ہے کہ یہ حکم صرف رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے ساتھ خاص ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور یہ اس لئے کہ وہ مسجد فرشتوں کے وحی لے کر آنے کا مرکز ہے۔

مشہور حکم اس کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ حکم تمام مساجد کے لئے ہے، کیونکہ حکم اپنی علت کے عموم کی وجہ سے عام ہو جاتا ہے۔ نیز مسلم شریف میں الفاظ یوں ہیں: "فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ" کہ ایسا شخص ہرگز مساجد کے قریب نہ آئے۔ اور بعض اہلِ علم نے اس حکم میں مزید توسیع کرتے ہوئے کہا کہ جس شخص کی بغلوں سے یا منہ سے بدبو آئے یا اس سے ہوا خارج ہو، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ مساجد کے قریب نہ آئے۔ (اعلام الساجد باحکام المساجد: ص338۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ عَشَرَ: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ شَيْئاً فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسَاجِدِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَيْسَ تَحْرِيْمَ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَلٰكِنَّهَا شَجَرَةٌ اَكْرَهُ رِيْحَهَا۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ وَ اَحْمَدُ۔

حدیث نمبر 12: سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت میں سے کچھ کھایا ہو تو وہ مساجد میں ہمارے قریب مت آئے۔ اے لوگو! یہ اس چیز کی تحریم نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا لیکن یہ ایسا درخت ہے جس کی بُو مجھے ناپسند ہے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو امام مسلم اور امام احمد نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (صحیح مسلم: رقم 565۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(مسند امام احمد: ج17 ص148 (11084)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج18 ص98 (177) طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(شرح السنۃ للبغوی: رقم 2733۔ صحیح ابن خزیمہ: رقم 1667۔ مسند ابویعلیٰ: رقم 1195)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیث مبارک میں "شجرہ خبیثہ" سے مراد پیاز یا لہسن ہے۔

(2) لہٰذا پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہئے۔
مزید تفصیل گزشتہ حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

(3) اس حدیث مبارک میں فرمایا: "اے لوگو! یہ میں حلال کو حرام کرنے والا نہیں ہوں" اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا کھانا تو حلال ہے، کیونکہ اللہ عزوجل نے اس کو حلال فرمایا ہے، مگر میں نے مسجد میں اس کو کھا کر آنے کی ممانعت اس لئے فرمائی ہے کیونکہ مجھے اس کی بُو پسند نہیں ہے۔
اور گزشتہ حدیث میں فرمایا: اس سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔
یاد رکھئے! اس حدیث مبارک سے کوئی آپ ﷺ کے اوصافِ مبارکہ "مُحَلِّل اور مُحَرِّم" کا انکار کرنے کی جسارت نہ کرے، کیونکہ آپ ﷺ کے مذکورہ اوصافِ مبارکہ (دیگر اوصافِ شریفہ کی طرح) قرآن مجید میں صراحةً و بداھةً ثابت ہیں۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

"اور ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا، تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے"۔ (سورۃ الاعراف: 157 دیکھیں)

(4) اس حدیثِ مبارک کی ایک عجیب و غریب اور نہایت مفید شرح قطبِ ربانی امام

عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ کی ذکر کردہ میری نظر سے گزری ہے۔

ذرا سماعت فرمائیں:

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ایک مسلمان بھائی کا دوسرے مسلمان بھائی پر یہ حق ہے کہ اگر اس سے غیر مناسب عمل کا صدور ہو تو اس سے بغض نہ رکھے۔

اس کے بعد لکھتے ہیں:

تو اے میرے بھائی! اس سے ڈرو، کیونکہ حق تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی ایک کو حقیر سمجھنے کا تمہیں حکم نہیں دیا۔ اس نے تو تمہیں صرف اس بات کا حکم دیا ہے کہ تم اس کے شریعت مخالف افعال پر اسے ناپسند سمجھو بلکہ حقیر سمجھے بغیر اسے نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرو۔

نیز لکھتے ہیں: وتامل قوله ﷺ ------

''تھوم کے درخت کے بارے میں آپ ﷺ کے اس ارشاد میں خوب تامل کرو کہ'' ایسا درخت ہے جس کی بُو مجھے ناپسند ہے'' آپ ﷺ نے نفس درخت کو ناپسند نہیں فرمایا، بلکہ صرف اس کی بُو کو ناپسند کیا ہے جو اس کی بعض صفات میں سے ہیں، تو معلوم ہوا کہ کفار سے ہماری عداوت ان کی صفات مذمومہ کی وجہ سے ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب وہ مسلمان ہو جائیں اور ان کا حال درست ہو جائے تو ان سے عداوت رکھنا ہم پر حرام ہے''۔

(الانوار فی بیان آداب الصحبۃ: ص212۔ طبع دار التقوی سوریا دمشق)

" اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ: عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَبِيْثَتَيْنِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي الْمَسَاجِدِ فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيْهِمَا فَاَمِيْتُوْهُمَا طَبْخًا

حدیث نمبر 13: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان دو خبیث درختوں سے کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد میں ہمارے قریب نہ آئے پھر اگر ضرور تم نے اس کو کھانا ہو تو اس کو اچھی طرح پکا کر اس کی بو ختم کر دو۔

تخریج حدیث: (سنن النسائی: رقم 708۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

فوائدِ حدیث:

(1) شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (ت:1052ھ) فرماتے ہیں:

معلوم شد کہ ہر چہ بوئے بد دارد از مأکولات و جز آن داخل است دریں حکم و مراد بہ مسجد عام تر است و مخصوص بمسجد نبوی نیست و مجالس و مجامع خیر ہمبرین قیاس اند۔

"اور معلوم ہو چکا کہ کھانے والی اور اس طرح کی دوسری چیزوں میں سے ہر بدبودار چیز اس حکم میں داخل ہے اور مسجد سے مراد ہر مسجد ہے اور یہ حکم مسجدِ نبوی کے ساتھ مخصوص نہیں ہے نیز خیر و برکت والی مجالس و مجامع کا بھی یہی حکم ہے"۔ (اشعۃ اللمعات: ج1 ص362۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ عَشَر: عَنْ الْمُغِیْرَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ اَکَلَ مِنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ اَخْرَجَہُ الطِّبْرَانِیُّ فِی مُعْجَمِہِ الْکَبِیْرِ۔ وَھُوَ یَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ لَا یُکْرَہُ لِلْمَعْذُوْرِ بِاَکْلِھَا کَاَکْلِھِمَا لِلتَّدَاوِیْ حَیْثُ لَمْ یَجِدْ مُغْنِیًا عَنْھُمَا حُضُوْرُ الْمَسْجِدِ وَھُوَ اَمْرٌ حَسَنٌ۔

حدیث نمبر 14: سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس درخت سے بغیر عذر کے کھایا ہو تو وہ ہمارے مصلی (مسجد) کے قریب نہ آئے۔

(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں روایت کیا۔ اور درج بالا حدیث اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ معذور کے لئے ان درخت (تھوم، پیاز) سے کھانا مکروہ نہیں ہے۔ جیسے بطور دوا و علاج ان دونوں درختوں سے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب مسجد کی حاضری ان کے بغیر نہ ہو سکے اور یہ خوش آئند امر ہے۔

تخریج حدیث: (المعجم الکبیر للطبرانی: ج20 ص4891(1003)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک میں صراحت ہے کہ تھوم یا پیاز کھا کر مسجد میں آنا ممنوع ہے۔ لیکن اگر کوئی عذر ہو مثلاً: کسی حکیم یا ڈاکٹر نے بطورِ علاج کسی شخص کو ان کے کھانے کا مشورہ دیا ہو تو پھر اس کو کھا کر مسجد میں آنا ممنوع نہیں ہے۔

(2) معلوم ہوا کہ عذر والے لوگوں کے عذر کی وجہ سے شریعت مطہرہ نے ممنوعات کو مباح فرما دیا ہے۔

(3) درج بالا مکمل حدیث مبارک حسب ذیل ہے:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن پیاز کھا کر مسجد میں آیا، حضور سید عالم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس درخت سے کچھ کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ

مجھے آپ اپنا ہاتھ مبارک عطا فرمائیں، پھر میں نے آپ ﷺ کا دستِ مبارک اپنے سینہ پر رکھا تو آپ ﷺ نے میرے سینہ کو باندھا ہوا دیکھا تو ارشاد فرمایا:

''اِلَّا مِنْ عُذْرٍ'' مگر عذر کی وجہ سے، یعنی عذر کی وجہ سے پیاز کھا کر مسجد میں آنا جائز ہے، منع نہیں ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ: عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَکَلَ مِنْ هٰذِهِ الْخَضْرَوَاتِ الْبَصَلِ وَ الثُّوْمِ وَالْکُرَّاثِ وَالْفُجْلِ فَلاَ یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِهِ الْاَوْسَطِ۔ وَکُلُّ مَا ذُکِرَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثِ دَالٌّ عَلٰی فَضْلِ الْمَسَاجِدِ۔

حدیث نمبر 15: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ان سبزیوں (تھوم، پیاز، گندنا اور مولی) میں سے کچھ کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی معجم الاوسط میں روایت کیا۔ اور جتنی احادیث بیان کی گئی ہیں وہ سب مساجد کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

تخریجِ حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص125 (1990)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)
(المعجم الاوسط للطبرانی: ص88 رقم 37۔ طبع مکتبۃ المعارف الریاض سعودی عرب)

فوائدِ حدیث:

حدیث نمبر 10، 11، 12، 13، 14 کے تحت فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ:

مساجد تعمیر کرنے کی ترغیب:

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ عَشَرَ: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی مَسْجِداً کَمَفْحَصِ قَطَاۃٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ۔ اَخْرَجَہٗ اِبْنُ مَاجَہ۔

حدیث نمبر 16: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے چھوٹی سی چڑیا کے گھونسلے کے برابر یا اس سے چھوٹی کی مثل اللہ تعالیٰ کے لئے گھر بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (سنن ابن ماجہ: رقم 738۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(صحیح ابن خزیمہ: رقم 1292۔ طبع المکتب الاسلامی بیروت)

(شرح مشکل الاثار للطحاوی: رقم 1557۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ج1 ص332)

فائدہ:

درج بالا حدیث مبارک کی شرح اور فوائد کے لئے حدیث نمبر 6، 7، 8، 9 کے تحت فوائد ملاحظہ فرمائیں۔

تَحَرِّی الْمَالِ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ فِیْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ:

مساجد کی تعمیر میں پاکیزہ اور حلال مال لگانے کی کوشش کرنا:

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ عَشَرَ: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ بَیْتاً یُعْبَدُ اللّٰہُ فِیْہِ مِنْ مَّالٍ حَلَالٍ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ مِنْ دُرٍّ وَّ یَاقُوْتٍ۔ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ

يَعْلىٰ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَالطَّبَرَانِيُّ فِيْ مُعْجَمِهِ الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ فِيْ تَارِيْخِهٖ وَابْنُ غَازِيْ فِيْ تَارِيْخِ بَغْدَادَ۔

حدیث نمبر 17: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلال مال سے اللہ عزوجل کے لئے گھر بنایا جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ہیرے اور یاقوت سے گھر بنا دے گا۔

(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث مبارک کو امام ابو یعلی نے اپنی ''مسند'' میں اور امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں اور امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں اور امام ابن عساکر نے اپنی ''تاریخ'' میں اور امام ابن غازی نے ''تاریخ بغداد'' میں روایت کیا ہے۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص111 (1040)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)
(المعجم الاوسط للطبرانی: ج4 ص17 رقم (5059)۔ طبع مکتبۃ المعارف الریاض سعودی عرب)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیث مبارک میں مذکور ہے کہ حلال اور طیب مال سے مسجد بنانی چاہیے۔

کیونکہ دوسری حدیث میں ہے:

اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ (جامع الترمذی: رقم:3007)

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزہ کو ہی پسند فرماتا ہے''۔

(2) مسجد کو صرف عباداتِ الٰہیہ کے لئے تعمیر کرنا چاہئے نہ کہ کسی دنیاوی غرض کے لئے۔

(3) مسجد بنانے والے کا گھر جنت میں ہیرے اور یاقوت سے بنایا جائے گا۔ یہ اللہ

عزوجل کا مسجد تعمیر کرنے والے پر عظیم فضل اور جلیل کرم ہے، لیکن مسجد بنانے والے کو اِخلاص مدنظر رکھنا چاہئے جیسا کہ متن حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے۔

فَضْلُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت:

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ عَشَرَ: عَنْ وَاثِلَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِداً یُصَلّٰی فِیْہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ اَفْضَلَ مِنْہُ۔ اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ۔

حدیث نمبر 18: حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایسی مسجد تعمیر کروائی جس میں نماز پڑھی جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے افضل گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی، امام احمد اور امام ابونعیم نے "حلیۃ الاولیاء" میں روایت کیا۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص110 (1936)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج22 ص88 (211)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(مسند امام احمد: ج25 ص386 (16005)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

(الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم: رقم 920۔ التاریخ الکبیر للبخاری: ج2 ص81)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک میں الفاظ "یُصَلّٰی فِیْہِ" (اس میں نماز پڑھی جائے) کا اشارہ بھی اِخلاص کی طرف اور تعمیر کے مقصدِ اصلی کی طرف ہے۔

(2) مسجد بنانے والے کا گھر جنت میں اس سے افضل ہوگا۔

یاد رکھئے: یہ افضلیت، کیفیت اور کمیت دونوں میں ہوسکتی ہے، جیسا کہ صراحۃً دوسری احادیثِ مبارکہ میں وارد ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ عَشَرَ: عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی مَسْجِداً یُذْکَرُ فِیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ۔ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اَخْرَجَہٗ اِبْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ۔

حدیث نمبر 19: حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسی مسجد تعمیر کی جس میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص91 رقم: 3175۔ طبع المجلس العلمی بیروت)
(صحیح ابن حبان: ج4 ص486 (1608) طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) "یُذْکَرُ فِیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ" کا اشارہ اِخلاص اور مسجد کے مقصدِ اصلی کی طرف ہے۔

(2) یاد رکھئے! "یُذْکَرُ فِیْہِ اِسْمُ اللّٰہِ" میں تعلیمِ قرآن و حدیث اور فقہی مسائل نیز حضور ﷺ پر درود شریف، اصلاحِ امتِ محمدیہ کے لئے خطبہ، نماز، تسبیحات، تلاوتِ قرآن مجید، مطالعہ کتبِ حدیث اور تبلیغِ دینِ اسلام، الغرض ہر وہ امر جس سے مقصد اعلاءِ کلمۃ اللہ اور اِظہارِ شعائرِ اسلام ہو، وہ سب امور مسجد میں سر انجام دیئے جاسکتے ہیں، اور یہ سب اس میں شامل

ہیں۔ تاکہ مسلمان رشک کریں اور کفار و منافقین جل سڑ جائیں اور حسرت در حسرت میں مبتلا ہو جائیں۔

(3) حدیثِ مبارک کے الفاظ "یُذْکَرُ فِیْهِ اِسْمُ اللّٰهِ" کا اشارہ اللہ عزوجل کے ذکر کی طرف بھی ہے، تو ذیل میں کچھ ذکرِ الٰہی کے فوائد ذکر کر دیتے ہیں تاکہ ہر خاص و عام مستفید ہو سکے۔

تو سنئے:

ذکرِ الٰہی کے فوائد:

شیخ ابن قیم الجوزیہ (ت:751ھ) نے "ذکرِ الٰہی کے فوائد" اپنی کتاب "الوابل الصیب من الکلم الطیب" میں تفصیلاً قلم بند فرمائے ہیں۔

ذیل میں ہم ان سے چند فوائد نقل کرتے ہیں:

(1) ذکرِ الٰہی شیطان کو بھگا دیتا ہے اور اس کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

(2) ذکرِ الٰہی اللہ عزوجل کو راضی کر دیتا ہے۔

(3) دل سے غم و حزن کو ختم کر دیتا ہے۔

(4) دل کے لئے باعثِ فرحت و سرور ہے۔

(5) دل اور بدن کو تقویت دیتا ہے۔

(6) دل اور چہرے کو منور کر دیتا ہے۔

(7) حصولِ رزق کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

(8) ذکرِ الٰہی ذکر کرنے والے کو ہیبت، تروتازگی اور حلاوت بخشتا ہے۔

(9) دل میں محبتِ الٰہی پیدا کر دیتا ہے۔

(10) بندہ کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔

(11) ذکرِ الٰہی مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے

(12) گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔

(13) بندے اور اس کے رب تعالیٰ کے درمیان پیدا ہونے والی وحشت کو دور کر دیتا ہے۔
(14) ذکرِ الٰہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دور کر دیتا ہے۔
(15) ذکرِ الٰہی قیامت کے دن بندے کو حسرت وندامت سے امن دلائے گا۔
(16) ذکرِ الٰہی والی مجالس درحقیقت فرشتوں کی مجالس ہیں۔
(17) ذکرِ الٰہی کرنے والے کے لئے جنت میں درخت لگا دیا جاتا ہے۔
(18) ذکرِ الٰہی پر دوام بندے کو نسیان وغفلت سے محفوظ کر دیتا ہے۔
(19) ذکر کرنے والے کے لئے ذکرِ الٰہی دنیا میں، قبر میں اور آخرت میں نور ہوگا۔
(20) ذکرِ الٰہی غافل دل کو غفلت سے بیدار کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔
(21) ذکرِ الٰہی شکرِ الٰہی کی اصل ہے۔
(22) دل میں کبھی شدید قساوت اور سختی پیدا ہو جاتی ہے جس کو صرف ذکرِ الٰہی زائل کرسکتا ہے۔
(23) ذکرِ الٰہی کرنے والے پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے۔
(24) بلاشبہ اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کے درمیان ذکر کرنے والوں پر فخر ومباہات فرماتا ہے۔
(25) ذکرِ الٰہی بندے کی مشکلات کو آسان، تنگی کو سہل اور مشقتوں میں تخفیف پیدا کر دیتا ہے۔
(26) ذکرِ الٰہی بندے کے درمیان اور جہنم کے درمیان بہت بڑی آڑ ہے۔
(27) کثرتِ ذکرِ الٰہی سے بندے کو منافقت سے امان مل جاتی ہے۔

نوٹ: ان فوائد کی تشریح مع الدلائل، نیز تخریج کے لئے دیکھئے:

(الوابل الصیب من الکلم الطیب: ص65 تا121۔ طبع دار الکتاب العربی بیروت)

اَلْحَدِیْثُ الْعِشْرُوْنَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی مَسْجِداً یَرَاہُ اللّٰہُ بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ مَّاتَ مِنْ یَّوْمِہٖ غُفِرَلَہٗ اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہِ الْاَوْسَطِ۔ وذکر الرؤیة لدفع مجازی ارادة الارادة۔

حدیث نمبر 20: سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا، اور اگر وہ اس دن فوت ہو گیا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں :)اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص112 (1942)۔طبع دارالفکر بیروت لبنان)

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج2 ص193 رقم (8476)۔طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) یہ حدیثِ مبارک اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ جو شخص خالص رضائے الٰہی کے لئے مسجد بنائے گا اس کے لئے عظیم اجر اور جزیل ثواب ہے۔

(2) اخلاص کے ساتھ مسجد تعمیر کرنے والے شخص کی اللہ عزوجل اپنے فضل و کرم سے بخشش ومغفرت فرمادے گا۔

(3) ہر عمل صالح خواہ صغیر ہو یا کبیر اس کے عنداللہ مقبول ہونے کے لئے اخلاص ضروری ہے۔جیسا کہ متعدد احادیثِ مبارکہ میں صراحۃً ارشاد فرمایا گیا ہے۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَ الْعِشْرُوْنَ: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ بَنٰی مَسْجِداً لَا یُرِیْدُ بِہٖ رِیَاءً وَلَا سُمْعَۃً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّۃِ۔ اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہِ الْاَوْسَطِ

حدیث نمبر 21 : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایسی مسجد بنائی کہ جس سے وہ ریا کاری اور شہرت کا ارادہ نہ رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:)اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الاوسط'' میں روایت کیا ہے۔

تخریج حدیث: (المعجم الاوسط للطبرانی: ج5ص184 رقم (7005)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) ہر عملِ صالح میں اخلاص اور ''لِلّٰهِيَت'' ضروری ہے۔

(2) ریاء کاری اور شہرت کے لئے مسجد تعمیر کرنے والا اجر وثواب سے محروم ہے۔

(3) دوسری حدیث میں فرمایا:

''اَلرِّيَاءُ هُوَ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ'' (اعمال میں ریاء کاری شرک اصغر ہے)

لہٰذا مسجد بنانے سے صرف رضائے الٰہی ہونی چاہئے۔ لاغیر۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ وَ الْعِشْرُوْنَ: وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِداً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً قَبْلَهٗ وَ هٰذِهِ الْمَسَاجِدُ الَّتِيْ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ۔ اَخْرَجَهٗ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ۔ وَالْمُرَادُ بِمَا ذَكَرَ مَحَالٌّ كَانَتْ تُبْنٰى صَغِيْرَةً بِقَدْرِ جَبْهَةِ السَّاجِدِ وَ وَجْهِهٖ۔

حدیث نمبر 22 : ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے پہلے

جنت میں گھر بنا دے گا۔ اور یہی وہ مساجد ہیں جو کہ مکہ کے راستہ میں ہیں۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور حدیث مبارک میں ذکر کردہ مکہ کے راستے میں موجود مساجد سے مراد وہ جگہیں ہیں جن کو سجدہ کرنے والے کی پیشانی اور چہرے کی مقدار چھوٹا سا بنایا جاتا ہے۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص111 (1941)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص92 (3178)۔ طبع المجلس العلمی بیروت لبنان)

فوائد حدیث:

درج بالا حدیث کی شرح میں ضمناً بعض احباب کے شدید اصرار پر ہم سُترہ کے مسائل ذکر کر رہے ہیں اور یہ مسائل صدر الشریعۃ علامہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ کی کتاب ''بہارِ شریعت'' سے ماخوذ ہیں۔ تو سنئے!

(1) نمازی کے آگے سے بلکہ موضع سجود سے کسی کا گزرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا' خواہ گزرنے والا مرد ہو یا عورت' کتا ہو یا گدھا۔

(2) میدان اور بڑی مسجد میں مصلّی کے قدم سے موضع سجود تک گزرنا ناجائز ہے۔ موضع سجود سے مراد یہ ہے کہ قیامت کی حالت میں سجدہ کی جگہ کی طرف نظر کرے تو جتنی دور تک نگاہ پھیلے وہ موضع سجود ہے' اس کے درمیان سے گزرنا ناجائز ہے۔ مکان اور چھوٹی مسجد میں قدم سے دیوارِ قبلہ تک کہیں سے گزرنا جائز نہیں' اگر سترہ نہ ہو۔

(3) سترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ اونچا ہو۔

(4) اگر نصب کرنا ناممکن ہو تو وہ چیز لمبی لمبی رکھ دے اور اگر کوئی ایسی چیز بھی نہیں رکھ سکے تو خط کھینچ دے' خواہ طویل میں ہو یا محراب کی شکل۔

(5) مسجد الحرام شریف میں نماز پڑھتا ہو تو اس کے آگے طواف کرتے ہوئے لوگ گزر سکتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج1 ص235-236، طبع مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور)

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَ الْعِشْرُوْنَ: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِداً بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ عَلَّقَ فِیْهِ قِنْدِیْلاً صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یُطْفَأَ ذٰلِكَ الْقِنْدِیْلُ وَمَنْ بَسَطَ فِیْهِ حَصِیْراً صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰی یَنْقَطِعَ ذٰلِكَ الْحَصِیْرُ وَ مَنْ اَخْرَجَ مِنْهُ قَذَاةً کَانَ لَهٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ - اَخْرَجَهُ الرَّافِعِیُّ - اَلْقَذَاةُ: اَلشَّیْءُ الصَّغِیْرُ بِقَدْرِ مَا یُؤْذِی الْعَیْنَ - وَالْکِفْلُ النَّصِیْبُ الْوَافِرُ-

حدیث نمبر23: حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا۔ اور جو شخص مسجد میں قندیل لٹکائے گا تو اس قندیل کے بجھنے تک ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے اور جو شخص مسجد میں چٹائی بچھائے گا ستّر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے یہاں تک وہ چٹائی ٹوٹ پھوٹ جائے۔ اور جو شخص مسجد سے کوئی ایذا دینے والی چیز اٹھائے گا تو اس کو دوگنا اجر ملے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام رافعی رحمہ اللہ نے روایت کیا۔ "اَلْقَذَاةُ" سے مراد اتنی مقدار کی چھوٹی چیز ہے جو آنکھ کو تکلیف دے۔ اور کفل کا معنی ہے: وافر حصہ۔

تخریج حدیث: (العلل المتناهية في الاحاديث الواهية: ج1 ص406۔ طبع بیروت)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیث کی سند میں اہلِ علم نے کلام کیا ہے حتی کہ بعض اہلِ علم نے کہا یہ حدیث موضوع ہے۔

محدث ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کر کے کہا:

''هٰذا لَا یَصِحُّ'' (یہ حدیث صحیح نہیں ہے)

یاد رکھئے! اس حدیث کی سند میں ابو شعیب عاصم بن سلیمان الکوزی نامی ایک روای ہے جس کو امام دار قطنی اور امام ابن ابی حاتم نے کذاب کہا ہے۔ دیکھئے:

(الجرح والتعدیل: ج6 ص447۔طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(2) امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 33: مساجد میں چٹایاں یا قالین بچھانا اور ان میں قندیل لٹکانا اور چراغ جلانا مستحب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے یہ عمل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس وقت کیا تھا جب آپ نے نمازِ تراویح میں لوگوں کو حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع فرمایا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسجد میں نمازِ تراویح کے لئے لوگوں کا جمع ہونا اور مسجد میں چراغاں ہونا اور قرآنِ مجید کی تلاوت کا ہونا دیکھا تو فرمایا: اے ابن خطاب! تم نے ہماری مساجد کو منور کیا اللہ تعالیٰ تمہاری قبر کو منور فرمائے۔

امام ابن ماجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ بیت المقدس کے بارے میں کچھ فرمائیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہاں جاؤ اور وہاں نماز ادا کرو۔ پھر اگر وہاں نہ جا سکو تو بیت المقدس کو چراغاں کرنے کے لئے زیتون کا تیل بھیجو۔ (اعلام الساجد باحکام المساجد: ص340۔طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَمَّرَ مَیْسَرَةَ الْمَسْجِدِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ کِفْلَیْنِ مِنَ الْاَجْرِ۔ اَخْرَجَهٗ ابْنُ مَاجَه۔

حدیث نمبر 24: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کی بائیں جانب آباد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوگنا اجر لکھ دے گا۔

(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا۔

تخریجِ حدیث: (سنن ابن ماجہ: رقم 1007۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج 3 ص 309 رقم 4678۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 6 ص 236 (8865) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) حدیث نمبر چوبیس اور آنے والی حدیث نمبر پچیس کا مفہوم بعینہٖ ایک جیسا ہے، جبکہ ان دونوں کی عمدہ اور بہترین توجیہ حضرت مؤلف قدس سرہ العزیز نے خود آنے والی حدیث مبارک تحت متن میں بیان فرمادی ہے جس پر مزید اضافہ نہیں ہے۔

(2) امام عبدالرؤف المناوی رحمہ اللہ اس حدیثِ مبارک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس حدیث میں بیان کردہ اجر و ثواب صرف اس صورت میں ہے جب مسجد کی بائیں جانب معطل ہو جائے اور کوئی شخص اس طرف کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کرتا ہو۔ (فیض القدیر: ج 6 ص 236۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(3) امام مناوی رحمہ اللہ، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: یہ دونوں احادیث اگر ثابت ہو جائیں تو اس صحیح حدیث کے معارض نہیں ہیں جس میں ہے کہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے صفوں کی دائیں جانب والوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں کیونکہ جو چیز کسی عارض کی وجہ سے صادر ہو تو وہ اس عارض کے زائل ہو جانے پر زائل ہو جاتی ہے۔ (فیض القدیر: ج 6 ص 236۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ الْعِشْرُوْنَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ عَمَّرَ جَانِبَ الْمَسْجِدِ الْاَیْسَرِ لِقِلَّۃِ اَھْلِہٖ فَلَہٗ اَجْرَانِ۔ اَخْرَجَہُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِہِ الْکَبِیْرِ وَسَبَبُہٗ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَرْغَبُوْنَ فِی الصَّلَاۃِ فِیْ مَیَامِنِ الْمَسْجِدِ لِفَضْلِ یَمِیْنِ الْاِمَامِ فَرَغَّبَھُمُ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ مَیْسَرَتِہٖ اِذَا قَلَّ اَھْلُہٗ۔

حدیث نمبر 25: حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسجد کی بائیں جانب کو، اس جانب والوں کی قلت کی وجہ سے آباد کیا تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔ مسجد کی بائیں جانب آباد کرنے والوں کی یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ لوگ امام کی دائیں جانب کی فضیلت کی وجہ سے مسجد کی دائیں جانب نماز میں رغبت کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو مسجد کی بائیں جانب میں رغبت دی جب بائیں جانب والے قلیل ہو گئے۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص257 (2528)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)
(المعجم الکبیر للطبرانی: ج11 ص,, (152)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)
(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص236 (8866) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائد حدیث:

(1) شیخ محمد بن اسماعیل امیر صنعانی (ت: 1182ھ) رقمطراز ہیں:

قُلْتُ اِذَا کَانَ یُخْشٰی تَعْطِیْلُ الْمَیْسَرَۃِ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْمَیْمَنَۃِ

''میں کہتا ہوں: جب مسجد میں صف کی بائیں جانب کے معطل ہونے کا اندیشہ ہو تو اس طرف نماز میں کھڑے ہونا دائیں جانب سے افضل

ہے''۔ (التنویر شرح الجامع الصغیر: ج10 ص318 (8847)۔ طبع دار السلام ریاض)

(2) امام محمد عبد الرؤف المناوی رحمہ اللہ (ت: 1031ھ) لکھتے ہیں:

یہ ارشاد مبارک آپ ﷺ نے اس وقت ذکر کیا جب مسجد کی بائیں جانب نمازیوں سے خالی ہونے لگی۔ اور اس حدیث کی اصل یہ ہے کہ مصطفیٰ کریم ﷺ نے جب صفوں کی دائیں جانب کھڑے ہونے کی فضیلت میں ترغیب دی تو لوگوں نے مسجد کی بائیں جانب کو معطل کرنا شروع کر دیا، تو آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا، پھر آپ ﷺ نے بائیں جانب والوں کو دائیں جانب والوں کے اجر سے دوگنا عطا فرمایا۔

یاد رکھئے! یہ حکم اور فضیلت ہر حال میں نہیں ہے بلکہ صرف اسی وقت ہے جب بائیں جانب کے معطل ہونے کا خدشہ ہو۔

(فیض القدیر: ج6 ص236 (8866) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فَضْلُ الْغُدُوِّ وَالرَّوَاحِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

صبح اور شام مساجد کی طرف جانے کی فضیلت کا بیان:

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الْعِشْرُوْنَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ نُزُلاً فِی الْجَنَّۃِ کُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ۔ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اَخْرَجَہُ الشَّیْخَانِ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ۔ وَالنُّزُلُ ھُنَا اَلْاِکْرَامُ التَّامُّ بِالثَّوَابِ وَالْاِنْعَامِ۔

حدیث نمبر 26: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں

ٹھکانہ بنادے گا جب بھی صبح یا شام کے وقت مسجد جائے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے، اس کو شیخین (امام بخاری و امام مسلم) اور امام احمد نے روایت کیا۔ "نُـزُل" کا یہاں معنی ہے: ثواب وانعام کے ساتھ مکمل عزت دینا۔)

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 662۔ صحیح مسلم: رقم 669۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک میں اس شخص کے لئے عظیم ثواب بیان کیا گیا ہے جو مسجد کی طرف آنے جانے کو لازم کرلے۔

(2) مساجد کو آباد کرنے والوں کے لئے اللہ عزوجل کی طرف سے عظیم کرم نوازی کا اعلان کیا گیا ہے۔

(3) اللہ عزوجل کے اس ارشاد لاریب کی طرف اشارہ ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰٓی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ

(التوبہ:18)

"اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو قریب ہے کہ یہ لوگ ہدایت والوں میں ہوں"۔

(4) مسجد کے ساتھ دل لگانے اور الفت رکھنے والے کو اللہ عزوجل بروزِ قیامت اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں عنقریب آئے گا۔

(5) اس حدیثِ مبارک میں اشارۃً (غَـــدَا اَوْ رَاحَ) سے نمازِ صبح اور نمازِ عصر کو باجماعت ادا کرنے کا حکم بھی ہے۔

(6) اللہ عزوجل کے اس ارشاد مقدس کی طرف بھی اشارہ ہے:

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (سورۃ مریم:62)

''اور انہیں اس میں ان کا رزق ہے صبح وشام''۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ

جماعت میں شامل ہونے کی ترغیب

اَلْحَدِيثُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ كُتِبَ لَهٗ كَاتِبٌ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشَرَ حَسَنَاتٍ وَالْقَاعِدُ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ كَالْقَانِتِ وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ۔ اَخْرَجَهٗ اِبْنُ الْمُبَارَكِ وَالْخَطِيْبُ وَالْقَانِتُ هُنَا: اَلْكَثِيْرُ الطَّاعَةِ اَوْمُطِيْلُ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ

حدیث نمبر 27: حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے مسجد کی طرف نکلے گا، تو کاتب (فرشتہ) اس کے لئے مسجد کی طرف چلنے والے ہر قدم کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دے گا اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والا شخص نماز میں لمبا قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اس کو نماز پڑھنے والوں میں لکھ دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ جائے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام عبداللہ بن مبارک اور امام خطیب بغدادی نے روایت کیا۔ ''اَلْقَانِتُ'' کا یہاں معنی ہے: بہت زیادہ طاعت کرنے والا

یا نماز میں لمبا قیام کرنے والا۔)

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص145 (2070)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(مسند امام احمد: ج28 ص648 (17440)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) مسجد کی طرف اٹھنے والے ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں۔

(2) مسجد میں نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا عظیم ثواب ہے۔

(3) مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا عبادت ہے۔

(4) بندہ جب تک مسجد میں رہتا ہے اسے نماز پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا رہتا ہے۔

(5) مسجد میں بیٹھنے والا شخص ربِ ذوالجلال سے مناجات کرتا رہتا ہے۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَاحَ اِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخُطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخُطْوَةٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً ذَاهِباً وَرَاجِعاً۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ اِبْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔

حدیث نمبر 28: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت والی مسجد کی طرف آئے گا تو اس کا ایک قدم آتے اور جاتے ہوئے ایک گناہ کو مٹا دے گا اور ایک نیکی کو لکھ دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے، اس کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص146 (2072)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(صحیح ابن حبان: ج5 ص387 (2039) طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(مسند امام احمد: ج11 ص173 (6599)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور مسجد سے واپس آتے ہوئے ہر قدم پر ثواب ملتا ہے اور ہر قدم پر گناہ مٹتے ہیں۔

(2) بالخصوص جامع مسجد کی طرف جانے پر بہ نسبت غیر جامع مسجد کی طرف جانے کے زیادہ اجروثواب ملتا ہے۔

(3) بالخصوص صبح اور شام مسجد کی طرف جانا کثرتِ ثواب اور بلندی درجات کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

(4) حدیث مبارک میں اشارۃً نمازِ عصر کو مسجد میں باجماعت ادا کرنے کا حکم بھی ہے۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ زَادَ بَیْتاً فِی الْمَسْجِدِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ۔ اَخْرَجَہُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ مَعْرِفَۃِ الْعُلَمَاءِ فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ۔ وَقَدْ اَشَرْتُ اِلٰی اَنَّ شَرْطَ ذَالِكَ اَنْ یَّقْتَضِیَہٗ مَصْلِحَۃٌ عَامَّۃٌ فِی الْفَتَاوٰی۔

حدیث نمبر 29: حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسجد میں گھر کا اضافہ کیا تو اس کے لئے جنت ہے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابونعیم نے "معرفۃ العلماء فی فضائل الصحابۃ" میں روایت کیا۔ میں نے اپنے فتاوٰی میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسجد میں گھر کو ملانے کی شرط یہ ہے کہ مصلحت عامہ اس کا تقاضہ کرے۔

تخریج حدیث: اس حدیث مبارک کی تخریج تک ہماری رسائی نہیں ہوسکی اور نہ ہی حضرت مصنف رحمہ اللہ کی ذکر کردہ کتاب "معرفۃ العلماء فی فضائل الصحابۃ"

تک رسائی ہوسکی۔ ہاں محدث ابو نعیم رحمہ اللہ کی کتاب ''معرفۃ الصحابہ'' کے نام سے چار مجلدات میں کتاب مجموع ہے اور شاید حضرت مصنف رحمہ اللہ کا اشارہ اس طرف ہو لیکن یہ کتاب راقم الحروف کی نظر سے گزری ضرور ہے مگر فی الحال راقم کے ہاں دستیاب نہیں ہے۔ یاد رکھیۓ تتبع شدید کے بعد ہمیں یہ حدیث امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب ''الجامع الصغیر'' اور ''الجامع الکبیر'' (جمع الجوامع) میں بھی نہیں ملی۔

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیث مبارک میں واضح طور پر فرما دیا کہ مسجد میں زیادت اور اضافہ کرنے والا جنتی ہے۔

(2) بالخصوص جب مسجد میں نمازیوں کے لئے جگہ تنگ پڑ جائے تو مسجد کے آس پاس والے پڑوسیوں کو چاہیۓ اگر ان کا کوئی اور بندوبست ہوسکتا ہے، کسی اور جگہ آسانی کے ساتھ اپنے گھر وغیرہ کے لئے جگہ خرید سکتے ہیں تو وہ سابقہ جگہ مسجد کے لئے وقف کر دیں۔

(3) اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی خوبصورت واقعہ موجود ہے جس کو امام ابن نجار بغدادی رحمہ اللہ (ت: 643ھ) نے اپنی عظیم تصنیف " الدرة الثمينة فی اخبار المدينة " میں تفصیل سے قلمبند فرمایا ہے اور فقیر راقم الحروف نے الحمدللہ اس کتابِ مستطاب ولا جواب و بابرکت کا ترجمہ سپردِ قلم کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شائع بھی ہو چکا ہے۔ یہ واقعہ اس کتاب میں اُسی طرح من وعن نقل کر رہا ہوں جس طرح میری مترجم کتاب میں موجود ہے۔ تو سنئے:

امام ابن نجار بغدادی رحمہ اللہ (ت: 643ھ) رقمطراز ہیں:

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کو مسجد میں شامل کرنا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا انکار کرنا اور پھر اس کی اجازت دینا:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو الزناد اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کو منہدم کر کے مسجد میں شامل کرنا چاہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ گھر مجھے بیچ دو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ بیچنے سے انکار فرما دیا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کی رضا مندی اور اجازت کے بغیر اس گھر کو مسجد میں شامل کرنا چاہا اور فرمایا اس میں مسلمانوں کا فائدہ ہے، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات میں کسی کو حَکَم بنا لیں، سو ان دونوں کے درمیان حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر کیا گیا۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث مبارک سناتا ہوں جو اس سلسلہ میں مَیں نے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔

حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کا ارادہ فرمایا، تو جس جگہ تعمیر شروع کرنی تھی وہ زمین کسی شخص کی ملکیت میں تھی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شخص سے وہ زمین خرید لی، جب اس شخص نے وہ زمین بیچ دی تو کہنے لگا:

مَا اَخَذْتَ مِنِّي خَيْرٌ اَمْ مَا اَعْطَيْتَنِي؟

''یہ جگہ جو تم نے مجھ سے خریدی ہے زیادہ بہتر ہے یا یہ قیمت جو تم نے مجھے دی ہے؟''۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: کہ وہ جو میں نے تم سے خریدی ہے وہ بہتر

ہے۔ وہ شخص کہنے لگا مجھے یہ فیصلہ نامنظور ہے، سواس نے وہ بیع توڑ دی، پھر کسی تیسرے شخص نے وہ زمین اس شخص سے خریدی، اس نے اس کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ کر چکا تھا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: میں تم سے یہ زمین خریدتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھ سے کچھ پوچھو گے نہیں اور جتنی چاہو قیمت لے لو۔

سو وہ راضی ہو گیا اور اس نے بہت زیادہ قیمت مانگی جو بارہ قنطار سونے کے برابر تھی (قنطار ایک وزن ہے جس کی مقدار (112) رطل مصری ہے)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ قیمت نہایت زیادہ لگی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ:

اِنْ كُنْتَ تُعْطِيْهِ مِنْ رِزْقِنَا فَاَعْطِهِ حَتّٰى يَرْضٰى وَاِنْ كُنْتَ تُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِكَ فَذَالِكَ لَكَ

''اگر تم اس شخص کو ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے قیمت ادا کر رہے ہو، تو اس کو اتنی قیمت دے دو جس پر وہ راضی ہو جائے۔ اور اگر تم اپنے پاس سے قیمت ادا کر رہے ہو تو پھر تمہاری مرضی جیسے چاہو دے دو''۔

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سیدنا رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس بھی اگر چاہیں تو اپنی زمین مسجد کے لئے بیچ دیں اور چاہیں تو نہ بیچیں۔ یہ سن کر حضرت عباس رضی اللہ نے فرمایا:

اَمَّا اِذَا قَضَيْتَ فِيَّ فَقَدْ جَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ

''اور جب آپ نے مجھ پر فیصلہ چھوڑ دیا ہے تو سنو! بے شک میں نے یہ زمین مسلمانوں کے لئے وقف کر دی ہے''۔

ایک اور روایت سے اس واقعہ کی تفصیل:

ایک اور روایت میں اسی طرح ہے کہ مسجد نبوی کے ساتھ متصل حضرت عباس رضی

اللہ عنہ کا گھر تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا:

یہ تم مجھ سے بیچ دو، انہوں نے کہا آپ سے نہیں بیچوں گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب پھر میں اس کو زبردستی لے لوں گا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نہیں لے سکتے۔ پھر دونوں بزرگوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ثالث مقرر فرمایا: تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی تھی کہ بیت المقدس کی تعمیر کرو۔ اور جس جگہ تعمیر ہونی تھی وہ ایک بوڑھی خاتون کی ملکیت میں تھی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ زمین اس سے لینا چاہی مگر اس نے دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے زبردستی وہ زمین لے کر مسجد میں شامل کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ میرا گھر اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس میں ظلم نام کا شائبہ تک ہو۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس خاتون سے زمین لینے کا ارادہ ترک فرمادیا۔ یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا گھر لینے سے ارادہ ترک کر دیا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: جب تم نے فیصلہ مجھ پر چھوڑ دیا ہے تو سنو! میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنا یہ گھر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا ہے۔ سو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو منہدم کر کے مسجد نبوی شریف میں شامل کر دیا۔

نیز وہ زمین جو حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اس وقت ہبہ کی تھی جب وہ حبشہ میں تھے، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کے نصف حصہ کی ایک لاکھ درہم قیمت ادا کر کے اس کو

بھی مسجد نبوی شریف میں شامل کر دیا۔
دیکھئے! راقم الحروف کی مترجم کتاب:

(تاریخ وفضائلِ مدینہ طیبہ: ص205 تا208 طبع مکتبہ کریمیہ kبلاک (99) جوہر ٹاؤن لاہور)

فضلُ تَوَطُّنِ الْمَسَاجِدِ

مساجد کو جائے اقامت بنانے (یعنی مسجد میں دل لگانا) کی فضیلت:

اَلْحَدِیْثُ الثَّلاَثُوْن: عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَكَنَ الْمَسْجِدَ فَقَدْ ضَمِنَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهٗ الرَّوْحَ وَالرَّحْمَةَ وَالجَوَازَ عَلَى الصِّراطِ۔ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ۔ وَالْمُرَادُ بِسَاكِنِهٖ مُلاَزِمُهٗ فِیْ غَالِبِ اَوْقَاتِهٖ بِحَیْثُ لاَ یَخْرُجُ اِلَّا لِلنَّوْمِ اَوْ ضَرُوْرَةٍ اُخْرٰی۔

حدیث نمبر30: حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسجد میں سکونت اختیار کی (یعنی اس کا دل مسجد کے ساتھ لگ گیا) تو اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لئے رحمت اور رأفت اور پُل صراط پر عبور کرنے کی ضمانت لے لی۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ مسجد میں سکونت اختیار کرنے والے سے مراد ہے کہ اکثر اوقات مسجد میں سکونت کو لازم کرنے والا ہو یوں کہ وہ مسجد سے سوائے نیند کے یا دیگر ضروریات کے نہ نکلے۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص134 (2027)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) متن میں حضرت مؤلف قدس سرہ العزیز کی تشریح بھی نہایت قابلِ مطالعہ ہے۔

(2) مسجد کے ساتھ دل لگی اور محبت کرنے والے کے لئے تین انعامات خداوندی کا اعلان کیا گیا۔

(1) رحمتِ الٰہی (2) اللہ تعالیٰ کی طرف سے رافت وسکون

(3) پُل صراط سے عبور ہو کر جنت میں داخلہ۔

(3) مساجد رحمتِ الٰہی کا مرکز ومحور ہیں۔اور دنیا میں دوسری جنت ہیں۔

اَلتَّرغِیبُ فِیْ حُضُوْرِ صَلاۃِ الْعَشَاءِ فِیْ جَمَاعَۃٍ

جماعت کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کی ترغیب:

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَالثَّلَاثُوْن : عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ صَلّٰی فِیْ مَسْجِدٍ جَمَاعَۃً اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً لَا تَفُوْتُہُ الرَّکْعَۃُ الْاُوْلٰی مِنْ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہُ بِھَا عِتْقاً مِنَ النَّارِ۔ اَخْرَجَہُ ابْنُ مَاجَہ وَالتِّرْمِذِیُّ الْحَکِیْمُ۔

حدیث نمبر 31: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت کے ساتھ مسجد میں چالیس دن نماز ادا کرے، یوں کہ نمازِ عشاء کی پہلی رکعت بھی اس سے فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دے گا۔(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام حکیم ترمذی رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

تخریجِ حدیث: (سنن ابن ماجہ: رقم 798۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(نوادر الاصول فی معرفۃ احادیث الرسول: ج6 ص174 (1394)۔ طبع دار النوادر بیروت)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیث مبارک میں مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کی ترغیب ہے۔

(2) چالیس دن پنجگانہ نمازیں تکبیر تحریمہ کے ساتھ ادا کرنے والا جہنم کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(3) بالخصوص نمازِ عشاء کو جماعت کے ساتھ تکبیر تحریمہ چھوڑے بغیر ادا کرنے کا حکم۔

(4) اس سلسلہ میں دیگر احادیث صحیحہ بھی وارد ہیں۔

برکت کے لئے ایک حدیث مبارک ملاحظہ کیجئے!

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے نصف رات قیام کیا۔ اور جس شخص نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔ (صحیح مسلم: رقم 1491۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(5) یہاں ہم ضمناً شیخ حسن بن ابراہیم البیطار رحمہ اللہ (ت: 1272ھ) کی ذکر کردہ مشروعیتِ جماعت کی حکمتوں کو ذکر کر رہے ہیں جو نہایت ہی مفید ہیں اور ہر مسلمان شخص کیلئے ان کی معرفت رکھنا بے حد مفید ہے۔ تو سنئے:

مشروعیت جماعت کی حکمتیں: اہلِ علم فرماتے ہیں:

(1) مجرم جب اپنے آقا سے معذرت کرتا ہے تو اپنی حاجت برآوری کیلئے کوئی سفارشی ڈھونڈتا ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ لوگوں کی ایک جماعت جب بادشاہِ وقت کے پاس ملاقات کرنے کیلئے جائے اور اس جماعت میں کوئی ایسا شخص ہو جو صاحبِ وجاہت ہو تو اس کی وجہ سے بادشاہ کے محل کا دروازہ ملاقاتیوں کیلئے کھول دیا جاتا ہے تاکہ سب لوگ بادشاہ کے پاس پہنچ جائیں۔ اور اس جماعت میں ایک سخت مجرم بھی ہو تو بادشاہ اس صاحبِ جاہ شخص کی وجہ سے اس کے عذر کو معاف کر دیتا ہے۔

نماز کی جماعت کا بھی کچھ یونہی حال ہے، اگر ان میں ایک شخص ایسا ہو جس کی

اطاعت اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جائے تو اس کے صدقے سب نمازیوں کی اطاعت قبول ہو جائے گی۔

(2) یاد رکھئے! نماز ایک سخی ذات کا دستر خوان ہے اور اس سخی ذات کی یہ عادتِ کریمہ ہے کہ اس کے پاس جس قدر مہمان زیادہ ہوں گے اسی قدر وہ ان پر انعام و اکرام بھی زیادہ کرے گا۔

(3) جماعت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے والا بعض ارکان میں سہو ونسیان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

(4) نماز کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر نماز میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہو جائے جو نماز کے طریقہ سے ناواقف ہو تو جماعت کے ساتھ شامل ہو کر وہ ان سے نماز کا طریقہ حاصل کر سکتا ہے۔

(5) جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں عاجزی و انکساری اور طاعتِ الٰہی کا بلاعناد اظہار ہے (نہ رہا بندہ نہ بندہ نواز)۔

(6) جماعت کے ساتھ نماز والا عمل حج اور روزے کے مشابہ ہے کیونکہ اہلِ اسلام حج بھی ایک ساتھ کرتے ہیں اور روزہ بھی ایک ساتھ رکھتے ہیں تو مناسب یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی بھی ایک ساتھ کریں۔

(7) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کیلئے صفیں باندھنا قیامت کے دن کی صفوں کے مشابہ ہے تو یوں خوفِ الٰہی زیادہ حاصل ہو سکتا ہے۔

(8) جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں اعمال زیادہ حاصل ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں ثواب بھی زیادہ حاصل ہوگا' مثلاً نماز با جماعت ادا کرنے کیلئے مسجد چل کر جانا اور جماعت کا انتظار کرنا۔ ان اعمال کے بجالانے والے کو شریعتِ مطہرہ نے حالتِ نماز میں ہی شمار کیا ہے۔

(9) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں اپنے مسلمان بھائیوں کے احوال کی جستجو

بھی ہو جاتی ہے، سلام کا اظہار کیا جاتا ہے، نیز سلام کو عام بھی کیا جاتا ہے اور دونوں اعمال پر کثیر ثواب ہے۔

(10) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے مساجد آباد رہتی ہیں، نیز مزید مساجد تعمیر کی جاتی ہیں۔

(11) جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کیلئے مؤذن اور امام کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے۔

(12) پانچ اوقات میں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اذان کی صورت میں لیا جاتا ہے۔

(13) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ نماز کو اوّل وقت میں ادا کیا جاتا ہے جو کہ اللہ عزوجل کے ہاں محبوب ترین عمل ہے۔

(14) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے نمازیوں پر رحمت چھما چھم برستی ہے، کیونکہ جماعت کے ساتھ صفیں باندھ کر نماز پڑھنے والے لوگ فرشتوں اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والے مجاہدوں کی صفوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ۝

(سورۃ الصف:4)

''بے شک اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس کے راستے میں یوں صفیں بنا کر جنگ کرتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی عمارت ہیں''۔

جب بندہ قتال کی صف میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو دیگر مجاہدین کے سبب اپنے مخالف جنگجوؤں سے محفوظ کر لیتا ہے۔

بعینہٖ ایسے ہی جب کوئی شخص نماز کی صف میں داخل ہوتا ہے تو وہ دیگر مسلمان نمازی بھائیوں کے سبب اپنے آپ کو دشمن شیطان سے محفوظ کر لیتا ہے۔

حضور سیّد عالم ﷺ کا ارشادِ مبارک ہے:

''جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ ایک (تنہا) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

(جامع الترمذی، رقم 2165)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھے مسجد تک لے آئے، آپ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دیں۔ تو آپ ﷺ نے اسے رخصت دے دی، جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اذان کا جواب دو (یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھو)۔

(صحیح مسلم)

نوٹ: مذکورہ بالا مشروعیتِ جماعت کی حکمتیں شیخ حسن بن ابراہیم البیطار (ت:1272ھ) نے اپنے رسالہ ''بذل المرام فی فضل الجماعۃ'' میں تحریر کی ہیں۔

دیکھئے: (لقاء العشر الاواخر بالمسجد الحرام: رسالہ نمبر 37 ص 26 طبع دار البشائر الاسلامیہ سعودی عرب)

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ حُضُوْرِ صَلَاةِ الظُّهْرِ

ظہر کی نماز پڑھنے کی ترغیب:

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ وَالثَّلَاثُوْنَ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدٍ جَمَاعَةً اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً لَا تَفُوْتُهُ الرَّكْعَةُ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ كَتَبَ اللّٰهُ بِهَا عِتْقاً مِنَ النَّارِ۔ اَخْرَجَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ النَّجَّارِ۔

حدیث نمبر 32: حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت کے ساتھ مسجد میں چالیس دن نماز ادا کرے، یوں کہ نمازِ ظہر کی پہلی رکعت بھی اس سے فوت نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا پروانہ لکھ دے گا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں نیز امام ابن عساکر اور امام ابن نجار رحمہم اللہ نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (البدر المنیر فی تخریج الشرح الکبیر: ج4 ص400 ۔طبع دار الھجرۃ الریاض سعودی عرب)

نوٹ: درج بالا کتاب میں امام ابن الملقن رحمہ اللہ (ت: 804ھ) نے دیگر کتب سے بھی حدیثِ مذکور کی مفصلاً تخریج فرمائی ہے، جب کہ حضرت مصنف رحمہ اللہ کے ذکر کردہ حوالہ جات تک ہماری رسائی نہیں ہو سکی۔

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک کی تشریح حسبِ سابق حدیث ہے۔ مگر حدیث سابق میں عشاء کی نماز کا اور حدیث ہذا میں نماز ظہر کا ذکر ہے۔

(2) اس حدیثِ مبارک میں نمازِ ظہر کو جماعت کے ساتھ اور تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا حکم ہے۔

فَضْلُ الْبَقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى صَلَاةِ الضُّحٰى

صبح کی نماز پڑھنے کے بعد نمازِ چاشت تک مسجد میں ٹھہرے رہنے کی فضیلت:

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْنَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى يُسَبِّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى كَانَ لَهٗ كَأَجْرِ حَاجٍّ وَ مُعْتَمِرٍ اَوْلَهٗ حَجَّةٌ وَ عُمْرَةٌ۔ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي مُعْجَمِهِ الْكَبِيْرِ۔

حدیث نمبر 33: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت کے ساتھ مسجد میں صبح کی نماز ادا کرے پھر مسجد میں ہی ٹھہرا رہے یہاں تک کہ چاشت کی نماز ادا کرے، اس کے لئے حج اور عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔ (یا ارشاد فرمایا: اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ ہے)۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام طبرانی نے اپنی کتاب "المعجم الکبیر" میں روایت کیا ہے۔

تخریجِ حدیث: (المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص148 (7659)۔ طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک میں نمازِ صبح کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کی ترغیب ہے۔

(2) نمازِ چاشت تک بعد از نمازِ صبح مسجد میں بیٹھے رہنے کی ترغیب ہے۔

(3) اور مسجد میں ہی نمازِ چاشت ادا کرنے کی ترغیب ہے۔

(4) نمازِ چاشت کی اہمیت وفضیلت کی طرف اشارہ ہے۔

(5) نمازِ چاشت کی فضیلت پر متعدد احادیث وارد ہیں۔

برکت کے لئے ایک حدیثِ مبارک ملاحظہ کیجئے:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہوتا ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے، ہر تکبیر پڑھنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعات ان سب سے کفایت کر جاتی ہیں۔ (صحیح مسلم: رقم 1671۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

ثَوَابُ الْاَبْعَدِ مَسْكَناً مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد سے دور رہائش پذیر شخص کا ثواب:

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْراً۔ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ۔

حدیث نمبر 34: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا وہ اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب والا ہوگا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث مبارک صحیح ہے۔ اس کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج3 ص64۔ طبع دار النوادر بیروت)

(سنن ابن ماجہ: رقم 782۔ سنن ابوداود: رقم 556۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(المستدرک للحاکم: ج1 ص208۔ طبع دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن)

فوائدِ حدیث:

(1) جو شخص مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جتنا دور سے آئے گا اتنا اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص اپنے قریب کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھنے جائے، کیونکہ قریب والی مسجد ہر حال میں زیادہ ثواب والی ہے۔

(2) اس موضوع سے متعلق متعدد احادیثِ صحیحہ موجود ہیں۔

افادہ کے لئے صرف ایک حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

كَانَتْ دِيَارُنَا نَائِيَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَبِيْعَ بُيُوْتَنَا فَنَقْرَبَ مِنَ

الْمَسْجِدِ فَنَهَانَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ لَكُمْ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةً

(صحیح مسلم: رقم: 1518۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

''ہمارے گھر مسجد سے دور تھے، پھر ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اپنے گھروں کو بیچ کر مسجد کے قریب گھر خرید لیں، تو سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمادیا، اور ارشاد فرمایا: تمہارے لئے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ہے''۔

(3) اگر طالب علم یا کسی عالم دین کو دور والی مسجد میں نماز پڑھنے سے تعلیمی سلسلہ میں حرج آتا ہو یا کافی وقت صرف ہو جاتا ہو تو اس کے لئے قریب والی مسجد میں نماز پڑھنا ہی افضل ہے۔

(تسہیل المقاصد لزوار المساجد: ص 465۔ طبع دار الصمیعی سعودی عرب)

(4) مسجدِ محلّہ میں نماز پڑھنا اگرچہ جماعت قلیل ہو' مسجد جامع سے افضل ہے' اگرچہ وہاں بڑی جماعت ہو بلکہ اگر مسجدِ محلّہ میں جماعت نہ ہوئی تو تنہا جائے اور اذان و اقامت کہے' نماز پڑھے' وہ مسجد جامع کی جماعت سے افضل ہے۔

(5) مسجدِ محلّہ میں جماعت نہ ملی تو دوسری مسجد میں باجماعت پڑھنا افضل ہے اور جو دوسری مسجد میں بھی جماعت نہ ملی تو محلّہ ہی کی مسجد میں اولیٰ ہے اور اگر مسجد محلّہ میں تکبیر اولیٰ یا ایک دو رکعت فوت ہوگئی اور دوسری جگہ مل جائے گی تو اس کیلئے دوسری مسجد میں نہ جائے' یونہی اگر اذان کہی اور جماعت میں سے کوئی نہیں' مؤذن تنہا پڑھ لے' دوسری مسجد میں نہ جائے۔

نوٹ: مؤخر الذکر دونوں مسائل علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ نے بیان فرمائے ہیں۔ دیکھئے: (بہارِ شریعت' ج1 ص252' طبع مکتبہ اعلیٰ حضرت' لاہور)

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ تَعْلِیْمِ الْعِلْمِ فِی الْمَسَاجِدِ

مساجد میں علمِ دین کی تعلیم دینے کی ترغیب:

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُرِیْدُ اِلَّا اَنْ یَّتَعَلَّمَ خَیْرًا اَوْ یُعَلِّمَهٗ فَلَهٗ اَجْرُ حَاجٍّ تَامِّ الْحَجَّةِ۔ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِهِ الْکَبِیْرِ وَالْحَاکِمُ فِیْ مُسْتَدْرَکِهٖ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَةِ وَغَیْرُهُمْ۔

حدیث نمبر 35: حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صرف خیر سیکھنے یا سکھانے کے لئے مسجد کی طرف جائے گا اس کے لئے کامل اور تام حج کرنے والے شخص کے برابر اجر ہے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے۔ اس کو امام طبرانی نے "المعجم الکبیر" میں، امام حاکم نے "مستدرک" میں اور امام ضیاء الدین نے "المختارہ" میں، نیز دیگر محدثین نے بھی روایت کیا۔

تخریج حدیث: (المستدرک للحاکم: ج1 ص192 (314)۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

فوائدِ حدیث:

(1) اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ مسجد میں دینی تعلیم دینا جائز ہے بلکہ بہت بڑا ثواب ہے۔

(2) مسجد میں دینی تعلیم مثلاً قرآن وحدیث یا حکمت یا ہر علمِ نافع سکھانے والا استاذ یا سیکھنے والا طالبِ علم دونوں کے لئے مکمل حج کا ثواب ہے۔

(3) نیز حدیث مبارک میں علمِ شریعت حاصل کرنے پر ترغیب دی گئی ہے۔

(4) اس حدیثِ مبارک میں اخلاص اور للّٰہیت کی طرف لطیف اشارہ ہے جو ذی عقل پر مخفی نہیں ہے۔

(5) سیدنا رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مقدس میں بھی علمِ دین کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ عروج پر تھا۔ جس کی زندہ مثال اصحابِ صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

(6) امام محمد بن عبداللہ بن بہادر الزرکشی رحمہ اللہ (ت: 794ھ) لکھتے ہیں:

مسئلہ نمبر 21: شیخ قفال سے مسجد میں بچوں کو تعلیم دینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: بچوں سے زیادہ تر مسجد میں نقصان اور ضرر ہے، لہذا منع کرنا جائز ہے۔ اور امام قرطبی رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض علماء نے بچوں کو مسجد میں تعلیم دینے سے منع فرمایا ہے اور انہوں نے کہا: یہ از قبیل بیع ہے، لیکن تب ہے جب اجرت پر ہو۔ پھر اگر بطورِ تبرع اور احسان ہو تو بھی ممنوع ہے، کیونکہ گندگی اور میل کچیل سے بچے احتراز نہیں کرتے، لہذا یہ مسجد کے غیر صاف ستھرا ہونے کی طرف پہنچنے کا سبب ہے، جبکہ مساجد کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم شرع میں ہے۔

اور حدیث پاک میں ہے: اپنے بچوں کو مساجد سے دور رکھو۔ امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے کچھ مشائخ نے کہا: مساجد آنے سے ان لوگوں کو بھی روکا جائے گا جو مخصوص پیشہ ور ہوں، نیز مساجد کو تجارت گاہ نہ بنایا جائے۔ لیکن ایسے پیشے جن کا نفع مسلمانوں کو ان کے دین کے حوالے سے پہنچتا ہو، مثلاً علمِ فقہ سیکھنے اور سکھانے والا، آلاتِ جہاد درست کرنا یا وہ پیشہ جس کے کرنے میں مسجد کی بے ادبی نہ ہو تو ان میں کوئی حرج نہیں۔

(اعلام الساجد باحکام المساجد: ص 327۔ طبع وزارتِ اوقاف جمہوریہ مصر)

ثَوابُ السَّعْيِ اِلیٰ الْمَسْجِدِ فِی الظَّلَامِ
تاریکی میں مسجد کی طرف پیدل چلنے کا ثواب

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَالثَّلاَثُوْنَ : عَنْ اَنَسٍ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظَّلَامِ اِلیٰ الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔ اَخْرَجَهُ الْحَاکِمُ فِی مُسْتَدْرَکِهٖ وَهُوَ صَحِیْحٌ وَابْنُ مَاجَه۔

حدیث نمبر 36: حضرت انس اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاریکی میں مساجد کی طرف پیدل چلنے والوں کو قیامت کے دن تام اور کامل نور کی خوشخبری اور نوید سنا دو۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں :) اس حدیث کو امام حاکم نے ''مستدرک'' میں اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا، نیز یہ حدیث صحیح ہے۔

تخریج حدیث: (سنن الترمذی: رقم 223۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(سنن ابن ماجہ: رقم 781۔ سنن ابوداود: رقم 561۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(المستدرک للحاکم: ج1 ص342 (877)۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

فوائدِ حدیث:

(1) روزِ قیامت شدید تاریکی ہوگی اور اس دن نور انہیں نصیب ہوگا جو دنیا میں اندھیروں میں مسجد کی طرف پیدل چلنے والے ہوں گے۔

(2) اس حدیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا باعثِ اجر وثواب ہے۔

(3) اللہ عزوجل کے اس ارشادِ مقدس کی طرف بھی اشارہ ہے:

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (سورۃ الحدید:12)

''جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ہے ان کے آگے اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ان سے فرمایا جارہا ہے کہ آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں تم ان میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے''۔

نیز اس ارشاد مقدس کی طرف بھی اشارہ ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ التحریم:8)

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے داہنے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تجھے ہر چیز پر قدرت ہے''۔

حَدِیْثٌ جَامِعٌ

ایک جامع حدیث:

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ تَعَالٰی فَاجْتَمَعَا عَلٰی ذَالِكَ وَافْتَرَقَا عَلَیْهِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ۔ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اَخْرَجَهُ الشَّیْخَانِ وَالنَّسَائِیُّ۔

حدیث نمبر 37: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات ایسے افراد ہیں جنہیں اللہ عزوجل اس دن اپنے (عرش کے) سایہ میں سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے (عرش کے) سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔ انصاف کرنے والا امام (حاکم یا قاضی)، وہ جوان جس نے اللہ عزوجل کی عبادت میں نشو ونما پائی، وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ یوں لگا ہو کہ جب اس سے باہر ہو (فوراً) اس کی طرف لوٹ جائے، وہ دو شخص جنہوں نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کی اسی پر ہی دونوں جمع ہوں اور اسی پر دونوں جدا ہوں، وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا پھر اس کی آنکھوں سے آنسوں بہہ پڑے۔ وہ شخص جس کو منصب و جمال والی عورت دعوت

دے (غلط کام کی طرف) تو وہ کہے میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جس نے یوں کوئی صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر تک نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث صحیح ہے اس کو شیخین (امام بخاری و امام مسلم) اور امام نسائی نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (سنن الترمذی: رقم 3291۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(صحیح البخاری: رقم 660۔ صحیح مسلم: رقم 1031۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) یہ حدیث مبارک بہت سارے فوائدِ جلیلہ عظیمہ پر مشتمل ہے اور اس میں درج ذیل لوگوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے:

(1) عادل حکمران (2) جوانی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا شخص (3) مسجد کو لازم کرنے والا شخص (4) آپس میں رضائی الٰہی کی خاطر محبت کرنے والے (5) اللہ تعالیٰ کے خوف سے برائی نہ کرنے والا شخص (6) چھپا کر صدقہ دینے والا شخص (7) تنہائی میں بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا شخص۔

(2) مسجد کو لازم کرنے والے سے مراد یہ ہے کہ وہ نمازوں کے اوقات میں نماز کا انتظار کرنے والا ہو یوں کہ اگر مسجد سے باہر آئے تو اگلی نماز کے انتظار میں ہو۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ج 5 ص 261۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(3) علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (ت: 855ھ) لکھتے ہیں:

اس حدیث مبارک میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد کو لازم پکڑنے والے شخص کی فضیلت ہے، کیونکہ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر متقی شخص کا گھر ہے اور میزبان پر مہمان کی تکریم ضروری ہے، پھر کرماء (معزز لوگ) لوگوں کے کرم کیا بات ہے؟ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ج 5 ص 263۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(4) امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (ت:795ھ) لکھتے ہیں:

یہ فضیلت یعنی مسجد کے ساتھ دل لگانا اس شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جو اپنے نفس پر کنٹرول رکھتا اور اسے طاعت الٰہی کی طرف مجبور کرتا ہو اور نفس اس پر اس کی طاعت کرے، کیونکہ خواہشات تو لہو و لعب کی محبتوں والی جگہوں کی طرف داعی ہوتی ہیں، پھر وہ مباح ہوتی ہیں یا ممنوع، نیز خواہشات مواضعِ تجارت اور کسبِ اموال کی طرف بھی داعی ہوتی ہیں، لہذا عبادت والے مقام کی محبت پر اپنے نفس کو صرف وہی شخص مجبور کر سکتا ہے جو اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کی مخالفت کرتا ہو اور اپنے خواہشات پر اپنے مولا عزوجل کی محبت کو مقدم رکھتا ہو۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری: ج3 ص370۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْنَ: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَشَّاؤُوْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظَّلَامِ اُولٰٓئِكَ الْخَوَّاضُوْنَ فِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔ اَخْرَجَهٗ ابْنُ مَاجَه وَ ابْنُ عَسَاكِرَ۔

حدیث نمبر 38: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اندھیرے اور تاریکی میں مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے لوگ ہی اللہ عزوجل کی رحمت میں غوطہ زن ہیں۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابن ماجہ اور امام ابن عساکر رحمہما اللہ نے روایت کیا۔

تخریج حدیث: (سنن ابن ماجہ: رقم 779۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص354 (9216) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

تنبیہ: اس حدیثِ مبارک کے فوائد کے لئے حدیث نمبر 36 کے تحت ذکر کردہ فوائد کی طرف رجوع کریں۔

فَضْلُ الْمَكْثِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ٹھہرنے کی فضیلت:

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ : عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ اَخْرَجَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ وَالضِّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔

حدیث نمبر 39: حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے۔

(حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اس حدیث کو امام ابو نعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں اور حافظ ضیاء الدین نے بسند صحیح ''المختارہ'' میں روایت کیا۔

تخریج حدیث: (مسند القضاعی: رقم 72۔ شعب الایمان للبیہقی: رقم 2950)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج6 ص213.254 (6143)۔ طبع داراحیاء التراث العربی بیروت)

(حلیۃ الاولیاء ومعرفۃ الاصفیاء: ج6 ص190۔ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

(1) حدیث نمبر 39 نیز حدیث نمبر 40 دونوں احادیث طیبہ مفہوم میں متحد ہیں، کہ مسجد ہر مؤمن پرہیزگار کا گھر ہے۔

(2) مکمل حدیث اس طرح ہے:

امام ابو نعیم ''حلیۃ الاولیاء'' میں حضرت ابو عثمان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا:

كَتَبَ سَلْمَانُ اِلٰى اَبِى الدَّرْدَاءِ يَا اَخِىْ عَلَيْكَ بِالْمَسْجِدِ فَالْزَمْهُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْمَسْجِدُ بَيْتُ كُلِّ مُؤْمِنٍ "

''حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا: اے میرے بھائی! مسجد کو لازم پکڑے رکھو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے''۔ (حلیۃ الاولیاء و معرفۃ الاصفیاء: ج6 ص190۔ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ: وَغَیْرُہٗ یَرْفَعُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ اَلْمَسْجِدُ بَیْتُ کُلِّ تَقِیٍّ وَقَدْ ضَمِنَ اللّٰہُ لِمَنْ کَانَتِ الْمَسَاجِدُ بُیُوْتَھُمْ الرَّوَاحَ وَالرَّاحَۃَ وَالْجَوَازَ عَلَی الصِّرَاطِ اِلٰی رِضْوَانِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ۔

حدیث نمبر 40: اور دیگر صحابی نے سیدنا رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً بایں الفاظ حدیث روایت کی ہے: مسجد ہر متقی شخص کا گھر ہے اور بلاشبہ اللہ عزوجل نے ان لوگوں کے لئے رحمت، سکون اور پل صراط پر عبور اور رضائے الٰہی کی ضمانت لی ہے جن کے گھر مساجد ہوں۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص134 (2026)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

فوائدِ حدیث:

اس عنوان کے لئے حسبِ ذیل حدیث مبارک ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کُوْنُوْا فِی الدُّنْیَا اَضْیَافاً وَاتَّخِذُوْا الْمَسَاجِدَ بُیُوْتاً وَعَوِّدُوْا قُلُوْبَکُمُ الرِّقَّۃَ وَاَکْثِرُوْا التَّفَکُّرَ وَالْبُکَاءَ وَلَا تَخْتَلِفُ بِکُمُ الْاَھْوَاءُ تَبْنُوْنَ مَالَا تَسْکُنُوْنَ وَتَجْمَعُوْنَ مَالَا تَاْکُلُوْنَ وَتُؤَمِّلُوْنَ مَالَا تُدْرِکُوْنَ (حلیۃ الاولیاء و معرفۃ الاصفیاء: ج6 ص390 (2675)۔ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان) (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی: ج12 ص254۔ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

''دنیا میں مہمان بن کر رہو، مساجد کو گھر بنا لو، اپنے دلوں کو رقّت اور نرمی کا عادی بناؤ، تفکر اور آہ و بکا کثرت سے کرو، اور تمہاری خواہشات مختلف نہ

ہوں (یوں کہ) ایسی عمارت بناتے ہو جہاں تم رہائش پذیر نہیں ہوتے وہ مال جمع کرتے ہو جو تم نہیں کھاتے اور وہ امیدیں رکھتے ہو جنہیں تم حاصل نہیں کر سکتے''۔

☆☆☆☆☆

خَاتِمَۃ فِیْ اَحَادِیْثَ مَنْثُوْرَۃٍ تَتَعَلَّقُ بِفَضْلِ الْمَسَاجِدِ

خاتمہ:

ان متفرق احادیث کا بیان جن کا تعلق مساجد کی فضیلت کے ساتھ ہے:

(1) مسجد میں نماز کے انتظار کے لئے بیٹھنا عبادت ہے:

وَاَخْرَجَ الدَّیْلِمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْجُلُوْسُ فِی الْمَسْجِدِ لِانْتِظَارِ الصَّلَاۃِ بَعْدَ الصَّلَاۃِ عِبَادَۃٌ وَالنَّظْرُ فِیْ وَجْہِ الْعَالِمِ عِبَادَۃٌ وَنَفَسُہٗ تَسْبِیْحٌ۔

"امام دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے لئے مسجد میں بیٹھنا عبادت ہے، عالم دین کے چہرہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے اور عالم دین کی سانس بھی تسبیح ہے"۔

تخریج حدیث: (مسند الفردوس: رقم 2467۔ طبع دار الفکر بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج3 ص469 (3621) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(2) مسجد میں تھوکنا گناہ ہے:

وَاَخْرَجَ الشَّیْخَانِ وَغَیْرُہُمَا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْبُصَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَۃٌ وَکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا۔

''امام بخاری، امام مسلم اور دیگر محدثین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس گناہ کا کفارہ اس تھوک کو دفن کرنا ہے''۔

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 440۔ صحیح مسلم: رقم 552۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(سنن الترمذی: رقم 572۔ سنن ابوداود: رقم 475۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

فائدہ:

حضرت ملا علی القاری رحمہ اللہ (ت: 1014ھ) رقمطراز ہیں:

قَالَ اِبْنُ الْعِمَادِ: وَلَا خِلَافَ اَنَّ مَنْ بَصَقَ بِالْمَسْجِدِ اِسْتِهَانَةً بِهٖ كَفَرَ

''امام ابن العماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ جو شخص مسجد کو حقیر اور ہیچ سمجھتے ہوئے مسجد میں تھوک پھینکے گا وہ کافر ہو جائے گا''۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ج 2 ص 386۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(3) مسجد کی طرف جانا بھی جہاد ہے:

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ مُعْجَمِهِ الْكَبِيْرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْغُدُوُّ وَالرَّوَاحُ اِلَی الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

''امام طبرانی نے اپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد کی طرف صبح اور شام جانا جہاد فی سبیل اللہ ہے''۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج 2 ص 147 (2075)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج 8 ص 178 (7739)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 4 ص 538 (5790) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(4) مسجد میں آنے والے شخص کی اللہ عزوجل تکریم فرمائے گا:

وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِيْ تَارِيْخِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمَسَاجِدُ بُيُوْتُ اللّٰهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ زُوَّارُ اللّٰهِ وَحَقٌّ عَلَى الْمَزُوْرِ اَنْ يُّكْرِمَ زَائِرَهٗ۔

''امام حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد اللہ عزوجل کے گھر ہیں اور اہلِ ایمان اللہ عزوجل کے زائرین ہیں اور مزور (جس کی زیارت کی جائے) پر حق ہے کہ وہ اپنے زائر کی عزت وتکریم کرے''۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص149 (2087)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج8 ص2670۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

نوٹ: ہم نے متن میں مذکور حدیث کے ہم معنی حدیث کی تخریج کی ہے، کیونکہ اصل کتاب ''تاریخ حاکم'' مفقود ہو چکی ہے۔ جیسا کہ امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ اور دیگر اہلِ علم نے بعض کتب میں فرمایا ہے۔

(5) مسجد میں آنے والا شخص اللہ عزوجل کا مہمان ہے:

وَ اَخْرَجَ اَيْضاً فِيْهِ وَالْخَطِيْبُ وَالضِّيَاءُ فِي الْمُخْتَارَةِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمَسَاجِدُ سُوْقٌ مِنْ اَسْوَاقِ الْاٰخِرَةِ مَنْ دَخَلَهَا كَانَ ضَيْفاً لِلّٰهِ قِرَاهُ الْمَغْفِرَةُ وَ تُحْفَتُهُ الْكَرَامَةُ فَعَلَيْكُمْ بِالْاِرْتَاعِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاِرْتَاعُ؟ قَالَ: اَلدُّعَاءُ وَالرَّغْبَةُ اِلَى اللّٰهِ۔

''نیز امام حاکم نے تاریخ میں، خطیب بغدادی نے اور ضیاء الدین نے ''مختارہ'' میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد آخرت کے بازاروں میں سے بازار ہیں جو ان میں داخل ہوتا ہے وہ اللہ عزوجل کا مہمان ہوگا، اللہ تعالیٰ مغفرت کے ساتھ اس کی مہمان نوازی فرمائے گا اور اس کا تحفہ عزت و کرامت ہے، تو تم ''ارتاع'' کو لازم پکڑو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ''ارتاع'' کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا اور اس کی طرف رغبت و شوق''۔

تخریج حدیث: (تاریخ بغداد۔ رقم: 4786۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

(6) مسجد میں آنے والے شخص کی عزت و تکریم کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے:

أَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ فِی مُعْجَمِہٖ الْکَبِیْرِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ بُیُوْتَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْاَرْضِ الْمَسَاجِدُ وَاِنَّ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکْرِمَ مَنْ زَارَہٗ۔

''امام طبرانی نے اپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک زمین پر اللہ عزوجل کے گھر مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اپنے زائرین کی عزت و تکریم کرے''۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص135 (2028)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج10 ص161 (10324)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج2 ص564 (2258) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فائدہ:

حضرت ملا علی القاری رحمہ اللہ (ت: 1014ھ) رقمطراز ہیں:

وَوَرَدَ اَیْضاً اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اَیْنَ جِیْرَانِیْ اَیْنَ جِیْرَانِیْ؟ فَیَقُوْلُ الْمَلٰئِکَۃُ یَا رَبَّنَا وَمَنْ یَّنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یُّجَاوِرَکَ

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : اَيْنَ زُوَّارُ الْمَسَاجِدِ

''نیز وارد ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: میرے پڑوسی کہاں ہیں، میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! آپ کا پڑوسی ہونا کس کے لائق ہے؟ (یعنی کسی کے لائق نہیں ہے) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: مساجد کے زائرین کہاں ہیں؟''۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص407۔طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نوٹ: یہ حدیثِ مبارک محدث امام ابونعیم رحمہ اللہ (ت: 430ھ) نے بھی اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے۔ دیکھئے: (حلیۃ الاولیاء و معرفۃ الاصفیاء: ج10 ص213)

(7) مسجد کو گزرگاہ کے طور پر استعمال کرنا ممنوع ہے:

وَاَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ فِيْ مُعْجَمِهِ الْكَبِيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَتَّخِذُوا الْمَسَاجِدَ طُرُقًا اِلَّا لِذِكْرٍ اَوْ صَلَاةٍ۔

امام طبرانی نے اپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے ذکرِ الٰہی یا نماز پڑھنے کے مساجد کو (دیگر امور کے لئے) گزرگاہ اور راستہ نہ بناؤ۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص138 (2042)۔طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج12 ص242 (13219)۔طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج6 ص502 (9730) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فائدہ:

اس حوالہ سے درج ذیل حدیث بھی نہایت اہم درجہ کی حامل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من اقتراب الساعة......ان تتخذ المساجد طرقاً وان یظهر موت الفجأة

''قربِ قیامت کی علامات میں سے یہ علامت بھی ہے کہ......مساجد کو راستے بنا لیے جائیں گے اور اچانک موت ظاہر ہوگی''۔

(الجامع الصغیر، رقم 8232 ص 503 طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

(8) اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مساجد سے منع نہ کرو:

وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ عَنِ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ

امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مساجد سے منع نہ کرو۔

تخریج حدیث: (صحیح مسلم: رقم 441۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(مجمع الزوائد: ج 2 ص 153 (2099)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

فائدہ: بوڑھی عورتیں اگر مسجد میں آئیں تو ان کے لئے الگ دروازہ رکھا جائے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَوْ تَرَکْنَا هٰذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ

''کاش کہ ہم یہ دروازہ عورتوں کے لئے چھوڑ دیں''۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وفات تک اس دروازے سے داخل

نہیں ہوئے''۔ (سنن ابوداود: رقم 462۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

اِنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يَّدْخُلَ مِنْ بَابِ النِّسَآءِ

''حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ عورتوں کے دروازہ سے (مسجد میں) داخل ہونے سے منع فرماتے تھے''۔ (سنن ابوداود: رقم 464۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی زوجہ حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِذَا شَهِدَتْ اِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْباً

''تم عورتوں میں سے جب کوئی مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے''۔

(مسند امام احمد: رقم 27046۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَصَابَتْ بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

''جو عورت خوشبو لگائے وہ عشاء کی نماز میں ہمارے ساتھ شریک نہ ہو''۔

(مسند امام احمد: رقم 8035۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

لَوْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي اِسْرَائِيْلَ

''اگر سیدنا رسول اللہ ﷺ آج کل کی عورتوں کے ایجاد کردہ بناؤ سنگھار کو دیکھ لیتے تو ان کو مسجد آنے سے منع فرمادیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی خواتین کو منع کیا گیا تھا''۔

راوی حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد آنے سے منع کیا گیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں''۔

(مسند امام احمد: رقم 24602۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

(صحیح مسلم: رقم 445۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمہ اللہ کی گفتگو:

لو شاھدت عائشہ رضی اللہ عنہا ما احدث نساء ھٰذا الزمان من انواع البدع والمنکرات لکانت اشد انکاراً ولاسیما نساء مصر فان فیھم بدعاً لا توصف۔

''آج کل ہمارے زمانہ میں جو خواتین نے غیر شرعی اور نت نئے طریقے ایجاد کر رکھے ہیں اگر ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کو دیکھ لیتیں تو بہت سخت انکار فرماتیں، بالخصوص شہر (یا مصر) کی عورتوں کو، کیونکہ ان میں وہ بدعات ہیں جو بیان سے باہر ہیں''۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: ج 6 ص 227۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(9) عورتوں کو مسجد میں آنے سے نہیں روکنا چاہئے:

وَاَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَیَرْفَعُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ: اِذَا اسْتَأْذَنَتْ اَحَدَکُمْ امْرَأَتُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یَمْنَعْھَا۔ وَھُوَ مَحْمُوْلٌ عَلٰی عَجُوْزٍ لَمْ تَتَطَیَّبْ وَلَمْ تَلْبِسْ ثِیَابَ زِیْنَۃٍ وَاَذِنَ لَھَا زَوْجُھَا اَوْ سَیِّدُھَا۔

''جب تم میں سے کسی سے اس کی بیوی مسجد کی طرف جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اس کو منع نہ کرے۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس بوڑھی عورت پر محمول ہے جو نہ خوشبو لگائے اور نہ زینت والا لباس پہنے نیز اس کا شوہر یا اس کا آقا اس کو اجازت بھی دے''۔

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 5238۔ صحیح مسلم: رقم 442 طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

تنبیہ: کن عورتوں کو مسجد میں آنے کی کس حالت میں اجازت ہے۔ حضرت مصنف قدس سرہ العزیز نے خود بیان فرما دیا ہے اور کچھ وضاحت گزشتہ حدیث میں ہم نے بھی بیان کر دی ہے اور تفصیل مطولات میں ہے۔

(10) عورت اگر مسجد میں آئے تو خوشبو لگا کر نہ آئے:

وَاَخْرَجَ النَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيْبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

''امام نسائی رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت مسجد کی طرف نکلے تو وہ خوشبو سے ایسے غسل کر لے (یعنی خوشبو کو دھو دے) جیسے جنابت سے غسل کرتی ہے''۔

تخریج حدیث: (سنن النسائی: رقم 5127۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 1 ص 429 (575) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(11) روئے زمین کی محبوب جگہیں مساجد ہیں:

وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَشَرُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔

''امام مسلم اپنی صحیح میں، نیز دیگر محدثین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کی جگہوں میں سے سب سے محبوب جگہ مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زمین کی بدترین جگہوں میں سب سے

بدترین جگہ بازار ہیں''۔

تخریج حدیث: (صحیح مسلم: رقم 671۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(12) مسجد میں بیٹھنے والا شخص اپنے گھر واپس لوٹنے سے پہلے پہلے نماز میں ہی ہے:

وَاَخْرَجَ الْحَاكِمُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

''امام حاکم رحمہ اللہ صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد آئے تو وہ نماز میں ہی ہے یہاں تک کہ واپس لوٹ جائے۔ لہٰذا وہ اس طرح نہ کرے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک (انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا) فرمائی''۔

تخریج حدیث: (صحیح ابن خزیمہ: ج1 ص227 (439)۔ طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان)

(المستدرک للحاکم: ج1 ص314 (768)۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

(المعجم الاوسط للطبرانی: ج1 ص244 (838)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج1 ص413 (536) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

فائدہ:

درج بالا حدیث کی شرح کیلئے درج ذیل حدیث کو ملاحظہ کیجئے:

حضرت یحیٰی بن ابی یحیی الغسانی رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور سیّد عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَشْيُكَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَانْصِرَافُكَ اِلٰى اَهْلِكَ فِى الْاَجْرِ سَوَآءٌ

''تمہارا مسجد کی طرف پیدل چل کر جانا اور واپس اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹنا دونوں اجر میں برابر ہیں''۔

(الجامع الصغیر فی احادیث البشر النذیر، رقم 8179 ص 500 طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(13) تحیۃ المسجد کا بیان:

وَ اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّىَ رَكْعَتَيْنِ۔

''شیخین (امام بخاری ومسلم) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں آئے تو وہ نہ بیٹھے یہاں تک کہ دو رکعات نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لے''۔

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 444۔ صحیح مسلم: رقم 714۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(سنن ابوداود: رقم 467۔ سنن ابن ماجہ: رقم 1013۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(سنن النسائی: رقم 730۔ سنن الترمذی: رقم 316۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

نوٹ: مزید وضاحت کے لئے راقم کا کتاب ہذا پر مفصل مقدمہ دیکھیں۔

(14) مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا:

وَاَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ اَوْ اَبِىْ اُسَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

''امام ابو داود رحمہ اللہ صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو حمید یا حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کرے اور یوں کہے " اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ " (اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے باہر نکلے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے نبی ﷺ پر سلام پیش کرے اور یوں کہے " اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ " (اے اللہ! میں آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں)''۔

تخریج حدیث: (صحیح مسلم: رقم 713۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(سنن ابوداود: رقم 465۔ سنن ابن ماجہ: رقم 772۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 1 ص 432 (582) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(15) مسجد کو آباد کرنے والا مومن ہے:

وَاَخْرَجَ ابْنُ خُزَیْمَةَ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسَاجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ۔

''امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مساجد کو آباد کرتا ہو (یعنی اس نے مسجد میں عبادت کے لئے آنے جانے کی عادت بنا لی ہو) تو تم اس کے لئے ایمان کی گواہی دے دو''۔

تخریج حدیث: (صحیح ابن خزیمہ: رقم 1761۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(صحیح ابن حبان: رقم 1502۔ سنن ابن ماجہ: رقم 802۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

فوائدِ حدیث:

یاد رکھئے !ایک حدیث مبارک میں "یَعْتَادُ" کی بجائے "یَتَعَاهَدُ" بھی آیا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ المصابیح میں بھی موجود ہے۔

سیدی شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

تفقد میکند مسجد را و خبر می گیرد ازوی و ملازمت می نماید اورا محافظت نمودن و مرمت کردن و جاروب دادن و نماز گذاردن و بعبادت مشغول شدن و ذکر کردن و درس علوم دینی گفتن و ایں ہا اعلیٰ واجل اقسام تعاہد اند۔

"یعنی مسجد کو آباد کرنے سے مراد ہے اس کی دیکھ بھال کرنا، اس کی خبر گیری کرنا، محافظت کرنے کی صورت میں اس کو لازم کئے رکھنا، مسجد کی مرمت کرنا، اس میں جھاڑو دینا، نماز پڑھنا، عبادت میں مشغول ہونا، اللہ عزوجل کا ذکر کرنا اور علوم دینیہ کا درس دینا یہ سب چیزیں مسجد کی دیکھ بھال کرنے اور اس کو آباد کرنے کی اعلیٰ اور اجل صورتیں ہیں"۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ: ج1 ص356۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(16) مسجد کے قریب سے گزرنے والا شخص اپنے تیر کے پیکان کو روک لے:

وَاَخْرَجَ الشَّيْخَانِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا اَوْ سُوْقِنَا وَمَعَهٗ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا بِكَفِّهٖ لَا يَعْقِرْ مُسْلِماً۔

"شیخین (امام بخاری و مسلم) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک ہماری مسجد یا ہمارے بازار سے گزرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی پیکان (تیر کا پھل) کو اپنے ہاتھ سے روک

لے تا کہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے"۔

تخریجِ حدیث: (صحیح البخاری: رقم 7075۔ صحیح مسلم: رقم 2615۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(سنن ابن ماجہ: رقم 3778۔ سنن ابوداود: رقم۔ 2587 طبع موسسۃ الرسالہ بیروت)

(17) مسجد کی طرف جانے والا شخص اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہے:

وَاَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ فِيْ ضِمَانِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: رَجُلٌ خَرَجَ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ خَرَجَ حَاجًّا۔

"امام ابونعیم نے "حلیۃ الاولیاء" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین افراد اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہیں۔ ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف نکلا۔ دوسرا وہ شخص جو راہِ خدا میں جہاد کے لئے نکلا اور تیسرا وہ شخص جو بیت اللہ شریف کا حج کرنے کے لئے نکلا"۔

تخریجِ حدیث: (کنز العمال فی سنن والاقوال والافعال: ج 15 ص 816 رقم 34243۔ طبع موسسۃ الرسالہ بیروت) (مسند الحمیدی: رقم 1190۔ طبع بیروت) (حلیۃ الاولیاء ومعرفۃ الاصفیاء: ج 9 ص 262 (13860)۔ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 3 ص 420 (3502) دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(18) بچوں اور دیوانوں کو مسجد سے دور رکھا جائے:

وَاَخْرَجَ ابْنُ مَاجَه عَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: جَنِّبُوْا مَسَاجِدَنَا صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَائَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُوْمَاتِكُمْ وَرَفْعَ اَصْوَاتِكُمْ وَاِقَامَةَ حُدُوْدِكُمْ وَسَلَّ سُيُوْفِكُمْ وَاتَّخِذُوْا عَلٰى اَبْوَابِهَا الْمَطَاهِرَ وَ

جَمِّرُوْهَا فِي الْجُمَعِ۔

''امام ابن ماجہ نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہماری مساجد کو دور رکھو اپنے بچوں، دیوانوں، اپنی خرید و فروخت، جھگڑا کرنے والوں، اپنی آوازیں بلند کرنے، حد جاری کرنے، اور ہتھیار ننگے کرنے سے، نیز مساجد کے دروازوں پر طہارت کے لئے ڈھیلے رکھ دیا کرو اور ایامِ جمعہ میں مساجد کو خوشبو کی دھونی دیا کرو''۔

تخریج حدیث: (سنن ابن ماجہ: رقم 750۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 3 ص 462 (3601) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(19) مساجد روئے زمین کے بہترین حصہ ہیں:

وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ فِي مُسْتَدْرَكِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ وَشَرُّ الْبِقَاعِ الْأَسْوَاقُ۔

''امام طبرانی اور امام حاکم نے اپنی مستدرک میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین کے بہترین ٹکرے مساجد ہیں اور زمین کے بدترین ٹکرے بازار ہیں''۔

تخریج حدیث: (المعجم الاوسط للطبرانی: ج 5 ص 223 رقم (7140)۔ طبع دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(المستدرک للحاکم: ج 1 ص 190 (309)۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 3 ص 626 (4002) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(20) ان سات چیزوں کا بیان جن کا اجر بندۂ مؤمن کے لئے فوت ہونے کے بعد بھی جاری رہتا ہے:

وَأَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَسَمُّوَيْهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَبْعٌ يَجْرِيْ لِلْعَبْدِ أَجْرُهُنَّ وَهُوَ فِيْ قَبْرِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ مَنْ عَلَّمَ عِلْماً أَوْ أَجْرٰى نَهْراً أَوْ بِئْراً أَوْ غَرَسَ نَخْلاً أَوْ مَسْجِداً أَوْ وَرَّثَ مُصْحَفاً أَوْ تَرَكَ وَلَداً يَسْتَغْفِرُ لَهٗ بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

''امام بزار اور امام سمویہ رحمہما اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں جن کا اجر بندے کے لئے فوت ہونے کے بعد قبر میں بھی جاری رہتا ہے: جس شخص نے علم شریعت کی تعلیم دی ۔ نہر جاری کرائی۔ کنواں کھودا۔کوئی درخت لگایا۔ مسجد تعمیر کی ۔قرآن مجید کو وراثت میں چھوڑا ۔ ایسی اولاد کو چھوڑا جو اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے لئے استغفار کرتی رہے''۔

تخریج حدیث: (کنز العمال فی سنن والاقوال والافعال: رقم 43662۔طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت) (حلیۃ الاولیاء ومعرفۃ الاصفیاء: ج6 ص390 (2675)۔ دار الکتب العلمیہ بیروت)

(مسند البزار: رقم 149۔شعب الایمان للبیہقی: رقم 3449)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج4 ص116 (4643) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(21) بہترین مجالس مساجد ہیں:

وَأَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ فِيْ مُعْجَمِهِ الْكَبِيْرِ عَنْ وَاثِلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شَرُّ الْمَجَالِسِ الْاَسْوَاقُ وَالطُّرُقُ وَ خَيْرُ الْمَجَالِسِ الْمَسَاجِدُ فَإِنْ لَّمْ تَجْلِسْ فَالْزَمْ بَيْتَكَ۔

''امام طبرانی نے اپنی کتاب ''المعجم الکبیر'' میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین مجالس بازار اور راستے ہیں اور بہترین مجالس مساجد ہیں، پھر اگر تو (مساجد میں) نہ بیٹھے تو اپنے گھر کو لازم کر لے"۔

تخریج حدیث: (مجمع الزوائد: ج2 ص108 (1926)۔ طبع دار الفکر بیروت لبنان)

(المعجم الکبیر للطبرانی: ج22 ص60 (142)۔ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج4 ص286 (5077) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(22) مسجد کی طرف اٹھنے والے ہر قدم پر بلندی درجات:

وَ اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ وَالْاِمَامُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَصَلَاتُهٗ فِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَّ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَذَالِكَ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَوَضَّاَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِیْ صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ وَتُصَلِّی الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِیْ مَجْلِسِهِ الَّذِیْ يُصَلِّیْ فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ اَوْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔

"شیخین (امام بخاری و امام مسلم) اور امام احمد، امام ابو داود اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جماعت کے ساتھ (مسجد میں) بندے کی نماز گھر اور بازار میں اس کی نماز پر پچیس درجہ زائد ہے۔ اور یہ اس طرح کہ جب تم میں سے کوئی ایک وضو کر کے صرف نماز کے ارادہ سے مسجد آتا ہے تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے

بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں آجائے، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک نماز اس کو روکے گی وہ نماز میں ہی ہے۔ اور جب تک وہ اپنی نماز پڑھنے والی جگہ میں بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے بایں الفاظ استغفار کرتے رہیں گے۔ اے اللہ! اس کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما جب تک وہ مسجد میں ایذا والا عمل نہ کرے یا مسجد میں حدث نہ کرے''۔

تخریج حدیث: (صحیح البخاری: رقم 647۔ صحیح مسلم: رقم 649۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(سنن ابن ماجہ: رقم 786۔ سنن ابو داود: رقم 559۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(مسند امام احمد: ج 12 ص 398 (7430)۔ طبع الرسالۃ العالمیہ بیروت لبنان)

(23) مسجد حرام، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور جامع مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب:

وَاَخْرَجَ ابْنُ مَاجَه عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ صَلَاةً وَصَلَاتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً وَصَلَاتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسَةِ آلَافِ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ۔

''امام ابن ماجہؒ نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے کا گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کا ثواب ہے اور محلّہ اور قبیلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ثواب ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازوں کے برابر ثواب اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پڑھنا ایک ہزار نمازوں کے

برابر ثواب اور میری مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ثواب ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ثواب ہے"۔

تخریج حدیث: (سنن ابن ماجہ: رقم 453۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر: ج 4 ص 289 (5079) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

(24) مسجد میں بیٹھنے کی عادت بنانے والے سے اللہ عزوجل خوش ہوتا ہے:

وَ اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحَهٗ وَ ابْنُ مَاجَه عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ۔ وَالتَّبَشْبُشُ: اَلْفَرَحُ وَالْمُرَادُ بِهٖ هُنَا زِيَادَةُ الزُّلْفٰی وَالْاِنْعَامِ۔

"امام حاکم نے بافادۂ تصحیح اور امام ابن ماجہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندہ مسلم مسجد میں نماز اور ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھا رہتا ہے تو اللہ عزوجل اس وقت سے اس سے رضا مندی کا اظہار فرماتا ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے، جیسے اپنے اہل سے کوئی غائب شخص جب واپس اپنے اہل کے پاس آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے مسرور اور خوش ہوتے ہیں۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) "تبشبش" کا معنی فرحت ہے اور یہاں اس سے مراد اللہ عزوجل کا قرب اور اس کا انعام ہے"۔

تخریج حدیث: (صحیح ابن خزیمہ: رقم 359۔ سنن ابن ماجہ: رقم 800)

(صحیح ابن حبان: ج 4 ص 486 (2278) طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت)

(المستدرک للحاکم: ج 1 ص 343 (880)۔ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

(25) مسجد کی دیواروں کے پاس پیشاب کرنا منع ہے:

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ مَرَاسِیْلِہٖ عَنْ مَکْحُوْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُرْسَلاً قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّبَالَ بِاَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ۔

''امام ابو داود رحمہ اللہ ''مراسیل'' میں حضرت مکحول سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے مساجد کے دروازوں کے پاس پیشاب کرنے سے منع فرمایا''۔

تخریج حدیث: (المراسیل لابی داود: ص109 رقم 3۔ طبع دار الصمیعی للنشر والتوزیع ریاض سعودی عرب)

(26) مسجد کی قبلہ والی جانب پیشاب کرنا منع ہے:

وَ اَخْرَجَ فِیْھَا اَیْضاً عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ (ملجز) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مُرْسَلاً قَالَ: نَھٰی النَّبِیُّ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّبَالَ فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسَاجِدِ۔ وَھُمَا مُرْسَلَانِ مَقْبُوْلَانِ لِتَلَقِّیْھِمَا بِالْقُبُوْلِ۔

''امام ابو داود رحمہ اللہ ''مراسیل'' میں حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ والی جانب پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔ (حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) گزشتہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور مقبول ہیں کیونکہ اہلِ علم نے ان کو قبول کیا ہے''۔

تخریج حدیث: (المراسیل لابی داود: ص121 رقم 14۔ طبع دار الصمیعی للنشر والتوزیع ریاض سعودی عرب)

فائدہ:

سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ جَلَسَ یَبُوْلُ قُبَالَةَ المسجد فذکر فتحرف عنها اجلا لا لها لم یقم من مجلسه حتی یغفرله

''جومسجد کے قبلہ والی جانب پیشاب کرنے کے لئے بیٹھا پھر اسے یاد آیا اور وہ اس کی عزت و تعظیم کے پیش نظر اس سے دور ہو گیا وہ اپنی اس جگہ سے ابھی نہیں اٹھا ہو گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرما دے گا''۔

(فتح القدیر شرح الھدایۃ: ج 1 ص 434۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

(27) مساجد جنت کے باغات ہیں:

وَ اَخْرَجَ اَبُوْ الشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رِیَاضُ الْجَنَّةِ الْمَسَاجِدُ۔

''امام ابو الشیخ رحمہ اللہ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے باغات مساجد ہیں''۔

تخریج حدیث: (الجامع الصغیر مع التنویر: ج6 ص276 (4469)۔ طبع دار السلام ریاض سعودی عرب)

فوائدِ حدیث:

متن میں مذکور حدیث مکمل حسبِ ذیل ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا

''جب جنت کے باغات سے تمہارا گزر ہو تو کچھ چر لیا کرو''۔

صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے باغات کیا ہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مساجد۔

عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ چرنے کا مطلب کیا ہے؟

ارشاد فرمایا: (پڑھ لیا کرو)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

(سنن الترمذی: رقم: 3462۔ طبع مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان)

حضرت ملا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ (ت: 1014ھ) لکھتے ہیں:

وجعل المساجد رياض الجنة بناء على ان العبادة فيها سبب للحصول في الجنة

''مساجد کو جنت کے باغات اس لئے قرار دیا گیا کہ ان میں عبادت جنت کے باغات کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص406۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

نیز حضرت ملا علی القاری الحنفی رحمہ اللہ حدیث ھٰذا کے تحت رقمطراز ہیں:

وتلخيص معنى الحديث اذا مررتم بالمساجد فقولوا مثل هذا القول " سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" قاله الطيبي

''معنی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب مساجد کے پاس سے تمہارا گزر ہو تو اس جیسا قول " سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا کرو۔ امام طیبی رحمہ اللہ نے ایسا ہی فرمایا''۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ج2 ص406۔ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

کلماتِ اختتام از حضرت مؤلف قدس سرہٗ العزیز :

اِنْتَهٰى مَا اَوْرَدْنَاهُ وَ تَمَّ مَا قَصَدْنَاهُ :

جس عملِ مقدس کا ہم نے ارادہ اور قصد کیا تھا وہ مکمل اور تام ہوا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّاٰخِرًا وَّ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَّحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔

کلماتِ اختتام از مترجم غفرلہ:

اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضل و کرم اور اس کے پیارے حبیب امام الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد ﷺ کی نگاہِ مقدس و مبارک و معطر سے کتاب ہذا کی خدمتِ حقیرہ (ترجمہ، تحقیق، تشریح، تخریج اور فوائدِ نافعہ مع اضافاتِ جلیلہ) اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ عزوجل اس کتاب کو تمام اہلِ اسلام کے لئے دنیا و آخرت میں باعثِ نفع مند بنائے اور حضرت مؤلف قدس سرہ العزیز کے درجات بلند فرمائے اور فقیر پُرتقصیر راقم الحروف کے لئے قبر و حشر کی سختی اور گرمی سے باعثِ امان بنائے اور اس حقیر خدمت کو محض اپنے فضل و کرم سے شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

اٰمِيْن بِجَاهِ حَبِيْبِهِ الْاَمِيْن ﷺ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

العبد الفقیر : ابو احمد محمد اللہ بخش قادری تونسوی غفرلہ

خادم الحدیث: جامعہ اسلامیہ لاہور

امام و خطیب: جامع مسجد سید الکونین k بلاک (99) جوہر ٹاؤن لاہور

☆☆☆☆☆

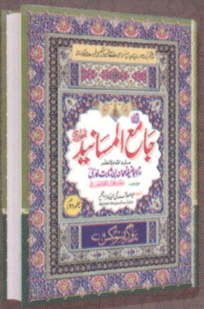
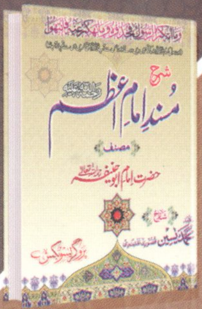
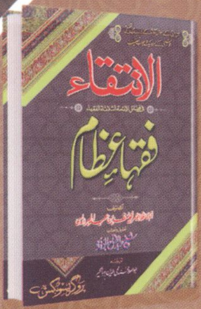
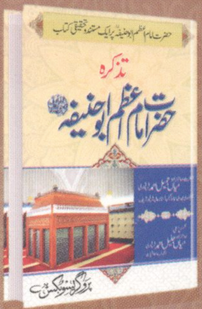
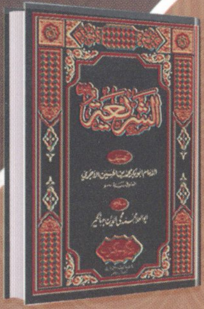
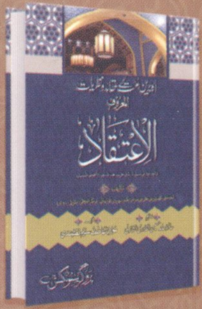
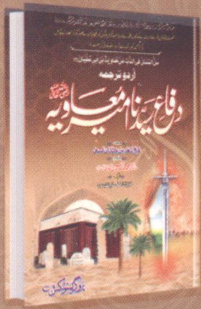
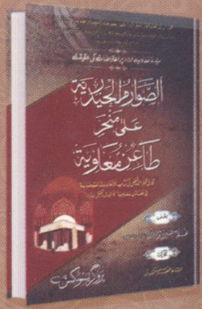
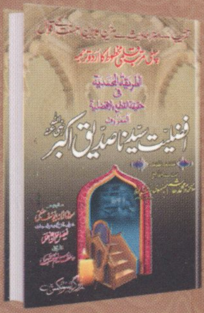
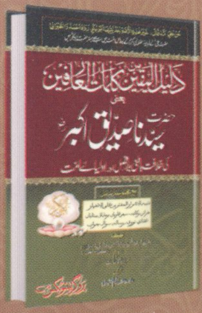
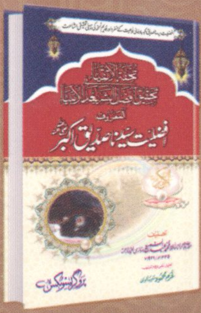
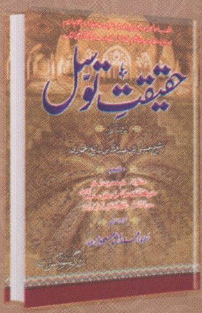
مصادر و مراجع

1- قرآن مجید فرقانِ حمید
2- صحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی 256ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
3- صحیح مسلم، امام مسلم بن حجاج قشیری، متوفی 261ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
4- جامع الترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی 279ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
5- سنن ابوداؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بجستانی، متوفی 275ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
6- سنن نسائی، امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی 303ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
7- سنن ابن ماجہ، امام محمد بن یزید بن ماجہ، متوفی 273ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
8- صحیح ابن حبان، امام محمد بن حبان بُستی، متوفی 354ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
9- المسند، امام احمد بن حنبل، متوفی 241ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ ناشرون
10- المصنف، امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی 235ھ، طبع المجلس العلمی، بیروت
11- المصنف، امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی، متوفی 211ھ، طبع المکتب الاسلامی، بیروت
12- السنن، امام ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، متوفی 255ھ، طبع
13- المؤطا، امام مالک بن انس، متوفی 179ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
14- المعجم الکبیر، امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت
15- المعجم الاوسط، امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت
16- المعجم الصغیر، امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی 360ھ، طبع دارالمعارف، الریاض
17- المستدرک علی الصحیحین، امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم، متوفی 405ھ، طبع قدیم کتب خانہ، کراچی
18- حلیۃ الاولیاء، امام ابونعیم احمد بن عبداللہ، متوفی 430ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
19- السنن الکبریٰ، امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی 458ھ، طبع دارالنوادر، بیروت
20- شعب الایمان، امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی 458ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
21- شرح السنۃ، امام حسین بن مسعود بغوی، متوفی 516ھ، طبع المکتب الاسلامی، بیروت
22- الأذکار من کلام سید الابرار، امام محی الدین یحییٰ بن شرف نووی، متوفی 676ھ، طبع دارالمنہاج، جدہ، سعودی عرب
23- مشکوٰۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، امام محی الدین خطیب تبریزی، متوفی 742ھ، طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ

24- نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ، امام جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی، متوفی 762ھ، طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
25- مجمع الزوائد منبع الفوائد، امام نورالدین علی بن ابوبکر ہیثمی، متوفی 807ھ، طبع دارالفکر و دارالکتاب العربی، بیروت
26- صحیح ابن خزیمہ، امام محمد بن اسحاق بن خزیمہ، متوفی 311ھ، طبع دارالمیمان، عرب
27- الادب المفرد، امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی 256ھ، طبع بیروت
28- تلخیص المستدرک، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی 848ھ، طبع قدیمی کتب خانہ، کراچی
29- الجامع الصغیر، امام جلال الدین سیوطی، متوفی 911ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
30- الجامع الکبیر (جمع الجوامع)، امام جلال الدین سیوطی، متوفی 911ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
31- کنز العمال، امام علی بن متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی 975ھ، طبع مؤسسۃ الرسالہ، بیروت
32- فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، امام محمد عبدالرؤف المناوی، متوفی 1031ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
33- حاشیۃ الحفنی علی الجامع الصغیر، الشیخ نجم الدین محمد بن الحفنی سالم، متوفی 1181ھ، طبع دارالنوادر، بیروت
34- المراسیل، امام ابوداؤد بجستانی، متوفی 275ھ، طبع دارالصمیعی، سعودی عرب
35- الجامع لاحکام القرآن، امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی، متوفی 668ھ، طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
36- روح البیان، امام اسماعیل حقی، متوفی 1137ھ، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت
37- روح المعانی، امام سید محمود آلوسی، متوفی 1270ھ، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت
38- فتح الباری شرح صحیح البخاری، امام ابن رجب حنبلی، متوفی 736ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
39- فتح الباری شرح صحیح البخاری، حافظ ابن حجر عسقلانی، متوفی 852ھ، طبع دارالمعرفۃ و دارطیبہ، سعودی عرب
40- عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، حافظ بدرالدین محمود عینی، متوفی 855ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
41- مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، علامہ علی بن سلطان محمد القاری، متوفی 1014ھ، طبع مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ
42- غایۃ الاحکام فی احادیث الاحکام، امام محب الدین ابوجعفر طبری، متوفی 694ھ، طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
43- اعلام الساجد باحکام المساجد، امام محمد بدرالدین زرکشی، متوفی 794ھ، طبع وزارتِ اوقاف، مصر

44- الاحکام الوسطیٰ، امام عبدالحق اشبیلی، متوفی
45- تسہیل المقاصد لزوار المساجد، امام ابن العماد الاقفہسی، متوفی 808ھ، طبع دارا الصمیعی، سعودی عرب
46- البرکۃ فی فضل السعی والحرکۃ، امام محمد بن عبدالرحمٰن حبیشی، متوفی 782ھ، طبع دار المنہاج، جدہ، سعودی عرب
47- احیاء العلوم، امام محمد بن محمد غزالی، متوفی 505ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
48- تنبیہ الغافلین، فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی، متوفی 373ھ، طبع دار الکتاب العربی، بیروت
49- التیسیر شرح الجامع الصغیر، امام محمد عبدالرؤف المناوی، متوفی 1031ھ، طبع دار الحدیث، القاہرہ، مصر
50- تفسیر القرآن العظیم، حافظ عماد الدین ابن کثیر، متوفی 774ھ، طبع میر محمد کتب خانہ، کراچی
51- تفسیر الدر المنثور، امام جلال الدین سیوطی، متوفی 911ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
52- تفسیر البکری، امام محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن البکری الصدیقی (مؤلف کتاب ہذا) متوفی 952ھ طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
53- مسند الفردوس، امام ابو شجاع شیرویہ بن شہردار، متوفی 509ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
54- التاریخ الکبیر، امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی 256ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
55- الجرح والتعدیل، امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رازی، متوفی 329ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
56- العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ، امام عبدالرحمٰن بن علی بن الجندی، متوفی 597ھ، طبع بیروت
57- التنویر شرح الجامع الصغیر، شیخ محمد بن اسماعیل امیر صنعانی، متوفی 1182ھ، طبع دار السلام، سعودی عرب
58- تاریخ و فضائلِ مدینہ طیبہ، محمد اللہ بخش قادری تونسوی، طبع مکتبہ کریمیہ، جوہر ٹاؤن، لاہور
59- الطبقات الصغریٰ، امام عبدالوہاب شعرانی، متوفی 973ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
60- شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، ابو الفلاح عبدالحی بن احمد، متوفی 1089ھ، طبع دار ابن کثیر، دمشق
61- الکواکب السائرۃ باعیان المائۃ العاشرۃ، امام نجم الدین محمد بن محمد الغزی، متوفی 1061ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
62- فضائل بیت المقدس، امام مشرف بن المرجّی المقدسی، متوفی 492ھ، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان
63- مجموع رسائل ملا علی القاری، متوفی 1014ھ، طبع مکتبہ معروفیہ، کوئٹہ، پاکستان
64- بُشریٰ العابد بفضل المساجد، امام محمد بن محمد بن عبدالرحمٰن البکری الصدیقی، متوفی 952ھ، طبع مکتبۃ الطرفین، طائف، سعودی عرب

☆☆☆☆☆


جامع المسانید
پروگریسو بکس

شرح مسند امام اعظم
مصنف
حضرت امام ابو حنیفہ
پروگریسو بکس

الانتقاء
فقہاء عظام
پروگریسو بکس

تذکرہ
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ
پروگریسو بکس

الشریعۃ

الاعتقاد
پروگریسو بکس

اردو ترجمہ
دفاع سیدنا معاویہ
پروگریسو بکس

الصوارم الحیدریۃ
علی منحر
طاعن معاویۃ
پروگریسو بکس

فضیلت سیدنا صدیق اکبر
پروگریسو بکس

دلیل الیقین من کلمات العارفین
سیدنا صدیق اکبر
پروگریسو بکس

فضیلت سیدنا صدیق اکبر
پروگریسو بکس

حقیقتِ توسل
پروگریسو بکس